هو الحبیب الذی ترجی شفاعته لکل هول من الاهوال مقتحم

قبالۂ بخشش

تالیف

مولٰنا صوفی جمیل الرحمٰن قادری رضوی

مکتبہ نوریہ رضویہ
گلبرگ اے، لائل پور

الحمد للہ والمنہ

کہ

مجموعہ کلام نعتیہ مصنفہ جناب مولٰنا مولوی صوفی شاہ محمد جمیل الرحمٰن خاں
ملقب بلقب مداح الحبیب سنی حنفی قادری رضوی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
مسمّٰے باسم تاریخی

قبالۂ بخشش

۱۳۴۰ھ

ملنے کا پتہ

مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے۔ لائل پور۔ فون: ۲۶۰۵۶

کتب خانہ [illegible]
ارشد مارکیٹ لجھک بازار لائلپور

نام کتاب ——— قبالۂ بخشش، اردو

تصنیف ——— مولانا صوفی محمد جمیل الرحمٰن خان قادری رضی رحمۃ اللہ

ناشر ——— قاری محمد اللہ دتہ صابر قادری مدنی

صفحات ——— ۱۰۸

قیمت ——— چھ روپے صرف ۶/-

مطبوعہ ——— معارف پرنٹنگ پریس

ملنے کا پتہ

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے لاہور

فون: ۲۶۰۵۶

Marfat.com

قبالہ بخشش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد ہے اُس ذات کو جسنے مسلماں کر دیا
عشقِ سلطانِ جہاں سینہ میں پنہاں کر دیا

جلوۂ زیبا نے آئینہ کو حیراں کر دیا
مہر و مہ کو انکے تلوؤں نے پشیماں کر دیا

اے شہ لولاک تیری آفرینش کے لیے
حق نے لفظ کن سے پیدا ساز و ساماں کر دیا

کاشش حق سرورِ عالم کے حسن پاک میں
سیکڑوں کفار کو دم میں مسلماں کر دیا

ہوگئی کافور ظلمت دل منور ہو گئے
جسطرف بھی اُسنے اپنا رُوئے تاباں کر دیا

نعمت کونین دیکر ان کے دست پاک میں
دونوں عالم کو خدا نے اکا محماں کر دیا

یاد فرما کر قسم حق نے زمین پاک کی
خاک نعلِ مصطفےٰ کو تاج شاہاں کر دیا

دوریِ سے سبز گنبد کی جھلک کو دیکھکر
عاشقوں نے ٹکڑے ٹکڑے جیب و داماں کر دیا

اُس عرب کے چاند کا جلوہ تجھے درکار ہے
جس نے ہر ذرے کو اپنے ماہ تاباں کر دیا

سیکڑوں مردہ دلوں کو روزِ یماں بخشکر
زندۂ جاوید اے عیسیٰ دوراں کر دیا

گریہ زاری نے راتوں کو تری ابر کرم
شبنم گل صبح قیامت ہم کو خنداں کر دیا

یا رسول اللہ اغثنی وقت ہے امداد کا
نفس کافر نے تجھے بیحد پریشاں کر دیا

تیری نصرت ایسے نازک وقت میں حامی رہی
نجدیوں نے بانیِ لاکھوں کو شیطاں کر دیا

ہے جمیل قادری یہ فضل اللہ و رسول
تیرا مرشد حضرت احمد رضا خاں کر دیا

قبول بندۂ درگاہ سلام کر لینا
سگانِ طیبہ میں تحریر نام کر لینا

مرے گناہوں کے دفتر کھلیں جو پیشِ خدا
حضور اس گھڑی تم لطف عام کر لینا

جو چاہتے ہو کہ ہو سرد آتشِ دوزخ
دلوں پہ نقشِ محمد کا نام کر لینا

ملا ہے خوب ہی نسخہ گناہگاروں کو
تمہارے نام سے دوزخ حرام کر لینا

تمہارے حسن میں رکھکر کشش کہا حق نے
کہ دشمنوں کو دکھا کر غلام کر لینا

یہ ہے حضور کا ہی مرتبہ شب معراج
بغیر واسطہ رب سے کلام کر لینا

حبیب عرش سے بھی پار جا کے رب سے ملے
کلیم کو تھا میسر کلام کر لینا

خدا نے کہدیا محبوب سے کہ محشر میں
گناہگاروں کا تم انتظام کر لینا

ہے نزع و قبر و قیامت کا خوف اگر تمکو
تو ورد نام نبی صبح و شام کر لینا

مدینے جاتے ہیں زائر تو ان سے کہتا ہوں
مری طرف سے بھی عرض اک سلام کر لینا

جمیل قادری اٹھو جو عزم طیبہ ہے
چلو یہ عمر وہیں پر تمام کر لینا

ہے ذکر میرے لب پر ہر صبح و شام تیرا
ہیں کیا ہوں ساری خلقت لیتی ہے نام تیرا

ہر چیز کا تو ناظر اور ہر مکاں میں حاضر
ظاہر میں ہے اگرچہ طیبہ مقام تیرا

ہر آنکھ دیکھتی ہے تیرے ہی رخ کا جلوہ
ہر کان سن رہا ہے پیارے کلام تیرا

تو نائب خدا ہے محبوب کبریا ہے
ہے ملک میں خدا کے جاری نظام تیرا

مالک تجھے بنایا مخلوق کا خدا نے
اس واسطے لکھا ہے ہر شے پہ نام تیرا

تیرے خدا نے تجھکو قدرت ہر اک عطا کی
اک معجزہ ہے پیارے یحیی العظام تیرا

بٹتا ہے دو جہاں میں تیرے ہی گھر سے باڑا
لینا ہے سب کا سیتوا دینا ہے کام تیرا

اے لمبے لمبے ہاتھوں سے بھیک دینے والے
مجھکو بھی کوئی ٹکڑا ہے جود عام تیرا

اے پیاری پیاری زلفوں والے نظر ادھر بھی
مدت سے تک رہا ہے تجھکو غلام تیرا

اے مجرموں کو اپنے دامن میں لینے والے
سب آسرا انکیں گے روز قیام تیرا

نورانی جالیوں میں تشریف رکھنے والے
تڑپا کرے کہاں تک ہندی غلام تیرا

فریاد سننے والے للہ شاد کر دے
بیکس تڑپ رہے ہیں لیکے نام تیرا

کیا خوب ہو جو مجھ سے آکر صبا یہ کہدے
پہنچا دیا ہے میں نے تجھکو سلام تیرا

دست عطا میں تیرے رحمت کی کنجیاں ہیں
بٹتا ہے سب کو صدقہ ہر صبح و شام تیرا

انس و ملک کو کیا ہو معلوم تیری رفعت
فہم و قیاس سے ہے باہر مقام تیرا

چوتھے فلک پہ عیسیٰ اور طور پر تھے موسیٰ
کرسی و عرش سے ہے بالا مقام تیرا

تو پیشوا ہے سب کا سب مقتدی ہیں تیرے
اقصیٰ میں کیسے بنتا کوئی امام تیرا

رستہ ہے عرش و کرسی اور لامکاں مکاں ہے
مکہ ہے تیرا مولد طیبہ مقام تیرا

دشمن ترا اسی دم محبوب ہو خدا کا
گر صدق دل سے کہدے میں ہوں غلام تیرا

یا شاہ تیرا منکر مردودِ ایزدی ہے
وہ ہے خدا کا بندہ جو ہے غلام تیرا

دشمن گھٹائیں جتنی عزت بڑھیگی اتنی
منظور ہے خدا ہے کو احترام تیرا

راتوں کو روتے روتے دریا بہائے تو نے
بخشش کو عاصیوں کی یہ اہتمام تیرا

جب قبر میں فرشتے پوچھیں کہ تو ہے کس کا
نکلے مری زباں سے یا شاہ نام تیرا

دشوار گو بہت ہے راہ صراط لیکن
اک پل میں طے کریں گے ہم لیکے نام تیرا

وہ دن خدا دکھائے تجھکو جمیل رضوی
ہو جائے ان کے در پر قصہ تمام تیرا

دو عالم میں روشن ہے اِکّا تمھارا
ہوا لامکاں تک اُجالا تمھارا

نہ کیوں گائے بلبل ترانہ تمھارا
کہ پاتی ہے ہر گل میں جلوہ تمھارا

زمیں والے کیا جانیں رتبہ تمھارا
ہے اونچا فلک سے پھریرا تمھارا

پڑھا بے زبانوں نے کلمہ تمھارا
ہے سنگ و شجر میں بھی چرچا تمھارا

چھڑائیگا غم سے اشارہ تمھارا
اتارے گا پل سے سہارا تمھارا

تمھیں ہو جوابِ سوالاتِ محشر
تمھیں کو پکارے گا بندہ تمھارا

فَتَرْضٰی کی یہ پیاری پیاری صدا ہے
کہ ہوگا قیامت میں چاہا تمھارا

مرے پاس بخشش کی مُہری سند ہے
یہ کہتا ہے خطِ شفیعا تمھارا

پھریں کس لیے تشنہ کامانِ محشر
ہے لبریز رحمت کا دریا تمھارا

بہت خوش ہیں عشاق جب سے سنا ہے
قیامت میں ہوگا نظارا تمھارا

نہیں ہے اگر زہد و طاعت تو کیا غم
وسیلہ تو لایا ہوں مولےٰ تمھارا

ہو تم حاکم و فاتحِ بابِ رحمت
کہ ہے وصف انا فتحنا تمھارا

عمل پوچھے جاتے ہیں سرکار آؤ
کہیں ڈر نہ جائے نِکمّا تمھارا

جو انبار عصیاں ہیں سر پر تو کیا غم
بہا دے گا اک دم میں اہلا تمھارا

ڈرے آفتاب قیامت سے کیونکر
جو بندہ ہوا میرے آقا تمھارا

بنایا تمھیں حق نے مختار و حاکم
وہ کیا ہے نہیں جس پہ قبضہ تمھارا

کیا حق نے بحر کمالات تم کو
نہ پایا کسی نے کنارہ تمھارا

میسر کسی کو نہیں ایسی رفعت
کہ جیسا ہوا پایہ بالا تمھارا

دفعتاً کا جلوہ دکھانے کو حق نے
لکھا عرش پر نام والا تمھارا

قبائل کے حصے کیے جب خدا نے
کیا سب سے اعلیٰ قبیلہ تمھارا

اذانوں میں خطبوں میں شادی و غم میں
غرض ذکر ہوتا ہے ہر جا تمھارا

یہ فرش زمیں ہے تمھاری ہی خاطر
بنا ہے سماشا سا نہ تمھارا

منور ہوا آسمان رسالت
اُجالا ہے ایسا دل آرا تمھارا

بھرے اسمیں اسرار و علم دو عالم
کشادہ کیا حق نے سینہ تمھارا

بحکم خدا تم ہو موجود ہر جا
بظاہر ہے طیبہ ٹھکانا تمھارا

تمھارا ہی صفت حق نے فرمائی شاہد
کسی جا ہے طٰہٰ کہیں پر یٰسٓ

جسے حق کے دیدار کی آرزو ہو
وہ دیکھے میری جان چہرہ تمھارا

خدا کو بخشے وہ چشم خدا بیں
رہے کچھ نہ پردہ ہمارا تمھارا

کیا تم کو نور مجسم خدا نے
زمیں پر نہیں پرتو سایہ تمھارا

کمانوں کا مخزن جمالوں کا گلشن
خدا نے بنایا کھرانا تمھارا

دل پاک بیدار اور چشم خفتہ
نرالا تھا عالم میں سونا تمھارا

خدا نے کیا اپنے پیارے سے وعدہ
وہ پیارا ہمارا جو پیارا تمھارا

وہی ہے خدا کی قسم بندۂ حق
ہوا جو بھی دنیا میں بندہ تمھارا

صحابہ سے تقدیر والوں کے قرباں
ہے پایا جنھوں نے زمانہ تمھارا

شب وصل میں انبیا و ملک نے
پڑھا آسمانوں پہ خطبہ تمھارا

سمجھ میں نہ آیا معمّا تمھارا
مدلل ہوئے انبیا کے صحائف

محرف نہ ہوگا صحیفہ تمھارا
ہوا کفر کا فور پھیلا اُجالا

قدم جب ہوا زیب دنیا تمھارا
جو عبد الصنم تھے ہوئے بت شکن وہ

سنا جب نبوت کا دعویٰ تمھارا

Marfat.com

مقدر میں تھا جن کے ایمان لانا
وہ فوراً بنا دل سے بندہ تمھارا

رضاعت کے ایام میں یہ حکومت
کہ تھا قرص مہ اک کھلونا تمھارا

شہ دیں تمھاری ولادت کے باعث
ہے جمعہ سے افضل دوشنبہ تمھارا

بتوں سے کیا پاک قبلہ بنایا
ہے ممنون و شاکر یہ کعبہ تمھارا

بھلا کون کعبہ کو کعبہ سمجھتا
جو آقا نہ ہوتا مدینہ تمھارا

جمادات نے دی تمھاری شہادت
پڑھا سنگریزوں نے کلمہ تمھارا

صدا دے رہا ہے حجر موم ہو کر
مہ و مہر کی جاں ہے تلوا تمھارا

تمھارے ہی سایہ میں پلتا ہے عالم
ہے کونین کے سر پہ سایہ تمھارا

ازل سے ابد تک دو عالم پلیں گے
مگر کم نہ ہوگا خزانہ تمھارا

خدا ہے تمھارا خدائی تمھاری
یہ عرش و فلک سب علاقہ تمھارا

غریبو سوائے در مصطفےٰ کے
کہیں بھی نہ ہوگا گزارا تمھارا

فقیر و بجز وائی بیکساں کے
نہیں ہے کہیں بھی ٹھکانا تمھارا

گداؤں کی ہے بھیڑ جب سے سنا ہے
کہ باب اجابت ہوا وا تمھارا

صدا دیتے آتے ہیں منگتا ہزاروں
کہ داتا رہے بول بالا تمھارا

کوئی بھیجدو ابر رحمت کا ٹکڑا
کہ ہم پر برس جائے جھانا تمھارا

عرب والے پھیرا ہماری طرف بھی
ہے ہر سمت رحمت کا دورا تمھارا

اسی وقت دھلجائیں عصیاں کے دفتر
شہا جس پہ پڑ جائے چھینٹا تمھارا

خدا نے بہت آستانے بنائے
مگر اصل ہے آستانہ تمھارا

مطالب کا قبلہ ہے گر سبز گنبد
مقاصد کا کعبہ ہے روضہ تمھارا

یہ ہے داب شاہی کہ رب العلا نے
دلایا ملائک سے پہرہ تمھارا

سوائے در پاک کے میرے آقا
بتاؤ کہاں جائے منگتا تمھارا

مرے تن میں جب تک رہی سانس باقی
رٹے جاؤں ہر وقت کلمہ تمھارا

نہ بچتے عذابوں سے دنیا میں منکر
جو ان کو نہ ملتا وسیلہ تمھارا

کھدا ہے مرے دل کی انگشتری پر
وہ نام خدا نام والا تمھارا

نکیرین کیا مجھ سے سختی کرینگے
ہے آئینۂ دل میں نقشہ تمھارا

خدایا نکیرین مجھ سے یہ پوچھیں ق کہ پہنچا دیں طیبہ کو لاشہ تمھارا
تڑپ کر بصد شوق ان سے کہوں میں میں بیحد ہی ممنون ہونگا تمھارا
دعا ہے کہ جب وقت ہو جانکنی کا ہو دل میں احد لب پہ کلمہ تمھارا
خدا نے حیاتِ ابد اس کو بخشی اگر مر گیا کوئی شیدا تمھارا
دعا ہے کہ جب قبر میں مجھکو رکھیں مدینے سے اٹھ جائے پردہ تمھارا
سوالِ نکیرین پر میں لحد میں دکھا دونگا مولےٰ یہ طغرا تمھارا
دمِ نزع و قبر اور روزِ قیامت غرض ہر جگہ ہے سہارا تمھارا
گرے سارے منکر جہنم میں پل سے نہ پھسلا کوئی نام لیوا تمھارا
نہ حوروں کا طالب نہ کچھ فکرِ جنت دکھا دے خدا مجھکو صحرا تمھارا
عجب نکہتِ جانفزا ہے تمھاری کوئی راہ بھٹکا نہ جویا تمھارا
اسی سے ہوئی عنبر و مشک مشتق ہے خوشبو کا مصدر پسینہ تمھارا
جلیں منکرانِ قیام و ولادت رہے گا یہ چرچا ہمیشہ تمھارا
سنو منکرانِ قیام و محافل ق عجب رنگ کا ہے عقیدہ تمھارا
بتاتے ہو شرک اور ہوتے ہو شامل یہ ہے بیحیائی کا آنا تمھارا

جمیل اب تو خوش ہو ندا آ رہی ہے
کہ مقبول ہے یہ قصیدہ تمھارا

خدا نے جس کے سر پر تاج رکھا اپنی رحمت کا درود اس پر ہو وہ حاکم بنا ملکِ رسالت کا
وہ ماحی کفر و ظلمت شرک و بدعات و ضلالت کا وہ حافظ اپنی ملت کا وہ ناصر اپنی اُمت کا
مداوا کیسے فرمائے کوئی بیمارِ فرقت کا کہ دیدارِ نبی مرہم ہے اس دل کی جراحت کا
اثر کیا ہو سکیگا مہرِ محشر کی حرارت کا ہمارے سر پہ ہوگا شامیانہ انکی رحمت کا
کبھی دیدارِ حق ہوگا کبھی نظارہ حضرت کا ہمیں ہنگامۂ عیدین ہوگا دن قیامت کا
نہ کیوں ہو آشکارا تیرا جلوہ ذرہ ذرہ میں شہنشاہِ مدینہ تو ہے پرتو نورِ وحدت کا
دمِ آخر سرِ بالیں خرامِ ناز فرماؤ خدارا حال دیکھو مبتلائے دردِ فرقت کا
دمِ آخر سرِ بالیں یہ فرماتے ہوئے آؤ نہ گھبرا خوفِ مرقد سے نہ کر کھٹکا قیامت کا
ہمیں بھی ساتھ لیلو قافلہ والو ذرا ٹھہرو بہت مدت سے ارماں ہے مدینے کی زیارت کا

Marfat.com

مری آنکھیں مدینے کی زیارت کو ترستی ہیں
چمک جائے الٰہی اب تو تارا مری قسمت کا

قسم حق کی وہ دن عیدین سی بڑھکر میں سمجھوں گا
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد انکی تربت کا

میں سمجھوں گا مری کشت تمنا میں بہار آئی
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد انکی تربت کا

کلی کھل جائیگی دل کی جگر ہو جائیگا ٹھنڈا
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد انکی تربت کا

میں سمجھوں گا ہوا جنت میں داخل موت سے پہلے
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد انکی تربت کا

دکھا دے فیض استاد حسن حضار محفل کو
جمیل قادری پھر ہو بیاں پر لطف مدحت کا

خداوند جہاں جب خود ہی پیارا تیری صورت کا
تو عالم کیوں نہو بندہ ترے حسن و ملاحت کا

شرف حاصل ہوا سرکار تم سے جسکو بیعت کا
اسے مژدہ ملا حق سی دخول قصر جنت کا

جو خالی ہاتھ آتے ہیں مرادیں لیکے جاتے ہیں
تمھارے در پہ اک میلہ لگا ہی اہل حاجت کا

جو ہاتھ اٹھا ہوا ہی ساری خلقت کا تری جانب
بتاتا ہی کہ تو قاسم ہی رب کی جملہ نعمت کا

زمیں سی عرش تک گونجے دو عالم پڑ گئی ہلچل
بجا کعبہ میں نقارہ جو سلطان رسالت کا

کہیں صحرا میں موج آئی کہیں دریا میں گرد اٹھی
کہیں بت ہو گئے اوندھے عجب عالم تھا شوکت کا

بتوں کو پوجنے والے بنے دم میں خدا والے
زبان پاک سے جس دم سنا دعوی نبوت کا

خدا کے نام کو پھیلا دیا سارے زمانہ میں
مچا تھا شور دنیا میں بہت شرک و ضلالت کا

وہ اپنی روشنی سے جگمگا دیتا ہے دنیا کو
قمر پر ایک پرتو پڑ گیا تھا انکی طلعت کا

تو وہ پیارا خدا کا ہی کہ پیارے تیرے صدقے میں
ہوا سب امتوں سے فضل بڑھکر تیری امت کا

اسی امید پر ہے زندگی عشاق حضرت کی
کبھی تو عمر میں ہوگا نظارہ انکی تربت کا

مرا دل ہی مدینے میں مدینہ میرے دل میں ہے
کھچا سینہ میں ہی نقشہ حبیب حق کی تربت کا

کرے گر استغاثہ آپکے در پر نہ یہ بندہ
تو پھر کسکو سنائے جاکے افسانہ مصیبت کا

تمھارے گیسوئے مشکیں کی کچھ ایسی گھٹا چھائے
برس جائے خدارا ہمپہ جھالا ابر رحمت کا

یہ بے کھٹکے گنہگاروں کا داخل خلد میں ہونا
کرشمہ ہے رسول اللہ کی چشم عنایت کا

گنہگارو چلو دوڑو کہ وقت آیا شفاعت کا
وہ کھولا نائب رحمٰن نے دروازہ جنت کا

اشارے سے قمر کے دو کیے سورج کو لوٹایا
زمیں سی آسماں تک شور ہی مولے کی طاقت کا

تعالی اللہ بحکم حق فرشتے چرخ سے آکر
تماشا دیکھتے تھے جنگ میں مولی کی طاقت کا

وہ ہے زورِ یداللّٰہی کہ ہمسر دونوں عالم میں
نہ کوئی انکی قوت کا نہ کوئی ان کی طاقت کا

رہیگا روز افزوں آپ کا شہرہ قیامت تک
بلاغت کا فصاحت کا شجاعت کا سخاوت کا

غزل اک اور بھی پڑھ اے جمیل قادری رضوی
کہ تجھپر فیض ہے احمد رضا پیرِ طریقت کا

بیاں تم سے کروں کسواسطے میں اپنی حالت کا
کہ جب تم پر عیاں ہے حال ہر دم ساری خلقت کا

خدائی بھر کے مالک ہو خدائی تم سے باہر ہے
نہ کوئی ہے نہ ہوگا حشر تک تم سی حکومت کا

نہ کیوں شاہ و گدا پھیلائیں جھولی آستانے پر
کہ رکھا حق نے تیرے سر پہ تاج اپنی نیابت کا

تو وہ ہے ظلِ حق نورِ مجسم پر تو قدرت
پسند آیا ترے صانع کو نقشہ تیری صورت کا

مرے والی ترے صدقہ میں ہم سے نابکاروں نے
لقب قرآں میں پایا خدا سے خیر امت کا

انھیں کیا خوف ہو عقبیٰ کا اور کیا فکر دنیا کی
جمائے بیٹھے ہیں جو دل پہ نقشہ تیری صورت کا

شرف بخشا انھیں مولیٰ تعالیٰ نے ملائک پر
صلہ پایا یہ جبریلِ امیں نے تیری خدمت کا

مدینے میں ہزاروں جنتیں ان کو نظر آئیں
نظارہ کر تو لیں اک بار رضواں میری جنت کا

رجا و یاس و امید و تمنا دل کے اندر ہیں
مرا سینہ نہیں گویا کہ گنجینہ ہے حسرت کا

نہ عابد ہیں نہ زاہد ہیں مگر ہم تیرے بندے ہیں
سہارا ہے ہمیں تیری حمایت کا شفاعت کا

رسول اللہ کا جو ہو گیا رب ہو گیا اس کا
فقط ذاتِ مقدس ہے وسیلہ حق کی قربت کا

بلندی فلک کا جب کبھی مجھکو خیال آیا
کھچا نقشہ مری آنکھوں میں روضے کی زیارت کا

بجز دیدار جا سکتی ہے کیونکر تشفی اس کی
جو پیاسا ہے مرے مولا تری رویت کے شربت کا

وہ گیسوئے مبارک کیوں نہ جانِ مشک و عنبر ہوں
کہ جنکے واسطے شانہ بنا ہے دستِ قدرت کا

عبث ہے اسکو اہلِ بیت سے دعویٰ محبت کا
جو منکر ہو گیا صدیق اکبر کی خلافت کا

منافق جس قدر چاہیں کریں کوشش گھٹانے کی
قیامت تک رہیگا بول بالا اہلسنت کا

ابوجہل لعیں عالم ہے جس کے کفر پر شاہد
تعجب کیا اگر دشمن تھا وہ شانِ رسالت کا

وہابی کلمہ پڑھکر کرتے ہیں توہین مولیٰ کی
بروزِ حشر لیکر آئیں گے تمغہ عداوت کا

وہابی تخم بوجہل لعیں کا ایک پودا ہے
ثمر لاتا ہے محبوبِ الٰہی کی عداوت کا

علومِ غیب کا منکر تری تنقیص کا جویاں
وہابی بنگیا پتلا ضلالت کا خباثت کا

جمیل قادری کی یا نبی اتنی تمنا ہے
چھپائے روزِ محشر اسکو دامن تیری رحمت کا

وہ حسن ہے اے سید ابرار تمھارا — اللہ بھی ہے طالب دیدار تمھارا
محبوب مؤثم خالق کل مالک کل کے — کیوں خلق پہ قبضہ نہ ہو سرکار تمھارا
کیوں دید کے مشتاق نہ ہوں حضرت حق کے — اللہ کا دیدار ہے دیدار تمھارا
اللہ نے بنایا تمھیں کونین کا حاکم — اور رکھا لقب احمد مختار تمھارا
بگڑے ہوئے کام مرے سنبھل جائیں اسی دم — دل سے کوئی گر نام لے اکبار تمھارا
امت کے ہو تم حامی و مخمار طرفدار — اللہ تعالیٰ ہے طرفدار تمھارا
تم اول و آخر ہو تمھیں باطن و ظاہر — رب کہتا ہے یہ مرتبہ اظہار تمھارا
کیا جانیے تا انتہا ہیں کیا راز میں مخفی — تم جانتے ہو یا وہی سنتا رتمھارا
تم پیارے نبی نور جلی سر خفی ہو — اللہ تعالیٰ ہے خبردار تمھارا
سر وہی سر جنھیں ترا دھیان ہے سر آن — اور دل کہ وہی جو ہے طلبگار تمھارا
جسکو مرض عشق نہیں کہ وہ ہے بیمار — اچھا تو وہی ہے جو ہے بیمار تمھارا
ہر وقت ترقی پہ رہی درد محبت — چنگا نہ ہوا کبھی یہ بیمار تمھارا
دل میں نہیں کچھ اسکے سوا اور تمنا — اللہ دکھائے ہمیں دربار تمھارا
یہ ارض و سما خوان ہیں مہمان زمانہ — سرکار نہیں کون نمک خوار تمھارا
ہر دم ہے تمھیں سے غلاموں پہ عنایت — دن رات کا یہ کار ہے سرکار تمھارا
بے مانگے عطا کرتے ہو من مانی مرادیں — دنیا ہی غلاموں کو ہے کردار تمھارا
کیوں عرض کروں تجھکو ہے اس چیز کی حاجت — سب جانتا ہے یہ دل بیمار تمھارا
بالیں پہ چلے آؤ دم نزع خدارا — دم توڑتا ہے ہجر میں بیمار تمھارا
لاشے کو کریں دفن مدینہ میں فرشتے — مر جائے اگر ہند میں بیمار تمھارا
پرواز کرے جسم سے جب روح تو دمبیں — اللہ ہو اور لب پہ ہو اقرار تمھارا
امت بھی تمھاری ہوئی اللہ کو پیاری — اللہ سے وہ پیار ہے سرکار تمھارا
اٹھ جائے مدینے سے خلد کا مری پردہ — بیں دیکھ لوں وہ چاند سا رخسار تمھارا
بخشش کیلئے اُن کی ہے اصرار تمھارا — ون رات جو کرتے ہیں خطا و پہ خطائیں
اللہ نے وعدہ یہ کیا ہے شب معراج — دوزخ میں رہے گا نہ کوئی گنہگار تمھارا
جب تم کو بلایا شب معراج خدا نے — جبریل بنا غاشیہ بردار تمھارا

Marfat.com

بندوں کو کسی وقت بھی دل سے نہ بھلایا
ہے امت عاصی پہ عجب پیار تمھارا

کیوں عاصیو غم سے ہے دل افگار تمھارا
غمخوار تمھارا ہے وہ دلدار تمھارا

لو آیا وہ حامی و مددگار تمھارا
بیڑا ہوا اے اہل سنن پار تمھارا

اے عاصیو تم اپنے گناہوں سے یہ کہدو
سرکار مدینہ ہے خریدار تمھارا

میدان قیامت میں بجز ذات مقدس
اور عاصیو ہے کون خریدار تمھارا

گھبرائے گنہگار تو رحمت نے پکارا
اے عاصیو آپہنچا مددگار تمھارا

اعمال نہ کچھ پوچھنا رحمت کے مقابل
جس وقت جمے حشر میں دربار تمھارا

دنیا میں قیامت میں سر پل پہ لحد میں
دامن نہ چھٹے ہاتھ سے سرکار تمھارا

اے کاش ملائک سر محشر کہیں مجھ سے
لو دھل گیا سب جرموں کا طومار تمھارا

اعدا کو جلانے کیلیے نار حسد میں
ہم ذکر کیے جائیں گے سرکار تمھارا

ق

توحید پہ مرتے ہیں مگر اس سے ہیں غافل
اللہ کا انکار ہے انکار تمھارا

توہین کو توحید سمجھتے ہیں وہابی
سمجھے انھیں رب واحد قہار تمھارا

بلبل ہے جمیل رضوی اے گل وحدت
ملجائے اسے رہنے کو گلزار تمھارا

خدا نے اس قدر اونچا کیا پایہ محمد کا
نہ پہچانا کسی نے آج تک رتبہ محمد کا

بحکم حق اترتے ہیں فرشتے خاص رحمت کے
کیا کرتے ہیں جب اہل سنن چرچا محمد کا

تعجب کیا اگر انسان گزارے عمر مدحت میں
ثنا خواں ہے دو عالم میں ہر اک ذرہ محمد کا

سیہ کاروں کی کیا گنتی کہ درگاہ الٰہی میں
وسیلہ ڈھونڈھتے ہیں حضرت موسیٰ محمد کا

عدیم المثل و لاثانی ہے وہ ذات مبارک یوں
بنایا ہی نہیں اللہ نے سایہ محمد کا

بڑھی جب ظلمت کفر و ضلالت بزم دنیا میں
تو روشن کر دیا اللہ نے اکا محمد کا

کسی تیراک کو اس کا کنارہ مل نہیں سکتا
کہ جاری بحر وحدت سے ہوا چشمہ محمد کا

شہنشاہ مدینہ بادشاہ ہفت کشور ہے
ہوا اللہ کی ہر شے پہ ہے قبضہ محمد کا

تصدق ایسی رفعت پر کہ برسوں قبل دنیا میں
سناتے آئے مژدہ حضرت عیسیٰ محمد کا

نرالی پیاری پیاری روشنی ہے شمع باری میں
کہ ہے سارا زمانہ دل سے پروانہ محمد کا

مدینے کے مقدر عرش کی تقدیر پر قرباں
کہاں قسمت کہ اس دل میں ہو کاشانہ محمد کا

Marfat.com

رفعنا کا رکھا ہی تاج سر پر حق تعالیٰ نے
پھریرا عرش اعظم پر اڑا کس کا محمد کا

نہ کیونکر مشک و عنبر مست ہوں گیسو کی خوشبو سے
کہ حق کا دست قدرت ہو گیا شانہ محمد کا

الم نشرح لک صدرک سی یوں آواز آتی ہی
کشادہ کر دیا اللہ نے سینہ محمد کا

بصیرت حق نے دی ہی جنکی آنکھونکو وہ کہتے ہیں
ہے روشن مہر و مہ سی بڑھکے ہر ذرہ محمد کا

خرابی آنکھ کی ہی گر نہ دیکھے ان کے جلوے کو
کہ عالم میں کسی سے بھی نہیں پردہ محمد کا

بلا وصل نبی وصل الٰہی غیر ممکن ہے
خدا کے گھر پہنچنے کو ہے دروازہ محمد کا

گنہگارونکی اس سی مشکلیں آسان ہوتی ہیں
نہ کیونکر سب سے بڑھکر نام ہو پیارا محمد کا

نہیں ہی جو غلام مصطفےٰ بندہ ہے شیطان کا
وہی ہی بندۂ حق جو ہوا بندہ محمد کا

جمیل قادری ایسی سنا رنگیں غزل کوئی
کہ بیخود ہو یہاں ہر ایک مستانہ محمد کا

ہمارے دل کے آئینہ میں ہے نقشہ محمد کا
ہماری آنکھ کی پتلی میں جلوہ محمد کا

خس و خاشاک سے بدتر ہے بیگانہ محمد کا
اُسے ہوشیار سمجھو جو ہی دیوانہ محمد کا

تمہارے ہی لیے تھا اے گنہگارو سیہ کارو
وہ شب بھر جاگنا اور رات بھر رونا محمد کا

جگر ہوتا ہی ٹکڑے ٹکڑے جسدم یاد آتا ہے
وہ شب بھر جاگنا اور رات بھر رونا محمد کا

غلامان محمد کے سروں سے بار عصیاں کو
اڑا لیجائیگا اک آن میں جھونکا محمد کا

سیہ ہیں نامۂ اعمال اپنے گرچہ اے زاہد
مگر کافی ہے دھلنے کیلیے چھینٹا محمد کا

ندا ہوگی یہ محشر میں گنہگارو نہ گھبراؤ
وہ دیکھو ابر رحمت جھوم کر اٹھا محمد کا

اگرچہ عابدوں کے پاس سامان عبادت ہی
گنہگاروں کو کافی ہے فقط ایما محمد کا

لحد کا خوف کیوں ہو روز محشر کا ہو کیا کھٹکا
لیے جاتا ہوں دل پر لکھکے میں طغرا محمد کا

خدا کے سامنے پیشی ہوئی جسدم تو کہدونگا
برا ہوں یا بھلا لیکن ہوں میں بندہ محمد کا

تعجب کیا اگر مونھ پھیرے جنت سے شیدائی
کہ ہی رشک بہار خلد ہر کوچہ محمد کا

کوئی جائیگا دوزخ کو کوئی جنت میں پہنچیگا
مدینے کی طرف دوڑیگا دیوانہ محمد کا

الٰہی اس تن خاکی میں جب تک جان باقی ہی
رہی دل میں احد اور ورد لب کلمہ محمد کا

نکالیں روح تن سی قابض الارواح جب آکر
خدایا ورد لب اس وقت ہو کلمہ محمد کا

ھو المعطی و انی قاسم سے صاف ظاہر ہے
بٹیگا حشر تک کونین میں باڑا محمد کا

Marfat.com

نہیں موقوف کچھ ان کی عطا اس ایک عالم پر
ملیگا حشر میں بھی دیکھنا صدقہ محمد کا

جمیل قادری مشکل ہی مدحت ختم کر اس پر
کہ حق کے بعد بالا سب سے ہی رتبہ محمد کا

میں ہوں بندہ رضا کا اور رضا احمد کے بندہ ہیں
جمیل قادری میں یوں ہوا بندہ محمد کا

کون ہے وہ جو لکھے رتبۂ اعلیٰ اُن کا
وصف جب خود ہی کرے چاہنے والا اُنکا

کیوں دل افروز نہ ہو جلوۂ زیبا اُن کا
دونوں عالم میں چمکتا ہے تجلی اُنکا

نعمتوں کا ہے خزانہ در والا اُن کا
دونوں عالم میں بٹا کرتا ہے باڑا اُنکا

ایک عالم ہی نہیں والہ و شیدا اُن کا
ہے خداوند جہاں چاہنے والا اُنکا

تشنگی دل کی بجھا دیتا ہے چھینٹا ان کا
خوان افضال پہ مہماں ہے زمانہ اُنکا

سر بسر نور خدا ہے قد بالا اُن کا
نور بھر دیتا ہے آنکھوں میں اُجالا اُنکا

ملک و جن و بشر پڑھتے ہیں کلمہ اُن کا
جانور سنگ و شجر کرتے ہیں چرچا اُنکا

کونسی شئے ہے وہ جس پر نہیں قبضہ ان کا
کعبہ و ارض و سما عرش معلے اُنکا

زندگی پاتا ہے کونین میں مردہ اُن کا
دم بھرا کرتے ہیں ہر وقت مسیحا اُنکا

حشر میں پل سے اتارے گا سہارا اُن کا
بیڑیاں کٹنے کو کافی ہے اشارہ اُنکا

مجھ سا عاصی نہ سہی کوئی مگر اے زاہد
جنسا شافع نہیں ہی مجھکو وسیلہ اُنکا

ذکر سے ٹیک لگی دل کو خدا یاد آیا
فکر سے ہو گیا آنکھوں کو نظارہ اُنکا

بھیک لینے کو چلے آتے ہیں لاکھوں منگتا
جسنے جو مانگا دیا کام ہے دینا اُنکا

چاند سورج شب اسریٰ میں مقابل ہی نہ تھے
منھ چھپا لیتے اگر دیکھتے تلوا اُنکا

بوسے لیتا کبھی آنکھوں کو منور کرتا
ہاتھ آتا جو کہیں نقش کف پا اُنکا

آنکھ اٹھا کر نہ کبھی دیکھے وہ جنت کی طرف
اک نظر دیکھ لیا جس نے مدینہ اُنکا

جان و دل کرتیں فدا نقش قدم پہ انکے
دیکھ لیتیں جو کبھی حسن زلیخا اُنکا

حشر والے یہ کہیں دیکھ کے محشر میں مجھے
وہ چلا آتا ہے اک بندۂ شیدا اُنکا

دی منادی نے ندا حشر میں اے مشتاقو
دیکھ لو آج کہ بے پردہ ہے جلوہ انکا

سب مہینوں میں مبارک ہی ربیع الاول
جمعہ سے فضل میں برتر ہی دوشنبہ اُنکا

میں رضا کا ہوں رضا انکے تو میں انکا ہوں
یوں ہی رکھے مجھے اللہ تعالیٰ اُنکا

Marfat.com

تجھکو کیا فکر ہے بخشش کی جمیل رضوی
ہاتھ میں ہے ترے دامانِ معلےٰ اُن کا

جان و دل یارب ہو قربانِ حبیبِ کبریا
اور ہاتھوں میں ہو دامانِ حبیبِ کبریا

آنکھ میں ہو نور دندانِ حبیبِ کبریا
سر میں ہو سودا ارمانِ حبیبِ کبریا

ان کے فیضِ نور نے کونین کو روشن کیا
دونوں عالم پر ہے احسانِ حبیبِ کبریا

زندگی ہو یا مجھے موت آئے دونوں حال میں
میں ہوں یارب اور بیابانِ حبیبِ کبریا

کیسا فخر و ناز ہو اپنے مقدر پر اگر
سگ بنائیں مجھکو دربانِ حبیبِ کبریا

اک نظر دیکھو جمالِ آفتابِ ہاشمی
میری آنکھوں پر ہو احسانِ حبیبِ کبریا

بنکے منگتا ان کے در کے شاہِ عالم ہو گئے
اے زہے قسمت گدایانِ حبیبِ کبریا

تا رہے گورِ غریباں وقت ہے امداد کا
میں فدا شمعِ شبستانِ حبیبِ کبریا

لٹ رہی ہے ساقیِ کوثر کے میخانہ میں مے
جوش میں ہیں آج مستانِ حبیبِ کبریا

صاحبِ لولاک کے باعث ہوئی ایجادِ خلق
ماسوی اللہ سب ہی سامانِ حبیبِ کبریا

راہِ حق میں دیکے سر قربانِ جاناں ہو گئے
کیوں نہ ہوں زندہ شہیدانِ حبیبِ کبریا

بٹتا ہے کونین میں باڑا اسی سرکار کا
ہیں زمین و آسماں خوانِ حبیبِ کبریا

عہدِ رب نے روزِ میثاقِ انبیا سے لیلیا
سر پہ لیں پھر کیوں نہ فرمانِ حبیبِ کبریا

کچھ نشاں پایا نہ اب تک مہر و مہ چکر میں ہیں
اسقدر اونچا ہے ایوانِ حبیبِ کبریا

اپنی امت میں کیا اپنی جماعت میں لیا
تجھپہ جاں قربان احسانِ حبیبِ کبریا

کون ہے جو ان کے خوانِ فضل سے محروم ہے
ہیں خلیلِ حق بھی مہمانِ حبیبِ کبریا

جس کے بلبل ہیں ابوبکر و عمر عثمان و علی
رشکِ جنت ہے وہ بستانِ حبیبِ کبریا

غارِ تیرہ میں جو کاٹا سانپ نے پروانہ کی
آفریں اے جاں نثارانِ حبیبِ کبریا

خوابِ مولیٰ پر نمازِ عصر کو قرباں کیا
ایسے ہوتے ہیں فدایانِ حبیبِ کبریا

ہم سیہ کاروں کی بخشش کی کوئی صورت نہیں
جز ترے اے چشمِ گریانِ حبیبِ کبریا

عقلِ عالم کی رسائی ان کے رتبے تک محال
ہاں خدا سے پوچھیے شانِ حبیبِ کبریا

تجھ سے کب ممکن ہے مدحت اے جمیل قادری
بس خدا خود ہے ثنا خوانِ حبیبِ کبریا

فیضِ مرشد ہے جمیل قادری تم پر کہ سب
تم کو کہتے ہیں ثنا خوانِ حبیبِ کبریا

Marfat.com

کسیکا نہ کوئی جہاں یار ہوگا
وہ آقا ہمارا خریدار ہوگا

جو یاں عشق احمد میں سرشار ہوگا
وہ دنیا و عقبیٰ میں ہشیار ہوگا

نبی کی بدولت بروز قیامت
خداوند عالم کا دیدار ہوگا

بھٹکتے پھریں کس لیے انکے عاصی
شفیع الوریٰ سب کا غمخوار ہوگا

نہ گھبرائیں عاصی کہ روز قیامت
فترضیٰ کا جلوہ نمودار ہوگا

جسے چاہیں بخشیں کہ خلد و جناں میں
خدا کی قسم دخل سرکار ہوگا

شفاعت کا دولھا بنائیں گے انکو
انھیں تاج بخشش سزاوار ہوگا

یہاں انکا دامن پکڑ لو وگرنہ
مدد چاہنا واں پہ بیکار ہوگا

عباد النبی جائیں جنت میں سیدھے
مخالف نبی کا گرفتار ہوگا

مدینے کی گلیاں دکھا دے خدایا
یہ اچھا وہیں پر دل زار ہوگا

جو دیکھیں گے ہم سبز گنبد نبی کا
ہمارا نصیبہ بھی بیدار ہوگا

مدینے پہنچنے تو دو ہم سفیرو
بسیر امرا زیر دیوار ہوگا

نہ چھوٹے کبھی اپنے مرشد کا دامن
جمیل اس سے بیڑا ترا پار ہوگا

بحمد اللہ عبد اللہ کا نور نظر آیا
مبارک آمنہ کا نور دل لخت جگر آیا

یہ عبد المطلب کی خوبی قسمت کہ انکے گھر
چراغ لامکاں کون و مکاں کا تاجور آیا

وہ ختم الانبیا تشریف فرما ہونے والے ہیں
نبی ہر ایک پہلے سے سناتا یہ خبر آیا

ربیع پاک تجھپر اہلسنت کیوں نہ قرباں ہوں
کہ تیری بارہویں تاریخ وہ جان قمر آیا

ہوئے جب جلوہ فرما شاہ ذیشاں بزم دنیا میں
ہر اک قدسی فلک سے بہر پابوسی اتر آیا

جھکا جاتا ہے سجدے کیلیے اسواسطے کعبہ
کہ مسجود ملائک آج اس میں جلوہ گر آیا

نہ کیوں تنہا کرے فرمانروائی ہفت کشور پر
کہ ہمراہی میں اپنی لیکے وہ فتح و ظفر آیا

کہانت مٹ گئی بالکل کہ اب وہ مخبر صادق
بفضل اللہ اک اک بات کی دینے خبر آیا

علوم اولین و آخریں ہیں جس کے سینے میں
خبر ہے ذرہ ذرہ کی جسے وہ باخبر آیا

نفاق جاہلیت سے کہو اب منھ چھپا بیٹھے
قبائل کو وہ کرنے کیلیے شیر و شکر آیا

شب میلاد اقدس تھی مسرت ذرہ ذرہ کو
مگر ابلیس اپنے ساتھیوں میں نوحہ گر آیا

Marfat.com

زمیں بولی کہ بتخانے سے پاک و صاف ہوتی ہوں
ندا کعبہ سے اُٹھی اب مرا مقصود بر آیا

گنہگارو کدھر ہو فرد عصیاں اپنی دھو ڈالو
رسول اللہ کا دریائے رحمت جوش پر آیا

چلو اے مفلسو جو آج مانگو گے وہ پاؤ گے
کہ صدقہ بانٹتا ارض و سما کا تاجور آیا

حکومت ایسی نافذ ہے کہ انکا حکم پاتے ہی
علی کے واسطے مغرب سے سورج لوٹکر آیا

دیا حکم حضوری جس گھڑی سرکار والا نے
زمیں کو چیرتا سجدہ کناں فوراً شجر آیا

کہو ہر روز کتنی بار تم یاد اُس کی کرتے ہو
خیال امت عاصی جسے آٹھوں پہر آیا

یہ کہہ اٹھوں وہ میری قبر میں جب جلوہ فرما ہو
تو ہٹ جا ظلمت مرقد کہ وہ جان قمر آیا

وہابی محفل اقدس میں گر آئے تو یوں سمجھو
کہ انسانوں میں کفری بوجھ لادے جیسے خر آیا

جمیل قادری جب سبز گنبد انکا دیکھونگا
تو سمجھونگا مری نخل تمنا میں ثمر آیا

شاہ کونین جلوہ نما ہو گیا
رنگ عالم کا بالکل نیا ہو گیا

منتخب آپ کی ذات والا ہوئی
نام پاک آپکا مصطفےٰ ہو گیا

مل گیا تجھ سے اللہ کا راستہ
حق سے ملنے تو واسطہ ہو گیا

آپ وہ نور حق ہیں کہ قرآن میں
وصف رخ آپکا والضحےٰ ہو گیا

ایسا اعزاز کس کو خدا نے دیا
جیسا بالا ترا مرتبہ ہو گیا

لامکاں میں بلایا خدا نے تجھے
عرش و کرسی سے بھی تو ورا ہو گیا

ایسی نافذ تمھاری حکومت ہوئی
تم نے جسوقت جو کچھ کہا ہو گیا

مہ دو پارہ ہوا سورج الٹا پھرا
جب اشارہ تمھارا ذرا ہو گیا

کن کی کنجی نہ کیونکر ہو تیری زباں
حکم رحمٰن تیرا کہا ہو گیا

لب عیسیٰ سے ظاہر تھا جو معجزہ
تیری ٹھوکر سے مولیٰ ادا ہو گیا

سیر کر جائیں آکر جناب مسیح
شہر طیبہ بھی دار الشفا ہو گیا

خاک روضہ کی کحل الجواہر ہوئی
تاج شاہاں ترا نقش پا ہو گیا

آتش عشق مولیٰ سے جو دل تپا
میل سے صاف ہو کر کھرا ہو گیا

جس نے نظارۂ سبز گنبد کیا
اُس کا پورا ہر اک مدعا ہو گیا

ہم بھی طیبہ کو اُڑ جائیں گے ایکدن
ناز کیوں تجھکو باد صبا ہو گیا

Marfat.com

تیرے ہی نور سے دونوں عالم بنے
تو ہی تو ابتدا انتہا ہو گیا

اس نے واللہ اللہ کو پالیا
جو کوئی تجھ پہ دل سے فدا ہو گیا

حق تعالیٰ کا وہ بندہ خاص ہے
پیچھے دل سے جو بندہ ترا ہو گیا

پار گرداب عصیاں سے کیونکر نہ ہو
جس کی کشتی کا تو ناخدا ہو گیا

تیرے صدقے کہ ہر درد و غم میں تری
نام لیووں کا مشکلکشا ہو گیا

نام نامی ترا نام حق یا نبی
ناتوانوں کے حق میں عصا ہو گیا

اس کو فرصت غم دو جہاں کی ملی
جو بھی دل سے غلام آپکا ہو گیا

روسیاہوں کو کوئی نہیں پوچھتا
ہاں بھروسہ تری ذات کا ہو گیا

عاصیوں کا نہیں کوئی پرسان حال
اک سہارا فقط آپ کا ہو گیا

روز محشر مرا نام لیوا ترا
اک اشارے میں تیرے رہا ہو گیا

یو مبارک تھمارے لیے عاصیو
باب رحمت محمد کا وا ہو گیا

خلق کیونکر نہ اس کو کہے تاجدار
جو ترے آستاں کا گدا ہو گیا

سر دو رونگی اسے سروری ملگئی
تیرے روضہ پہ جو سر فدا ہو گیا

کیوں نہ حاصل ہو اس کو حیات ابد
روضۂ پاک پہ جو فنا ہو گیا

یا نبی تیری چوکھٹ پہ عشاق کو
موت اور زندگی کا مزا ہو گیا

پھر بشر ہی نہیں بلکہ جن و ملک
سب کو صدقہ تمہارا عطا ہو گیا

واہ وا تیری عزت کہ تیرے سبب
تیری امت پہ فضل خدا ہو گیا

نام تیرا شہا ہر مرض کے لیے
نام لیووں کو تیرے دوا ہو گیا

داغ الفت کی ایسی بڑھی تازگی
زخم دل کا ہمارے ہرا ہو گیا

گورہیں حشر میں داغ عشق نبی
عینت شمس و بدر الدجیٰ ہو گیا

نام تیرا دم نزع جس نے لیا
اس کا ایمان پر خاتمہ ہو گیا

دشمن و دوست مفلس غریب و امیر
تیرے صدقہ میں سب کا بھلا ہو گیا

علم غیب نبی کا جو منکر ہوا
قہر قہار میں مبتلا ہو گیا

دیکھ آئینہ بخدا کہ تو مومن سے
تیرا چہرہ تو الٹا تو ا ہو گیا

ناز کرے جبیل اپنی قسمت پہ تو
خاک نعلین احمد رضا ہو گیا

Marfat.com

افلاک سے اونچا ہے ایوان محمد کا
مخلوق الٰہی ہے سامان محمد کا

پاتے ہیں سبھی صدقہ اُن کے در اقدس سے
ہر ذرۂ عالم ہے مہمان محمد کا

ہوتی ہے ہر اک نعمت تقسیم مدینے سے
کونین میں جاری ہے فیضان محمد کا

دیتے ہیں ملک پہرہ سرکار کے روضے پر
جبریل معظم ہے دربان محمد کا

عالم ہے اگر شیدا ان پر تو تعجب کیا
خود چاہنے والا ہے رحمٰن محمد کا

شاہان جہاں کیونکر رکھیں نہ سر آنکھوں پر
فرمان الٰہی ہے فرمان محمد کا

حور و ملک و غلماں جن و بشر و حیواں
لیتے ہیں سبھی سر پر فرمان محمد کا

طیبہ کو جو جاتا ہے کہتے ہیں ملک باہم
لو دیکھو وہ آتا ہے مہمان محمد کا

تکلیف حضر سے تو دل تنگ نہ ہو زائر
برسیگا ترے اوپر باران محمد کا

رویا میں نہ دیکھا گر وہ چہرۂ نورانی
لے جاؤں گا دنیا سے ارمان محمد کا

افسوس کہ اے بلبل تو نے نہ کبھی دیکھا
بے خار گلستاں ہے بستان محمد کا

کیوں چاک ہو غم سے دل کیوں فوج الم گھیرے
سر پر ہے غلاموں کے دامان محمد کا

دنیا کی سبھی باتیں مٹ جائیں مرے دل سے
ہو ورد زباں کلمہ ہر آن محمد کا

جب مدح و ثنا حق نے قرآن میں فرمائی
کیا منھ ہے جو واصف ہو انسان محمد کا

تقدیر جمیل اپنی شاہوں سے رہے بڑھکر
سگ اپنا بنائے گر دربان محمد کا

شاہا دو جہاں میں ہے شہرہ تری رحمت کا
ہر ذرہ ثنا خواں ہے مولیٰ تری رفعت کا

کچھ صرف غلاموں کی تخصیص نہیں اس میں
کفار نے بھی پایا صدقہ تری رحمت کا

ہم بھول گئے تجھکو تو نے نہ کبھی چھوڑا
کس منھ سے کریں پھر ہم دعویٰ تری چاہت کا

خود امتی بننے کی مالک سے تمنا کی
موسیٰ نے سنا جسدم رتبہ تری امت کا

مخلوق الٰہی ہے شیدا تو تعجب کیا
جب خود ترا خالق ہے پیارا تری صورت کا

اُس سر کی سرافرازی عالم سے بیاں کیا ہو
جس سر پہ رکھا حق نے تاج اپنی نیابت کا

دربار عدالت میں ہوتا جو نہ تو حامی
غرقاب ہی ہو جاتا بیڑا تری امت کا

ہم تیرے سوا کس سے فریاد کریں اپنی
ذمہ تو لیا تو نے امت کی حمایت کا

پڑتی ہے نظر سب کی آقا ترے دامن پر
اٹھتا ہے تری جانب منھ ساری ہی خلقت کا

Marfat.com

میدان قیامت میں جتنے بھی کھڑے ہونگے
موبھ حشر میں دیکھیں گے پیاری تری امت کا

اللہ تعالیٰ کو اس بزم قیامت میں
منظور دکھانا ہے سب کو تری عزت کا

کیا غم ہے غلاموں کو گھبراتے ہیں کیوں عاصی
سردار مدینہ جب دولھا ہے شفاعت کا

فہرست کھلی جسدم جنت میں پہنچنے کی
پہلے ہی نکل آیا نمبر تری امت کا

اک آن میں دھو دینا عصیاں کے سیہ نامے
ادنیٰ سا کرشمہ ہے اس چشم عنایت کا

صدیق و عمر دونوں بھیجیں گے غلاموں کو
جسوقت کھلیگا در مولیٰ تری جنت کا

یہ حکم ملک ہوگا مالک سے کہ اے مالک
باقی نہ رہے کوئی محبوب کی امت کا

سب اہل معاصی کے جب وزن ہوئے عصیاں
اُن سب پہ ہوا بھاری پلہ تری رحمت کا

ہے ناز فقط ہمکو آقا کی شفاعت پر
توشہ تو نہیں کچھ بھی پاس اپنے عبادت کا

دربار عدالت میں اللہ سے کہدوں گا
دیدے تو صلہ مجھکو محبوب کی مدحت کا

دونوں ہوں بہم یکجا کعبہ بھی مدینہ بھی
گر کعبۂ دل میں ہو نقشہ تری تربت کا

پھر قلب میں بندونکے اک زلزلہ پیدا ہو
گر ذکر سنائیں ہم شاہا تری شوکت کا

زنار و صنم توڑے ایمانکے دیے توڑے
اعلان کیا تم نے جس وقت رسالت کا

سورج تو پلٹ آیا اور چاند بنائے دو
صرف ایک اشارہ تھا انگشت شہادت کا

فرزندوں کو جابر کے اک آن میں جاں بخشی
قدرت تو دکھائی تھی اور نام تھا دعوت کا

بندونکو دیا سب کچھ فاقونپہ گزاری خود
وہ طور سخاوت کا یہ حال قناعت کا

اعدا نے تو ایذا دی مولےٰ نے دعایوں کی
دکھلا دے انھیں یارب رستہ تو ہدایت کا

جب قبر میں دیکھوں گا کہدونگا یہ آقا سے
یاں کھینچکے لایا ہے ارمان زیارت کا

بوجہل کو شان انکی کس طرح نظر آتی
کذاب کی آنکھوں پر پردہ تھا ضلالت کا

اسنی کی زباں پر تو ہے ذکر نبی ہر دم
نجدی کا وظیفہ ہے یہ شرک یہ بدعت کا

کیوں ناز جمیل اپنی قسمت پہ نہ ہو مجھکو
اس نور کا بندہ ہوں مظہر ہے جو وحدت کا

غیر ممکن ہے ثنائے مصطفےٰ
خود ہی واصف ہے خدائے مصطفےٰ

دل میں دے یارب ولائے مصطفےٰ
اور سینہ میں ہو جائے مصطفےٰ

تیرے پیارے کا میں دیوانہ ہوں
یہ دعا ہے اے خدائے مصطفےٰ

Marfat.com

مصطفےٰ ہیں ساری خلقت کیلیے — ساری خلقت ہی برائے مصطفےٰ
ڈھونڈھتے ہیں سب رضا اللہ کی — چاہتا ہے حق رضائے مصطفےٰ
کیا نسیم خلد خوش آئے اسے — جس کے سر میں ہو ہوائے مصطفےٰ
رزق کیا ہر چیز کے قاسم ہیں وہ — دین رب کی ہے عطائے مصطفےٰ
رہ گئے سدرہ پہ جبریل امیں — عرش سے بھی پار جائے مصطفےٰ
دشت طیبہ میں بہار خلد ہے — جان جنت ہے سرائے مصطفےٰ
منتظر ہیں جنتیں اُس کے لیے — ورد ہے جس کا ثنائے مصطفےٰ
میری امت میری امت بخشدے — ہے یہی ہر دم دعائے مصطفےٰ
روز محشر اُن کے بندوں کے لیے — راہبر ہوگی ضیائے مصطفےٰ
حکم حق ہوگا کہ جائے سب سے قبل — خلد میں ہر ہر گدائے مصطفےٰ
پل سے گزریں انکے بندے بے خطر — رَبِّ سَلِّم ہے صدائے مصطفےٰ
یوں پکاریگا منادی حشر میں — عاصیو مژدہ وہ آئے مصطفےٰ
اپنی امت کو چھڑانے کے لیے — حشر میں تشریف لائے مصطفےٰ
جانکنی کے وقت از راہِ کرم — چہرۂ انور دکھائے مصطفےٰ
پوچھتے کیا ہو فرشتو قبر میں — بندۂ حق ہوں گدائے مصطفےٰ
قبر و محشر کا یہی ہے اک جواب — بندۂ حق ہوں گدائے مصطفےٰ
مہر محشر مجھ پہ ہو جائے گا سرد — بندۂ حق ہوں گدائے مصطفےٰ
کیوں ڈرائیگی مجھے نار جحیم — بندۂ حق ہوں گدائے مصطفےٰ
دو قدم میں ہوگی طے راہ صراط — بندۂ حق ہوں گدائے مصطفےٰ
زہد و طاعت کچھ نہیں ہے میرے پاس — بندۂ حق ہوں گدائے مصطفےٰ
روز محشر دھوپ میں ہونگے عدو — ہم گدا زیر لوائے مصطفےٰ
چاہتا ہوں دل سے احمد کی رضا — مجھ سے راضی ہو رضائے مصطفےٰ

ہے تمنائے جمیل قادری
سر ہو میرا اور پائے مصطفےٰ

نام لیوا ترا کوچہ سے ترے شاد آیا — کب ترے در سے کوئی لوٹکے ناشاد آیا

Marfat.com

لے گیا دل کی مرادوں سے وہ بھر کر دامن
جو ترے روضہ پہ کرتا ہوا فریاد آیا

تیرے روضے کو نہ کیوں قبلۂ حاجات کہوں
لوٹ کر شاد گیا جو کوئی ناشاد آیا

نام نے تیرے ہر اک غم سے بچایا ہم کو
رنج سب بھول گئے تو ہمیں جب یاد آیا

جب غلاموں نے مصیبت میں تجھے یاد کیا
آن کی آن میں تو بر سر امداد آیا

تجھ پہ قربان میں اے آئینۂ ذات خدا
اک نظر دیکھ لیا تجھکو خدا یاد آیا

کب وہ دن ہوگا الٰہی کہ یہ احباب کہیں
اے جمیل رضوی دیکھ تو بغداد آیا

سلطانِ جہاں محبوبِ خدا تری شان و شوکت کیا کہنا
ہر شے پہ لکھا ہے نام ترا ترے ذکر کی رفعت کیا کہنا

ہے سر پہ تاج نبوت کا جو ڑا ہے تن پہ کرامت کا
سہرا ہے جبیں پہ شفاعت کا امت پہ ہے رحمت کیا کہنا

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر فرمائے ترے حق میں داور
وحدت کا کیا تجھکو مظہر اور دی ہے کثرت کیا کہنا

معراج ہوئی تا عرش گئے حق تم سے ملا تم حق سے ملے
سب راز فاوحیٰ دل پہ کھلے یہ عزت و حشمت کیا کہنا

حوروں نے سبحان اللہ غلماں نے پکارا صلی اللہ
اور قدسی بولے الا اللہ ہے عرش پہ دعوت کیا کہنا

قرآن کلام باری ہے اور تیری زباں سے جاری ہے
کیا تری فصاحت پیاری ہے اور تیری بلاغت کیا کہنا

باتوں سے ٹپکتی لذت ہے آنکھوں سے برستی رحمت ہے
خطبے سے چمکتی ہیبت ہے اے شاہ رسالت کیا کہنا

سب مثل ہتھیلی پیش نظر ہر غیب عیاں ہے سینے پر
یہ نور نظر یہ چشم بصر یہ علم و حکمت کیا کہنا

ہو حسن نبی کی کیسے صفت جسکی ہے خدا کو بھی چاہت
والشمس چمک طٰہٰ رنگت پھر اس میں ملاحت کیا کہنا

Marfat.com

ہر ذرہ ترا دیوانہ ہے، ہر دل میں ترا کاشانہ ہے
ہر شمع تری پروانہ ہے اے شمع ہدایت کیا کہنا

صدیق و عمر عثمان و علی اور ان کے سوا اصحاب نبی
قربان رہے آقا پہ سبھی کی خوب رفاقت کیا کہنا

صدیق ہیں جان صداقت کی فاروق ہیں شان عدالت کی
عثمان ہیں کان مروت کی حیدر کی ولایت کیا کہنا

دو پھول بتولی گلشن کے اک سبز ہوئے اک سرخ ہوئے
بعد اور عرب جن سے مہکے ان پھولوں کی نکہت کیا کہنا

گیسوئے کرم کھلجائیں اگر رحمت کی گھٹا برسے جھکر
پیاسے یہ کہیں خوش ہو ہو کر اے ابر رحمت کیا کہنا

آنکھوں سے کیا دریا جاری اور لب پہ دعا پیاری پیاری
رو رو کے گزاری شب ساری اے حامی امت کیا کہنا

عالم کی عجب میں ہر دم جھولی خود کھائیں تو بس جو کی روٹی
وہ شان عطا و سخاوت کی پہ زہد و قناعت کیا کہنا

شہرت ہے جمیل اتنی تیری یہ سب ہے کرامت مرشد کی
کہتے ہیں تجھے مداح نبی سب اہلسنت کیا کہنا

وہ ماہ عرب آج لحد میں چھپا جو مالک ہے سارے عرب و عجم کا
نہ ہوتا اگر وہ تو کچھ بھی نہ ہوتا یہ جلوہ ہے عالم میں سب اسکے دم کا
ہوا اس طرف رحمت حق کا دورہ جدھر ہو گیا ایک پھیرا کرم کا
ہیں اس عدل و انصاف رحمت کے قرباں مٹا نام عالم سے ظلم و ستم کا
کیں سارے عالم کو سرشار وحدت اٹھا دور دنیا سے کفر و صنم کا
ملی ہم کو اسلام و ایماں کی دولت یہ ہے فیض سب تیرے جود و کرم کا
ہے کافی ہمارے لیے دو جہاں میں اشارہ فقط تیری چشم کرم کا
عرب والے آقا کی دی جب دہائی اسی دم ہوا رنگ فق ہر الم کا
یہاں پر لحد میں قیامت میں پل پر سہارا ہی بس اک شفیع الامم کا

Marfat.com

عرب کے قمر مجھکو صورت دکھادو
میں دنیا میں مہمان ہوں کوئی دم کا

خدا نے انھیں لامکاں میں بلایا
بیاں کس سے ہو انکے جاہ و حشم کا

جو رضوان مدینے کو دیکھیں تو کہدیں
کہ نقشہ ہے بالکل یہ باغ ارم کا

ترے علم و سمع و بصیرت کا سنکر
وہابی ہے کبخت اندھا جہنم کا

کہے شرک جسکو اسی میں ہو شامل
ادھر می ہے کیا ٹھیک تیرے دھرم کا

جمیل اپنے آقا کا مدحت سرا ہے
کرم ہے رضا کی نگاہ کرم کا

کرتے ہیں جن و بشر ہر وقت چرچا غوث کا
بج رہا ہے چار سو عالم میں ڈنکا غوث کا

نار دوزخ سے بچائیگا سہارا غوث کا
لے چلے گا خلد میں ادنے اشارہ غوث کا

نزع میں مرقد میں محشر میں مدد فرمائیں گے
ہو چکا ہے عہد پہلے ہی ہمارا غوث کا

خالق کون و مکاں نے پہلے ہی روز ازل
لکھدیا ہے میری پیشانی پہ بندہ غوث کا

کیا عجب بے پوچھے مجھکو چھوڑ دیں منکر نکیر
دیکھکر میرے کفن پر نام لکھا غوث کا

نزع میں مرقد میں محشر میں کہیں بھی یا خدا
ہاتھ سے چھوٹے نہ دامان معلے غوث کا

ہاں ذرا ٹھہرو فرشتو پھر جو چاہو پوچھنا
کر تو لینے دو مجھے پہلے نظارہ غوث کا

سب خس و خاشاک عصیاں آن میں بہ جائیگا
جوش پر آجائیگا جس وقت دریا غوث کا

جھولیاں پھیلاؤ دوڑو بھیک لو دامن بھرو
بٹ رہا ہے آستاں پر عام باڑا غوث کا

آنکھیں ملنے کیلیے ہاتھ آئے جو بخت غوث کی
سر رگڑنے کے لیے ملجائے روضہ غوث کا

سجدہ گاہ جن و انساں آپکا نقش قدم
تاج والوں کیلیے ہی تاج تلوا غوث کا

روشنی شمع سے کیا کام اندھی آنکھ کو
مومنوں کے چشم دل میں ہی اجالا غوث کا

سلطنت شاہ مدینہ نے عطا فرمائی ہی
رائج اقلیم ولایت میں ہی سکہ غوث کا

جلتے ہیں دشمن خدا کے انکے ذکر و فکر سے
ورد سب اللہ والے کرتے ہیں یا غوث کا

کر رہے ہیں اتقیا کوشش گھٹانے کی مگر
روز افزوں ہو رہا ہے بول بالا غوث کا

نقشۂ شاہ مدینہ صاف آتا ہے نظر
جب تصور میں جماتے ہیں سراپا غوث کا

صدقے اس بندہ نوازی کے فدا اس دین کے
ہم سے کتے پل رہے ہیں کھا کے ٹکڑا غوث کا

حشر میں اٹھا ہوا ہے روئے انور سے نقاب
عاشقوں کھولیے کر لو نظارہ غوث کا

عمر بھر رکھنا جمیل قادری ورد زباں
نام حق کا اور حبیب کبریا کا غوث کا

غوث کو کیونکر نہ آئے پیار تم پر اے جمیل
ہے رضا مرشد تمھارا جبکہ پیارا غوث کا

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہی سہارا غوث اعظم کا

بلیات و غم و افکار کیوں کر گھیر سکتے ہیں
سروں پر نام لیوونکے ہی پنجہ غوث اعظم کا

مُرِیدِی لَا تَخَفْ کہکر تسلی دی غلاموں کو
قیامت تک رہی بخوف بندہ غوث اعظم کا

جو اپنے کو کہے میرا مریدوں میں وہ داخل ہی
یہ فرمایا ہوا ہی میرے آقا غوث اعظم کا

سجل انکو دیا وہ رب نے جسمیں صاف لکھا ہے
کہ جائے خلد میں ہر نام لیوا غوث اعظم کا

ہماری لاج کس کے ہاتھ ہی بغداد والے کے
مصیبت ٹال دینا کام کس کا غوث اعظم کا

جہاز تاجراں گرداب سے فوراً نکل آیا
وظیفہ جب انھوں نے پڑھ لیا یا غوث اعظم کا

گئے اک وقت میں ستر مریدوں کے یہاں آقا
سمجھ میں آ نہیں سکتا معمّا غوث اعظم کا

شفا پاتے ہیں صدہا جاں بلب امراض مہلک سے
عجب دار الشفا ہے آستانہ غوث اعظم کا

نہ کیونکر اولیا اس آستانے کے بنیں منگتا
کہ اقلیم ولایت پر ہے قبضہ غوث اعظم کا

بلا کر کافروں کو دیتے ہیں ابدال کا رتبہ
ہمیشہ جوش پر رہتا ہے دریا غوث اعظم کا

بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِی تَحْتَ حُکْمِی سے یہ ظاہر ہے
کہ عالم میں ہر اک شے پہ ہی قبضہ غوث اعظم کا

وَوَلَّانِی عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا صاف کہتا ہی
کہ ہر اک قطب ہی عالم میں چیلا غوث اعظم کا

فَحُکْمِی نَافِذٌ فِی کُلِّ حَالٍ سے ہوا ظاہر
تصرف انس و جن سب پر ہی آقا غوث اعظم کا

سلاطین جہاں کیونکر نہ انکے رعب سے کانپیں
نہ لایا شیر کو خطرے میں کتا غوث اعظم کا

ہوئی اک دیو سے لڑکی رہا اس نام لیوا کی
پڑھا جنگل میں جب اسنے وظیفہ غوث اعظم کا

ہوا موقوف فوراً ہی برسنا اہل مجلس پر
جو پایا ابر باراں نے اشارہ غوث اعظم کا

نیا ہفتہ نیا دن سال نو جس وقت آتا ہے
ہر اک پہلے بجا لاتا ہے مجرا غوث اعظم کا

جو حق چاہی وہ یہ چاہیں جو یہ چاہیں وہ حق چاہی
تو مٹ سکتا ہی پھر کسطرح چاہا غوث اعظم کا

فقیہوں کے دلوں سی دھو دیا انکے سوالوں کو
دلوں پر ہے بنی آدم کے قبضہ غوث اعظم کا

وہ کہکر قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ جلا دیتے ہیں مردونکو
بہت مشہور ہی احیائے موتی غوث اعظم کا

جلایا استخوان مرغ کو دست کرم رکھکر
بیاں کیا ہو سکے احیائے موتی غوث اعظم کا

اِلَیَّ یَا مُبَارَکُ آتی تھی آواز خلوت میں
یہیں سے جان لے منکر تو رتبہ غوث اعظم کا

فرشتے مدرسے تک ساتھ پہنچانیکو جاتے تھے
یہ دربار الٰہی میں ہے رتبہ غوث اعظم کا

سفر سے واپسی میں دین اقدس کو کیا زندہ
مُحیُ الدّین ہوا یوں نام والا غوث اعظم کا

جو فرمایا کہ دوش اولیا پہ ہے قدم میرا
لیا سر کو جھکا کر سب نے تلوا غوث اعظم کا

دم فرماں خراسانیں معین الدین چشتی نے
جھکا کر سر لیا آنکھوں پہ تلوا غوث اعظم کا

نہ کیونکر سلطنت دونوں جہاں کی انکو حاصل ہو
سروں پر اپنے لیتے ہیں جو تلوا غوث اعظم کا

لعاب اپنا چٹایا احمد مختار نے اُن کو
تو پھر کیسے نہ ہوتا بول بالا غوث اعظم کا

رسول اللہ نے خلعت پہنایا بر سر مجلس
بجے کیوں کر نہ پھر عالم میں ڈنکا غوث اعظم کا

محمد رچار سو مجلس میں حاضر ہو کے بکھتے تھے
ہوا کرتا تھا جو ارشاد والا غوث اعظم کا

اگرچہ مرغ سب کے بول کر خاموش ہوتے ہیں
مگر ہاں مرغ بولیگا ہمیشہ غوث اعظم کا

کھلے ہفتاد در اک آن میں علم لدنی کے
خزینہ بنگیا علموں کا سینہ غوث اعظم کا

ہمارا ظاہر و باطن اُن کے آگے آئینہ
کسی شے سے نہیں عالم میں پردہ غوث اعظم کا

پڑھی لاحول اور شیطاں کے دھوکے کو کیا غارت
علوم و فضل سے وہ نور چمکا غوث اعظم کا

قصیدے میں جناب غوث کے دیکھو نظرؔ کو
تو سمجھے دور کی ظاہر ہو رتبہ غوث اعظم کا

رہے پابند احکام شریعت ابتدا ہی سے
نہ چھوٹا شیر خواری میں بھی روزہ غوث اعظم کا

ہے جب عرش الٰہی پہلی منزل اُنکے زینہ کی
تو پھر کسکی سمجھ میں آئے رتبہ غوث اعظم کا

محمد کا رسولوں میں ہے جیسے مرتبہ اعلیٰ
ہے افضل اولیا میں یوں ہی رتبہ غوث اعظم کا

عطا کی ہے بلندی حق نے اہل اللہ کے جھنڈوں کو
مگر سب سے کیا اونچا پھریرا غوث اعظم کا

اسی باعث سے ہیں قبروں میں اپنی اولیا زندہ
حیات دائمی پاتا ہے کشتہ غوث اعظم کا

مری جانکندنی کا وقت راحت سے بدل جائے
سرہانے اگر ہو جائے پھریرا غوث اعظم کا

رہائی ملگئی اسکو عذاب قبر و محشر سے
یہاں پر ملگیا جس کو وسیلہ غوث اعظم کا

یہ سنتے ہیں نکیرین اُسپہ کچھ سختی نہیں کرتے
لکھا ہوتا ہے جسکے دلپہ طغرا غوث اعظم کا

عزیزو کر چکو تیار جب میرے جنازے کو
تو بکھدینا کفن پر نام والا غوث اعظم کا

لحد میں جب فرشتے مجھ سے پوچھیں گے تو کہدونگا
طریقہ قادری ہوں نام لیوا غوث اعظم کا

ندا دیگا منادی حشر میں یوں قادریوں کو
کدھر ہیں قادری کر لیں نظارہ غوث اعظم کا

چلا جائے بلا خوف و خطر فردوس اعلیٰ میں
فقط اک شرط ہی ہو نام لیوا غوث اعظم کا

فرشتو روکتے ہو کیوں مجھے جنت میں جانیسے
یہ دیکھو ہاتھ میں دامن ہی کسکا غوث اعظم کا

جناب غوث دولھا اور براتی اولیا ہونگے
مزہ دکھلائیگا محشر میں سہرا غوث اعظم کا

یہ کیسی روشنی پھیلی ہی میدان قیامت میں
نقاب اٹھا ہوا ہے آج کسکا غوث اعظم کا

یہ محشر میں کھلے ہیں گیسوئے عنبر فشاں کسکے
برستا ہی کرم کا کسکے جھالا غوث اعظم کا

یہ قیدی چھٹ رہے ہیں اس لیے میدان محشر میں
خدا خود بانٹتا ہے آج صدقہ غوث اعظم کا

گزاری کھیل میں کل اب ہوئی اعمال کی پرسش
مگر کام آگیا اسدم وسیلہ غوث اعظم کا

کبھی قدموں پہ لوٹونگا کبھی دامن پہ مچلوں گا
بتا دوں گا کہ یوں چھٹتا ہی بندہ غوث اعظم کا

ٹھکانا اُس کے نیچے یا خدا ملجائے ہم کو بھی
کھڑا ہو حشر میں جسوقت جھنڈا غوث اعظم کا

خداوندا دعا مقبول کر ہم روسیاہوں کی
گناہوں کو ہمارے بخش صدقہ غوث اعظم کا

مری پھوٹی ہوئی تقدیر کی قسمت چمک جائے
بنائے مجھکو سگ اپنا جو کتا غوث اعظم کا

لحد میں بھی کھلی ہیں اس لیے عشاق کی آنکھیں
کہ ہو جائے یہیں شاید نظارہ غوث اعظم کا

صدائے صور سنکر قبر سے اٹھتے ہی پوچھوں گا
کہ بتلاؤ کدھر ہے آستانہ غوث اعظم کا

کچھ اک ہم ہی نہیں ہیں آستان پاک کے کتے
زمانہ پل رہا ہے کھا کے ٹکڑا غوث اعظم کا

نبی نور الٰہی اور یہ نور مصطفائی ہیں
تو پھر نوری نہ ہو کیونکر گھرانا غوث اعظم کا

نبی کے نور کو گر دیکھنا چاہے انھیں دیکھے
سراپا نور احمد ہے سراپا غوث اعظم کا

رسول اللہ کا دشمن ہی غوث پاک کا دشمن
رسول اللہ کا پیارا ہی پیارا غوث اعظم کا

مخالف کیا کرے میرا کہ ہے بیحد کرم مجھ پر
خدا کا رحمۃ للعلمین کا غوث اعظم کا

جمیل قادری سو جاں سے ہو قربان مرشد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوث اعظم کا

مناجات دربارگاہ مرجع انام

درد اپنا دے اس قدر یارب
نہ پڑے چین عمر بھر یارب

میری آنکھوں کو دے وہ بینائی
تو ہی آئے مجھے نظر یارب

درد میرا ہو تیرا کلمۂ پاک
جبکہ دنیا سے سفر یارب

Marfat.com

شجرِ نعت دل میں بویا ہے — جلد اس میں لگا ثمر یارب
تیرے محبوب کا میں واصفِ قول — دے زباں میں مری اثر یارب
بطفیل رسولِ ہر دوسرا — ساتھ میرے رہے ظفر یارب
تیری رحمت جو میرے ساتھ رہے — مجھکو کس کا ہو پھر خطر یارب
ق
ایسا مجھکو گما دے الفت میں — نہ رہے اپنی کچھ خبر یارب
دیکھنے کے لیے مجھے تر سے — عمر بھر میری چشم تر یارب
جان نکلے تو اس طرح نکلے — تیرے در پر ہو میرا سر یارب
ق
قبر میں اور جانکنی کے وقت — جب ہو حالت مری دگر یارب
سختیوں سے مجھے بچا لینا — رکھنا رحمت کی تو نظر یارب
ایسی دے میرے دل کو اپنی تلاش — مجھکو ملجائے تیرا گھر یارب
آستانے کا اپنے رکھ منگتا — نہ پھرا مجھکو دربدر یارب
میں نے پھیلایا دامنِ مقصود — بھر دے رحمت کے تو گہر یارب
دل ویراں کو نور سے بھر دے — کر ہو آباد یہ کھنڈر یارب
عرش اس کو کہوں کہ بیت اللہ — میرے دلمیں ہے تیرا گھر یارب
نام کو تیرے رٹتے رٹتے روز — شام سے میں کروں سحر یارب
میرے سینے کو اپنی الفت سے — بطفیل حبیب بھر یارب
ذرہ ذرہ سے آشکارا ہے — گو سمی جا نہیں مگر یارب
تیرا جلوہ کہاں نہیں موجود — سب کے دل میں ہے تیرا گھر یارب
بخن اقرب سے کھل گیا تو ہے — رگِ جاں سے قریب تر یارب
بیری تخمید کرتے ہیں ہر دم — مور و مار و شجر حجر یارب
کرتے ہیں صبح و شام تسبیح — تیری تسبیح خشک و تر یارب
میرے جرم و قصور پر نہ جا — اپنی رحمت پہ کر نظر یارب
نہ ٹھکانا نہ مرا لگے گا کہیں — تو نے چھوڑا مجھے اگر یارب
اپنے محبوب کا مجھے واصف — رکھ تو رحمت سے تر بتر یارب
اڑکے پہنچوں میں شہر طیبہ میں — میرے لگ جائیں ایسے پر یارب

Marfat.com

یوں اٹھوں قبر سے درخشاں رو — جیسے نکلا کوئی قمر یارب
میرے پیارے ترے حبیب جنھیں — ق — تو نے بلوایا عرش پر یارب
اُنکا اور اُنکی آل کا صدقہ — خاتمہ تو بخیر کر یارب
میری اولاد اور مری بہنیں — ق — اور مرے مادر و پدر یارب
جملہ احباب اور سب اہل سنن — کل پہ رحمت کی رکھ نظر یارب
دشمنوں پر طفیل غوث وریٰ — میرے مرشد کو دے ظفر یارب
میرے استاد تھے حسن مرحوم — نور سے ان کی قبر بھر یارب
اتحاد ایسا سنیوں میں دے — کہ رہیں شیر اور شکر یارب
ذکر محبوب کی یہ محفل ہے — اس میں حاضر ہے جو بشر یارب
مرد و عورت گدا غریب و امیر — سب کی پوری مرادیں کر یارب
نیک کاموں کی انکو دے توفیق — کر عطا سب کو زور و زر یارب
جو ہیں کم رزق مفلس و محتاج — رزق دے انکو پیٹ بھر یارب
لاولد کی مراد پوری کر — نیک بیٹوں سے گود بھر یارب
بانی مجلس مبارک کا — رہے ٹھنڈا دل و جگر یارب
جو کہ جلتے ہیں ذکر مولد سے — کر عطا اُن کو تو سقر یارب
نیچری و وہابی و رفاض — قہر کی اُن پہ کر نظر یارب
اور جتنے ہیں دشمن اسلام — جلد دوزخ میں انکو بھر یارب
مسخ کر دے کہ اُن کی ہو جائے — صورت و صوت مثل خر یارب
دے یہ توفیق تیرے اعدا سے — اہلسنت کریں حذر یارب
زیر ہر دم رہیں تیرے دشمن — دین تیرا رہے زبر یارب

قادری ہے جمیل اے غفار
سب گنہ اُس کے عفو کر یارب

چودھویں کا چاند ہے روئے حبیب — اور ہلال عید ابروئے حبیب
جان کو قرباں کروں مثل چکور — خواب میں دیکھوں اگر روئے حبیب
عرض کرنا بیکلی میری صبا — ہو گزر تیرا اگر سوئے حبیب

Marfat.com

زاہدو ہے فکر تم کو خلد کی
ہم کو پہنچائے خدا کوئے حبیب

جو فنا ہیں عشق مولیٰ میں انھیں
آتی ہے طیبہ سے خوشبوئے حبیب

وہ مدینے سے اٹھی کالی گھٹا
وہ کھلے پر نور گیسوئے حبیب

بار بار آتے تھے جبریلِ امیں
اس قدر مرغوب تھا کوئے حبیب

عشق میں پاس شریعت ہو ضرور
عاشقو یہ ہے ترازوئے حبیب

دشمنوں کو ظلم کے بدلے دعا
میں ترے قربان اے خوئے حبیب

اس کو شیروں پر شرف حاصل ہوا
جو بنا ادنیٰ سگِ کوئے حبیب

ڈھونڈھتے ہیں سب رضامندی حق
حق تعالیٰ ہے رضاجوئے حبیب

سب نظر رکھتے ہیں خالق کی طرف
اور خالق کی نظر سوئے حبیب

حضرت خالد کا ہے یہ تجربہ
جنگ میں کام آتے ہیں موئے حبیب

اپنے اوپر بارِ عالم کا لیا
مرحبا اے زور بازوئے حبیب

اے جمیل قادری ہشیار رہو
موت ہے نزدیک چل سوئے حبیب

عاشقو رو کر وصل علی آج کی رات
میں پڑھوں شاہ کی کچھ مدح و ثنا آجکی رات

زیب دنیا ہوئے وہ شاہِ ہدیٰ آجکی رات
دونوں عالم میں ہے برپا شور آجکی رات

پھیلی عالم میں محمد کی ضیا آجکی رات
مہ و خورشید نے منہ ڈھانک لیا آجکی رات

مانگ لو مانگنا ہو جس کو دعا آجکی رات
داور پاک اجابت کا ہوا آجکی رات

نار فارس کی بجھی نور الٰہی چمکا
قاطع شرک ہوا جلوہ نما آجکی رات

خشک سادا ہے سماوہ میں ہر دریا جاری
لو زمانہ کا ہوا رنگ نیا آجکی رات

اس لیے نصب کیا سبز علم کعبے پر
ہفت اقلیم کا مالک وہ ہوا آجکی رات

اہل توحید سے تکبیر کا وہ شور اٹھا
کہ صنم خانوں میں کہرام مچا آجکی رات

زلزلہ آگیا شق ہو گیا قصر کسریٰ
ٹوٹ کر کنگروں کا ڈھیر ہوا آجکی رات

شمع توحید سے روشن ہوا سارا عالم
کفر کفار کا کافور ہوا آجکی رات

سرنگوں ہو گئے بت روئے زمیں کے سارے
کعبۂ پاک بھی سجدے میں جھکا آجکی رات

سر افلاک خمیدہ ہے فلک کے آگے
ٹوٹے پڑتے ہیں ستارے ز سما آجکی رات

آسماں ہوتا ہے قرباں یہ زمیں سے کہکر
کی خدا نے تجھے دولت یہ عطا آجکی رات

جا نور دیتے ہیں آپس میں مبارکبادی
اور شاطیں میں ہر فریاد روا آجکی رات

کل وہ پھولا ہے مہک جائینگے دونوں عالم
کسی گلشن میں ہے یہ بادِ صبا آجکی رات

خلق پر برسیں گے اب خوب کرم کے بھالے
جھوم کر کہیے سے ہے ابر اُٹھا آجکی رات

آرہے ہیں وہ اقدس پہ مرادیں لینے
ہاتھ پھیلائے ہوئے شاہ و گدا آجکی رات

کسی بیکس کی زباں پر یہ صدا ہے پیہم
اس طرف کو بھی نظر بہر خدا آجکی رات

اپنے محبوب کی اللہ نے امت میں کیا
سیفیول کے کرد شکر خدا آجکی رات

اے جمیل رضوی وصف نبی کر اتنا
کہ رضا مند ہو احمد کی رضا آجکی رات

مبارک عرض

کروں کیا حال دل اظہار یا غوث
کہ تم ہو عالم الاسرار یا غوث

لگا لو بحر غم سے میری کشتی
ہے حائل بیچ میں منجھدار یا غوث

سوا تیرے کہوں کس سے غم اپنا
نہیں میرا کوئی غمخوار یا غوث

مدد کا وقت ہے امداد کیجئے
مری حالت ہوئی ہے زار یا غوث

دلِ تاریک پر فرما دے صیقل
مرا سینہ ہو پر انوار یا غوث

بعطائے صحت کامل اسے بھی
یہ بندہ ہے ترا بیمار یا غوث

بلا بغداد میں للہ آقا
دکھا اپنا مجھے دربار یا غوث

اشارے سے تری رحمت کے بنجائے
یہ اُجڑا بن مرا گلزار یا غوث

مری آنکھوں کو میرے دل کے اندر
نظر آئیں ترے انوار یا غوث

نہ گھبراؤں شب تار لحد سے
نظر آئیں ترے انوار یا غوث

کھلے جب خواب مرقد سے مری آنکھ
مجھے ہو آپکا دیدار یا غوث

تمہارے روئے روشن کو کہوں کیا
قمر یا مطلع انوار یا غوث

رہ ہو صل ہوئی اک آن میں طے
کرامت آپ کی رفتار یا غوث

مدد فرمایئے یا غوث اعظم
مرا کوئی نہیں ہے یار یا غوث

Marfat.com

مدد کا وقت ہے سرکار آؤ — کیا غم نے مجھے لاچار یا غوث
نکالا سیکڑوں ڈوبے ہوؤں کو — مرے بیڑے کو کر دو پار یا غوث
بڑھا کر ہاتھ اک ٹکڑا اٹھا دو — کہ یہ بندہ بھی ہے حقدار یا غوث
اَغِثْنِیْ یَا حَبِیْبِیْ غَوْثُ الْاَعْظَمْ — ہوا ہے غم گلے کا ہار یا غوث
کہاں تک میں پھروں بیکار شاہا — مجھے کر دیجیے باکار یا غوث
پڑا سوتا ہے میرا بخت خفتہ — ذرا کر دیجیے بیدار یا غوث
ہے عرفاں کا اک ساغر پلا کر — مجھے کر دیجیے ہشیار یا غوث
خدا دی ایسی شادی سے کہ مل جائیں — خدا اور احمد مختار یا غوث
مجھے ایسی عطا کر یاد اپنی — نہ بھولوں میں مجھے زنہار یا غوث
فنا کر یوں کہ میں سوتے میں دیکھوں — تزا دربار پر انوار یا غوث
تنا بلبل شیدا کی یہ ہے — ملے بغداد کا گلزار یا غوث
مجھے دنیا میں جنت ہو جو ملجائے — تمھارا سایۂ دیوار یا غوث
کہاں جا کر کرے آنکھو نکو روشن — تمھارا طالب دیدار یا غوث
ہوں میں بھی قادری یا عبد قادر — نہ ہوں دونوں جہاں میں خوار یا غوث
رہے سرسبز میرا غنچۂ دل — چھپے کوئی نہ غم کا خار یا غوث
پڑھیں تسبیح تیرے نام کی ہم — رہے جبتک نفس کا تار یا غوث
رہوں ہر وقت سرگرم اطاعت — مجھے ایسا بنا دیندار یا غوث
ترے اک قطرۂ رحمت سے دھلجائے — گناہوں کا مرے طومار یا غوث
پکڑ نا ہاتھ میرا دستگیرا — عبور پل نہ ہو دشوار یا غوث
کرو سو مرتبہ اس کی مدد تم — پکارے جو تمھیں اکسار یا غوث
کہے جاؤ مَدَدِیْ لَا تَخَفْ تم — پکارے جاؤں میں ہر بار یا غوث
زہے قسمت قیامت تک رہے گا — مریدوں پر تمھارا پیار یا غوث
تمامی اولیا کے تا قیامت — تمھیں ہو قافلہ سالار یا غوث
کریں گے روز محشر ہم پہ سایہ — تمھارے گیسوئے خمدار یا غوث
سفارش کیجیے محشر میں میری — کہ تجھکو بخشدے غفار یا غوث

Marfat.com

مسلماں کیجیے ایسا خدا را
کہ ٹوٹے نفس کا زنار یا غوث

اطبا کر سکیں جس کا نہ چارہ
تو کھو دیتا ہے وہ آزار یا غوث

مریضوں کے لیے دار الشفا ہے
ترا دربار پر انوار یا غوث

ہیں ملتی نا مرادوں کو مرادیں
ترا دربار ہے دربار یا غوث

سبلاطین زمانہ کیوں نہ مانگیں
ترا دربار ہے دربار یا غوث

اعتقی کہکے جو مانگا وہ پایا
ترا دربار ہے دربار یا غوث

رسول اللہ کا تو لاڈلا ہے
علی کرتے ہیں تجھکو پیار یا غوث

قدم تیرا ہے دوش اولیا پر
تجھے حق نے کیا سردار یا غوث

نبی کے معجزوں کا تو ہے مظہر
بتاتے ہیں ترے آثار یا غوث

رسول اللہ نے سینے میں تیرے
بھرے ہیں غیب کے اسرار یا غوث

علوم مصطفےٰ و مرتضےٰ کے
تمھیں پر ہیں کھلے اسرار یا غوث

لقب ہے مجمع البحرین تیرا
ہیں جاری تجھ سے سب انہار یا غوث

عراق اجمیر و مارہرہ بریلی
نہیں کس جا ترے انوار یا غوث

دل مغموم سے میری بصد آہ
نکلتی ہے صدا ہر بار یا غوث

ہے میری تاک میں شیطان مردود
مدد تیری رہے طیار یا غوث

تمھارے دشمنوں کے کاٹنے کو
زباں میری بنے تلوار یا غوث

خدا کا خاص بندہ بن گیا وہ
کیا جس نے ترا اقرار یا غوث

خدا بھی ہوگیا ناراض اُس سے
تو جس سے ہوگیا بیزار یا غوث

بلا شک ہوگیا مقہور ایزد
کیا جس نے ترا انکار یا غوث

ہوئی ذلت اُسے دونوں جہاں میں
پڑی جس پر تری پھٹکار یا غوث

دوبارہ دین کو اب زندہ کیجے
ہوئی ہے یورش کفار یا غوث

رہیں منگتا ہمیشہ شاد آباد
اور اعدائے لعیں ذلیل و خوار یا غوث

جمیل قادری کی لاج رکھنا
حضور احمد تمہارا یا غوث

پردہ رخ انور سے جو اٹھا شب معراج
جنت کا ہوا رنگ دوبالا شب معراج

حوروں نے بھی گایا یہ ترانہ شب معراج
خالق نے محمد کو بلایا شب معراج

گیسو کھلے گھنگھور گھٹا اٹھی کہ ہم پر
باران کرم جھوم کے برسا شب معراج

اے رحمت عالم تری رحمت کے تصدق
ہر ایک نے پایا ترا صدقہ شب معراج

جس وقت چلی شاہ مدینہ کی سواری
سجدے میں جھکا عرش معلی شب معراج

خورشید و قمر ارض و سما عرش و ملائک
کس نے نہیں پایا ترا صدقہ شب معراج

وہ جوش تھا انوار کا افلاک کے اوپر
ملتا نہ تھا نظارہ کو رستہ شب معراج

مہمان بلانے کے لیے اپنے نبی کو
اللہ نے جبریل کو بھیجا شب معراج

یہ شان جلالت کہ نہایت ہی ادب سے
جبریل نے آقا کو جگایا شب معراج

جبریل بھی حیران ہوئے دیکھ کے رتبہ
سدرہ سے قدم جبکہ بڑھایا شب معراج

جبریل تھکے ہو گئے سرکار روانہ
منہ تکتا ہوا رہ گیا سدرہ شب معراج

ہمراہ سواری کے تھیں افواج ملائک
بنکر چلے اس شان سے دولھا شب معراج

یوں مسجد اقصیٰ میں نماز اس نے پڑھائی
طالب ہے ملیں پڑھکے دوگانا شب معراج

ہر ایک نبی بلکہ سب افلاک کے قدسی
پڑھتے تھے شہنشاہ کا خطبہ شب معراج

جان دو جہاں رفعت سرکار پہ قرباں
کہتا تھا یہ بڑھ بڑھ کے رفعنا شب معراج

مدت سے جو ارمان تھا وہ آج نکالا
حوروں نے کیا خوب نظارہ شب معراج

آراستہ ہو خلد مؤدب ہوں فرشتے
یوں ہاتف غیبی نے پکارا شب معراج

پیہم چلی آتی تھیں دعاؤں کی صدائیں
ہر رات نبی کی ہو خدایا شب معراج

تھی راستہ بھر اُنپہ درودوں کی نچھاور
باندھا گیا تسلیم کا سہرا شب معراج

دولھا تھے محمد تو براتی تھے فرشتے
اس شان سے پہنچے مرے مولیٰ شب معراج

اللہ کی رحمت سے وہ مہکا گل وحدت
خوشبو سے بسا عالم بالا شب معراج

روشن ہوئے سب ارض و سما نور سے اسکے
جب ماہ عرب عرش پہ چمکا شب معراج

تھا چرخ چہارم پہ کوئی طور کے اوپر
سرکار گئے عرش سے بالا شب معراج

جب پہنچے مقام فتدلیٰ پہ محمد
خالق سے رہا کچھ بھی نہ پردہ شب معراج

اے صل علیٰ بزم تدلیٰ میں پہنچکر
اس ذات میں گم ہو گئے آقا شب معراج

Marfat.com

ممکن ہی نہیں عقلِ دو عالم کی رسائی
عرش و ملک و ارض و سما جنت و دوزخ
تفصیل سے کی سیر مگر اس پہ یہ طرہ
زنجیرِ در پاک کی ہلتی ہوئی پائی
اے ماہِ مدینہ تری تنویر کے قرباں
لو عاصیو وہ تم کو وہاں پر بھی نہ بھولے
اے موسیٰ مژدہ کہ وہ اللہ سے لائے
بھیجو نگاہیں امت کو تری خلد میں پہلے

ق

ایسا دیا اللہ نے رتبہ شبِ معراج
اُس شاہ نے ہر چیز کو دیکھا شبِ معراج
ایک پل میں یہ طے ہو گیا رستہ شبِ معراج
اور گرم تھا وہ بسترِ اعلیٰ شبِ معراج
چمکا دیا امت کا نصیبہ شبِ معراج
کاٹا گیا عصیاں کا سیا شبِ معراج
بخشائش امت کا بنا لہ شبِ معراج
حق نے کیا محبوب سے وعدہ شبِ معراج

اُس میں سے جمیل رضوی کو بھی عطا ہو
رحمت کا بٹا خاص جو حصہ شبِ معراج

ذکرِ حضورِ پاک ہے میرے لیے غذائے روح
قلب کا چین اسی سے ہے کیسے نہ ہو دوائے روح
ایسا مجھے کرے خدا یادِ حضور میں فنا
ہر رگ و پے میں عشقِ شاہ میرے رہے بجائے روح
مدحتِ شاہِ دیں کا نور ہر رگ و پے میں ہے ضرور
قبر میں تھی جو تیرگی پھیل گئی ضیائے روح
طیبہ پہ ہے ادھر نظر جو رہا اشتیاق اُدھر
دیکھیے بعد انتقال کو کسی سمت جائے روح
کر لو قبول یا نبی عرض جمیل قادری
جبکہ جدا ہو جسم سے طیبہ میں گھر بنائے روح

روشن ہے دو عالم میں مہ روئے محمد
تاباں ہے ہر اک شے میں رخِ پاک کا جلوہ
ظاہر یہ ہوا آیہ اللہ نور کی
جب نائبِ محبوبِ خدا آپ ہی ٹھہرے
کعبے کی طرف کوئی نہ سر اپنا جھکاتا

ہر گل سے چلی آتی ہے خوشبوئے محمد
ہے قوت حق طاقت بازوئے محمد
پھر کیوں نہ ہو ہر چیز پہ قابو ئے محمد
جھکتا نہ اگر وہ سوئے ابروئے محمد

Marfat.com

مخلوق ہے جویائے رضامندیٔ خالق — اللہ تعالیٰ ہے رضا جوئے محمد
دیتی ہے دعاؤں سے تو ایذاؤں کا بدلہ — کیا خوب ہی عادت تری اے خوئے محمد
جب حشر میں کوئی بھی کریگا نہ شفارش — گھبرائے ہوئے آئینگے سب سوئے محمد
سب منتظر رحمت معبود ہیں لیکن — ہے داور محشر کی نظر سوئے محمد
اُن پر نہ پڑیں کس لیے عالم کی نگاہیں — ہے داور محشر کی نظر سوئے محمد
برسے گی شفاعت کی بھرن امت عاصی پر — جسوقت کھلے حشر میں گیسوئے محمد
مرجاؤں مدینے کے بیاباں میں الٰہی — ہو نعش مری اور سگ کوئے محمد
تاریکیٔ مرقد سے جو گھبرائے دل زار — پر نور بنائیں اُسے گیسوئے محمد
جنت تو سنا بیگی چلو میری طرف کو — اور میں یہ کہونگا کہ نہیں سوئے محمد

تب جان میں جان آئے جمیل رضوی کے
سگ اپنا بنائیں جو سگ کوئے محمد

ہر شے میں ہے نور رخ تابان محمد — ہر پھول میں خوشبوئے گلستان محمد
اللہ نے محبوب کو بے مثل بنایا — ممکن ہی نہیں ہو کوئی ہم شان محمد
مخلوق کو معلوم ہو کیا اُن کی حقیقت — رب عزوجل جانتا ہے شان محمد
آسکتا ہے کب ہم سے گنواروں کو ادب وہ — جیسا کہ ادب کرتے تھے یاران محمد
سینہ ہے وہی جس میں نبی کی ہو محبت — ہے آنکھ وہی جو کہ ہے جویان محمد
وہ دل ہی نہیں جو نہ جھکے سوئے مدینہ — وہ سر ہی نہیں جو نہ ہو قربان محمد
اعدا کی شقاوت کہ ہوئے آپ کے منکر — اور سنگ و شجر تابع فرمان محمد
محبوب خدا حاکم مخلوق الٰہی — مخلوق خدا تابع فرمان محمد
تفسیر نے لَوْلَاکَ لَمَا کی یہ پکارا — وہ کون ہے جس پر نہیں احسان محمد
رہتا ہے فلک جس کے طوافوں میں شب و روز — واللہ وہ ہے گنبد ایوان محمد
عشاق سمجھتے ہیں اُسے گلشن جنت — کہتے ہیں جسے لوگ بیابان محمد
چلتا ہے جو زائر تو یہ کہتے ہیں فرشتے — دیکھو وہ چلا آتا ہے مہمان محمد
شیروں پہ شرف رکھتے ہیں دربار کے کتے — شاہوں سے بھی بڑھکر ہیں گدایان محمد
لاشہ مرا طیبہ کے بیاباں میں پڑا ہو — اور روح بنے بلبل بستان محمد

کیا پوچھتے ہو مجھ سے نکیرین لحد میں
تو دیکھ لو دل چیر کے ارمان محمد

ٹکراؤں گا سر تختۂ مرقد سے لحد میں
یاد آئے گا جس وقت بیابان محمد

کیوں ان کے غلاموں کو ہو ڈر حشر و لحد کا
ہاتھوں میں ہیں تھامے ہوئے دامان محمد

قیدی کو چھڑا دیتا ہے اک آن کا اشارہ
مجرم کو چھپا لیتے ہیں دامان محمد

یارب یہ تمنا ہے کہ تا حشر کہیں پر
چھوٹے نہ مرے ہاتھ سے دامان محمد

پہلے ہی خدا حکم قیامت میں یہ دیگا
جنت میں چلے جائیں گدایان محمد

ہم جائیں گے فردوس میں رضواں سے یہ کہکر
روکو نہ ہمیں ہم ہیں غلامان محمد

توصیف و ثنا تجھے جمیل رضوی کیا
جب صانع مطلق ہے ثناخوان محمد

آنکھوں کا تارا نام محمد
دل کا اجالا نام محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ اکبر رب العلا نے
ہر شے پہ لکھا نام محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں یوں تو کثرت سے نام لیکن
سب سے ہے پیارا نام محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

دولت جو چاہو دونوں جہاں کی
کر لو وظیفہ نام محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

شیدا نہ کیوں ہوں اُس پر مسلماں
رب کو ہے پیارا نام محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ والا دم میں بنا دے
اللہ والا نام محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

صل علی کا سہرہ سجا کر
دولھا بنا یا نام محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

نوح و خلیل و موسیٰ و عیسیٰ
سب کا ہے آقا نام محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

سارے چمن میں لاکھوں گلابیں
گل ہے ہزارا نام محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

پائیں مرادیں دونوں جہانیں
جس نے پکارا نام محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

مومن کو کیوں ہو خطرہ کہیں پر
دل پر ہے کندہ نام محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

رکھو لحد میں جس دم عزیزو
مجھکو سنانا نام محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

پڑھتی درودیں دور و نزدیک حوریں
لاشہ جو لے گا نام محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

روز قیامت میزان و پل پر
دے گا سہارا نام محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

پوچھے گا مولیٰ لایا ہے کیا کیا
میں یہ کہوں گا نام محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

عمر کی گھٹائیں چھائی ہیں سر پر
کر دے اشارہ نام محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

رنج والم میں بھی نام لیوا — کردے اشارہ نام محمد — صلی اللہ علیہ وسلم
بیڑا تباہی میں آگیا ہے — دیدے سہارا نام محمد — صلی اللہ علیہ وسلم
زخمی جگر پہ مجروح دل پر — مرہم لگا جا نام محمد — صلی اللہ علیہ وسلم
دل میں عداوت خرکے بھری ہے — نیکی نہ نیکا نام محمد — صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے رضا کے قربان جاؤں — جس نے سکھایا نام محمد — صلی اللہ علیہ وسلم
آنکھوں میں آکر دل میں سما کر — زینت رچا جا نام محمد — صلی اللہ علیہ وسلم

اے جمیل رضوی کے دل میں
آجا سما جا نام محمد

دل کہتا ہے ہر وقت صفت انکی لکھا کر — کہتی ہے زباں نعت محمد کی پڑھا کر
اس محفل میلاد میں اے بندۂ سرکار — جب آئے ورود اس شہ عالم پہ پڑھا کر
خالی کبھی پھیرا نہیں اپنے گدا کو — اے سائلو مانگو تو ذرا منھ اٹھا کر
خود اپنے بھکاری کی بھرا کرتے ہیں جھولی — خود کہتے ہیں یارب مرے منگتا کا بھلا کر
اعدا سے جفا پر ہو جفا اور یہ دعا دیں — یارب انھیں ایمان کی دولت عطا کر
لفظا بدا طوار سے پڑھوا تے ہیں کلمہ — اک چاشنی لذت دیدار چکھا کر
اے ابر کرم بارش رحمت تری ہو جائے — ہو جائیں گنہگار ابھی پاک ذرا کر
کیا دور ہے سرکار مدینہ کے کرم سے — تھوڑی سی جگہ دیں ہمیں طیبہ میں بلا کر
گر مند میں مرتا ہے کوئی عاشق صادق — لیجاتے ہیں طیبہ میں ملک اسکو اٹھا کر
بہکاتا ہے یوں نفس کہ گھر چھوڑ نہ اپنا — ایمان یہ کہتا ہے مدینے میں رہا کر
اے باد صبا اتنا کرم بہر خدا کر — لیجا تو مدینے کو مری خاک اڑا کر
جو خلد نہ چاہیں گے مدینے کے عوض میں — لیجائیں گے رضوان انھیں جنت میں سجا کر
ہوگا نہ اثر ہم پہ کہ ہم عید میں ہیں — ہاں آتش دوزخ ہمیں دیکھے تو جلا کر
کیا مہر قیامت ہمیں دکھلائے گا تیری — سرکار رکھیں گے ہمیں دامن میں چھپا کر
مجرم سہی بدکار سہی پر ہے یقیں یہ — ہم خلد میں جائیں گے کہ مولی نے کہا کر
ہے نازوں کی پالی ہوئی یہ امت عاصی — مولی یہ کہیں گے کہ رہا اس کو خدا کر
سب حشر میں اللہ نبی سے یہ کہے گا — محبوب جسے چاہے تو دوزخ سے رہا کر

Marfat.com

ہو کون وہ دولت جو نہ دی ان کو خدا نے
وہ کونسی شے ہے جو رکھی اُن سے چھپا کر

مختار بنا کر انھیں فرمایا خدا نے
جو چاہے نہ دے اور جسے چاہے عطا کر

یہ عزت و رفعت کہ ہر اک شے پہ خدا نے
نام اپنا لکھا نام سے ہے اپنے ملا کر

اللہ نے دی تیرے غلاموں کو یہ قوت
مردوں کو جلا دیتے ہیں لب اپنے ہلا کر

عالم کی خبر رکھتے ہیں گو وہ تو عجب کیا
بھیجا ہے خدا نے انھیں ہر علم سکھا کر

تعلیم دی اک نام کو جبریل امیں نے
عالم کیا اللہ نے خود ان کو پڑھا کر

آجا نا مدد کے لیے اے ماہ مدینہ
احباب چلیں قبر میں جب مجھکو سلا کر

اک جام سے عشق کا بندہ کو پلا کر
یا شاہ عرب اپنی محبت میں فنا کر

یہ حکم ملا روح امیں کو شب معراج
جبریل ابھی لامرے پیارے کو بلا کر

حاضر درِ اقدس پہ ہوئے روح معظم
اور عرض یہ کی رحمت عالم سے جھکا کر

حاضر ہے براق اور ہے طالب کا تقاضا
ہے حکم کہ لاؤ مرے محبوب کو جا کر

دولھا بنے تیار ہوئے صاحب معراج
اور لے چلے جبریل سواری کو سجا کر

سدرہ پہ پھکے باز دے جبریل تو آگے
رفرف نے انھیں چھوڑ دیا عرش پہ لا کر

تنہائی سے خائف ہوئے جب شاہ عرب
تسکین دی صدیق کی آواز سنا کر

پھر عرش سے یار اپنے قریں ان کو بلایا
سب کچھ دیا محبوب کو دیدار دکھا کر

محبوب نے کی عرض کہ ہوئے مری امت
تو آج کی شب نار جہنم سے رہا کر

جانِ دو جہاں رحمت عالم پہ ہو قرباں
آیا شب معراج غلاموں کو چھڑا کر

وہ روز جمیل رضوی کو ہو میسّر
کچھ نعت پڑھے روضۂ پُر نور پہ آکر

اُس کوکب ہو گل و گلزار عزیز
ہیں مدینے کے جسے خار عزیز

ہو چمن تجھکو مبارک بلبل
تجھکو طیبہ کا ہے گلزار عزیز

اے طیبہ نہ کر دے میرا علاج
تجھکو ہے عشق کا آزار عزیز

بار بار آتے تھے سدرہ کی میں
کہ ہے ان کو در سرکار عزیز

کیسی تقدیر کہ اللہ کو ہے
امت احمد مختار عزیز

نیچری رافضی و وہابی
سنیوں کو نہیں زنہار عزیز

Marfat.com

یہ ہیں سب دشمن اللہ و رسول
کیسے رکھے انہیں دیندار عزیز

اہلسنت کو ہے جنت مرغوب
اور بدمذہبوں کو نار عزیز

حور کیا دیکھوں جمیل رضوی
مجھکو ہے شاہ کا دیدار عزیز

رکھتا ہے جو غوث اعظم سے نیاز
ہوتا ہی خوش اس سے مولے بے نیاز

ہونگی آساں ساری تیری مشکلیں
صدق دل سے غوث کی کر دے نیاز

ہے فضیلت گیارہویں تاریخ میں
اسلیے افضل ہی اسمیں دے نیاز

ساز و ساماں کی نہیں تخصیص کچھ
جو میسر ہو اسی پر دے نیاز

ہاں ادب تعظیم لازم ہے ضرور
بے ادب ہرگز نہ کھائے یہ نیاز

ہیں جو بدمذہب وہابی رافضی
ہے حرام انکو اگر کچھ دے نیاز

کاندوی بھی بے ادب گمراہ ہے
ہے حرام اسکو اگر کچھ دے نیاز

اے جمیل قادری ہشیار باش
عمر بھر چھوٹے نہ یہ تجھ سے نیاز

مجھکو پہنچا دے خدا احمد مختار کے پاس
حال دل عرض کروں سید ابرار کے پاس

جسکو دیکھو وہ اسی در پہ چلا آتا ہے
بھیڑ ہے شاہ و گدا کی در سرکار کے پاس

بے طلب جسکو جو چاہیں وہ عطا کرتے ہیں
سب خزانے ہیں مرے مالک و مختار کے پاس

دولت و فضل و کرم نعمت و جاہ و اقبال
کونسی چیز نہیں ہے مرے سرکار کے پاس

بادشاہان جہاں دست نگر ہیں ان کے
ہاتھ پھیلائے کھڑے رہتے ہیں دربار کے پاس

یہ محبت ہے کہ آواز اغثنی سنکر
دوڑے آتے ہیں وہ ہر ایک گرفتار کے پاس

دل پہ کندہ ہے ترا اسم گرامی شاہا
زہد و طاعت سے نہیں کچھ بھی گنہگار کے پاس

یا خدا حشر ہے یا عید ہے مشتاقوں کی
کہ چلے آتے ہیں وہ طالب دیدار کے پاس

یا رسول عربی میری شفاعت کرنا
پیش اعمال ہوں جب واحد قہار کے پاس

دیکھکر روضۂ پر نور کو ایسا تڑپوں
دم نکلجائے مرا آپکی دیوار کے پاس

ہے شہیدی کی طرح عرض جمیل رضوی
میری تربت بھی بنے آپکی دیوار کے پاس

Marfat.com

ہے یہ جو کچھ بھی جہاں کی رونق
یا نبی سب ہے تمھاری رونق

عرش و کرسی ہے تمھیں سے روشن
فرش پر بھی ہے تمھاری رونق

دیکھیں طیبہ کو تو رضواں کہدیں
ہم نے دیکھی نہیں ایسی رونق

خلد و افلاک مزین ہیں سبھی
پر ہے طیبہ کی نرالی رونق

مسکرا دیجیے یا شاہ کہ ہو
دو جہاں میں ابھی دونی رونق

حور و غلماں ملک و جن و بشر
ہے یہ سب آپکے دم کی رونق

تم نہیں تھے تو نہیں تھا کچھ بھی
تم نہ ہوتے تو نہ ہوتی رونق

میں ہوں محبوب خدا کا مداح
میری تربت پہ بھی ہوگی رونق

ایک دن چل کے جمیل رضوی
دیکھیے اُن کی گلی کی رونق

جان و دل سے تمپہ میری جان قرباں غوث پاک
ہے سلامت تمسے میرا دین و ایماں غوث پاک

میں ترا ادنیٰ بھکاری تو مرا سلطان ہے
ہے قسم حق کی یہ میرا دین و ایماں غوث پاک

میں ترا مملوک تو مالک میں بندہ تو ہے شاہ
تو سلیماں اور میں مور سلیماں غوث پاک

سجدہ گاہ اولیائے دہر ہے نقش قدم
اور تری نعل مقدس تاج شاہاں غوث پاک

اولیا ہیں سب سلاطین ہم رعایا و غلام
اولیا سب ہیں رعیت اور سلطاں غوث پاک

ہاتھ خالی روسیہ عاصی یہ سب کچھ ہوں مگر
نام ہے تیرا مرے سینے میں پنہاں غوث پاک

آپکی چشم کرم کا اک اشارہ ہو اگر
دو جہاں کی مشکلیں ہو جائیں آساں غوث پاک

ناز قسمت پر کروں پاؤں جہاں کی سروری
تیری چوکھٹ کا اگر بنجاؤں درباں غوث پاک

کب بلائیں اپنے در پر کب رخ انور دکھائیں
کب نکالیں دیکھو میرے دل کا ارماں غوث پاک

میری آنکھیں تیرا گنبد تیری چوکھٹ میرا سر
میرا لاشہ اور ہو تیرا بیاباں غوث پاک

زندگی میں نزع میں مرقد میں حشر و نشر میں
ہر جگہ ہیں اپنے بندوں کے نگہباں غوث پاک

آپکا نام مقدس میرے دل پر نقش ہے
میری بخشش کیلیے کافی ہے ساماں غوث پاک

ہم بھی عصیاں لے کے جائیں گے بدلنے کیلیے
حشر میں کھولیں گے جب رحمت کی دکاں غوث پاک

کوئی پوچھے یا نہ پوچھے بات کچھ خطرہ نہیں
حشر میں ہیں ہم گنہگاروں کے پرساں غوث پاک

پرسش اعمال کا ہے وقت مولے المدد
نام لیووں کو چھپا لو زیر داماں غوث پاک

Marfat.com

بھیجا تو نے ہی معین الدین چشتی کو یہاں
ہند میں تیرے سبب سے ہیں مسلماں غوث پاک

تیرے ہوتے سانے آئے یوں مسلمانوں میں ضعف
المدد یا عبد قادر شاہ جیلاں غوث پاک

کالے کالے کفر کے بادل امنڈ کر آئے ہیں
المدد یا قطب عالم شاہ جیلاں غوث پاک

لٹ رہا ہے قافلہ بغداد والے نے خبر
المدد محبوب سبحاں شاہ جیلاں غوث پاک

ظالموں نے ظلم سے بندوں کو کر ڈالا ہلاک
المدد بغداد والے شاہ جیلاں غوث پاک

ہے کدھر آ دیکھ تو بندوں کی کیا حالت ہوئی
اے مرے بغداد والے شاہ جیلاں غوث پاک

لاج والے سینوں کی لاج تیرے ہاتھ ہے
قادری منزل کے دولھا شاہ جیلاں غوث پاک

ہو رضا پر لطف تیرا ہم پہ اُن کا لطف ہو
آنکھ واں ہمیہ اُنیر تیرا واں غوث پاک

کیجیے امداد عزت دو جہاں کی دیجیے
ہے جمیل قادری ادنیٰ ثنا خواں غوث پاک

کیا لکھوں عز و علائے غوث پاک
ہو نہیں سکتی ثنائے غوث پاک

شاہ کر دے چور کو اک آن میں
میں فدا تجھ پر عطائے غوث پاک

اُس کے قدموں میں سلاطیں سر جھکائیں
اپنے سر پر ہے جو پائے غوث پاک

سب کے پھیلے ہاتھ اُس کے سامنے
ہو گئی جس پر عطائے غوث پاک

یا خدا بہر شہید کربلا
ہو ترقی پر ولائے غوث پاک

کیا عجب ہم بیکسوں کو خواب میں
چہرۂ انور دکھائے غوث پاک

قبر سے اٹھوں تو اے رب کریم
میرا سر ہو اور پائے غوث پاک

غوث اعظم ہیں غلاموں کے لیے
ہم بھکاری ہیں برائے غوث پاک

کاش ہم سے رو سیاہوں کو کبھی
اپنے روضہ پر بلائے غوث پاک

کیجیے اُس کو مہر محشر کیا ستائے
لا تخف جس کو سنائے غوث پاک

دیکھنا ہم قادریوں پر کرم
حشر میں جو وقت آئے غوث پاک

منکر بد دیں کو دوزخ ہو نصیب
قادری زیر لوائے غوث پاک

قادری دولھا کا دامن حشر میں
ہاتھ میں ہو اے خدائے غوث پاک

ناز ہے گر زاہدوں کو زہد پر
ہم کو کافی ہے دعائے غوث پاک

نام لیووں کی تمنا ہے یہی
تیرے در پر موت آئے غوث پاک

پوچھتے کیا ہو فرشتو قبر میں
مجھکو کہتے ہیں گدائے غوث پاک

ہم پہ برسا دے خدا کے واسطے
اک بھرن ابر سخائے غوث پاک

کھولدے للہ مشکل کی گرہ
میں فدا بند قبائے غوث پاک

کس طرح وہ راہ بھٹکے دہر میں
راہ حق جسکو دکھائے غوث پاک

کیوں نہ ہو محبوب سبحانی لقب
ہے پسند حق ادائے غوث پاک

اس رضا کا ہے جمیل قادری
ہے رضا جس کی رضائے غوث پاک

شکر تیرا ہو سکے کس طرح رحمن رسول
مجھ سے عاصی کو کیا تو نے ثنا خوان رسول

یا الٰہی عشق مولیٰ میں مجھے ایسا گما
تا ابد نکلے نہ میرے دل سے ارمان رسول

امر انکا امر رب ہے نہی اُن کی نہی رب
وہ ہے فرمان الٰہی جو ہے فرمان رسول

دو جہاں میں آفتاب ہاشمی کی ہے ضیا
آئینہ ہیں ہر دو عالم پیش چشمان رسول

ہیں ملک روضے پہ حاضر داب شاہی کیلیے
ورنہ خود مولیٰ تعالیٰ ہے نگہبان رسول

بھول جائے باغ و گل کو چھوڑ دے سیر چمن
عندلیب زار گر دیکھے بیابان رسول

اُن کے در سے بھیک پاتے ہیں سلاطین جہاں
بادشاہان زمانہ ہیں گدایان رسول

ایک ہم ہیں جو فراق و ہجر میں تڑپا کریں
ایک وہ ہیں جو بنے قسمت سے دربان رسول

چلدیے جو روضۂ شہ کی زیارت کیلیے
ہو گئے گھر سے نکلتے ہی وہ مہمان رسول

ہے بیابان مدینہ جان اہل خلد کی
آبروئے جنت الماویٰ گلستان رسول

سَوْفَ یُعْطِیْکَ فَتَرْضٰی مہر ہے اس بات پر
خلد میں بے شبہ جائیں گے گدایان رسول

اس طرح آئیں گے اُنکے نام لیوا حشر میں
لب پہ ہوگا نام حق ہاتھوں میں دامان رسول

یا الٰہی آفتاب حشر جب تیزی دکھائے
سایہ گستر ہو گنہگاروں پہ دامان رسول

کربلا والوں کا صدقہ شاہ جیلاں کا طفیل
عاصیوں کے جرم دھو دے چشم گریان رسول

اُنکے قدموں پر کیے قربان اپنی جان و مال
آفریں صد آفریں اے جان نثاران رسول

منکران مجلس میلاد سے کہدے کوئی
محفل اقدس میں آکر دیکھ لیں شان رسول

جس طرح واصف ہے دنیا میں جمیل قادری
حشر میں بھی ہو یوہیں یارب ثنا خوان رسول

Marfat.com

ایسی قدرت نے تری صورت سنواری یا رسول
دونوں عالم کو ہوئی یہ شکل پیاری یا رسول

ہے چمک تیرے در دندان میں جیسی یا نبی
موتیوں میں کب ہے ایسی آبداری یا رسول

اے تری رفعت کہ تیرے رب نے کی تجھکو عطا
تاجداران جہاں کی تاجداری یا رسول

ہے کہاں مادر کو الفت اسقدر فرزند سے
تجھکو ہے امت کی جتنی پاسداری یا رسول

خواب غفلت میں پڑے دن رات ہم سوتے رہے
تم نے کی غم میں ہماری اشکباری یا رسول

رات کاٹی ہم نے سو کر دن گزارا لہو میں
تم نے روتے روتے ساری شب گزاری یا رسول

وقت پیدائش شب معراج مرقد میں کہیں
تم نے امت کی نہ چھوڑی غمگساری یا رسول

عاصیوں کی ملحدوں کی مشرک و کفار کی
تم نے کی دنیا میں سب کی پردہ داری یا رسول

حق کے پیارے آپ اور امت ہے پیاری آپکو
اسلیے حق کو ہوئی امت بھی پیاری یا رسول

ایک قطرہ ہو عطا جام مئے عرفان سے
دور ہو دل سے مرے غفلت شعاری یا رسول

اس کو کہتے ہیں محبت حیدر کرار نے
تیرے سونے پر نماز عصر واری یا رسول

زندگی بھر بعد مردن روز محشر تک رہے
تیرے در سے مجھکو حاصل ہمکناری یا رسول

شان رحمت جوش پر آئی چھڑایا قید سے
بیکلی کیساتھ جب ہرنی پکاری یا رسول

کوئی بھی دنیا و عقبیٰ میں نہیں پرسان حال
آس ہے ہم عاصیوں کو بس تمھاری یا رسول

ہر مصیبت سے بچایا تیرے نام پاک نے
تیری رحمت نے مری حالت سنواری یا رسول

گر خدا چاہے تو اٹھ جائیگا پردہ قبر سے
مر کے بھی دیکھا کرونگا شکل پیاری یا رسول

کعبۂ دل میں مدینہ اور مدینہ میں ہو تم
میرے سینے میں بھی ہے تربت تمھاری یا رسول

اسلیے عشاق کے سینوں میں ہو تم جلوہ گر
سر جھکا کر دیکھ لیں صورت تمھاری یا رسول

یا حبیب اللہ یا غوث الوریٰ جس دم کہا
نجدیوں کے لگ گئی دل پر کٹاری یا رسول

پڑتی ہے دنیا میں لعنت حشر میں نار جحیم
دونوں عالم میں وہابی کی ہے خواری یا رسول

ہے فقط اتنی تمنائے جمیل قادری
ہو تری خالص محبت دل میں ساری یا رسول

دل میں ہو میرے جائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سر میں رہے سودائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فرش کی زینت رونق جنت باعث خلقت مظہر وحدت
عرش کی عزت پائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

طور پہ پہنچے حضرت موسیٰ چوتھے فلک پر حضرت عیسیٰ
عرش معلیٰ جائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

قبلۂ کعبہ روضۂ الاعرش سے اعلیٰ قمر معنی
جان جناں صبحائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جن ملائک حور و غلماں سب ہیں نام پر انکے فدا
کون نہیں جو یائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حق نے انھیں بمثل بنایا پڑتا نہیں پرتو کبھی سایہ
نور رخ اعضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جبکہ فرشتے قبر میں آئیں ذکر سوال کا لب پر لائیں
میں یہ کہوں شیدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نزع میں تھا بیمار محبت یاد جو آئی انکی صورت
برسر بالیں آئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تاج فضیلتی سر پر رکھکر حق نے کہا کہ روز محشر
چاہے جسے بخشائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قبر سے جسدم سر کو اٹھاؤں ساری امتوں میں نکی پاؤں
دیکھوں رخ زیبائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اہل معاصی پائیں خلاصی دفتر بد و عود ہیں عاصی
جوش پہ کرم دریائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جب گھر اپنے عاصی ڈر کر رحمت حق پہ کبھی نظر کر
چین کریں شیدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خوف کو کر کیفر و روز جزا کا دل میں جما کر زناد خدا کا
ورد کرو دا سمائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سنکے نبی کا ذکر و ولادت دیکھکے انکی رفعت و شوکت
خاک ہوئے اعدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہے یہ دعائے جمیل مضطر حشر کے دن آؤ اور محشر
سر بسر و ما اور پائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جائے صبا تو کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
لائے شمامہ خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چاک ہی ہے سے اپنا سینہ دلمیں بسا ہو مدینہ
چشم کی ہے سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حشر کا خوف ہے سر پہ غالب سب ہیں پریشان طرب
حق کی نظر ہے سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تشنہ دہان و غم تو تھیں کیا ابر مراد ہیں جھکے ہوئے
لودہ کھلے گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رنگ اڑا انکا باغ جہاں میں انکی مہک ہے خلد و جناں میں
سب ہیں لبی خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شمس و قمر میں ارض و فلک میں حسن و بشر میں نور و ملک میں
عکس فگن ہیں روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مشک و گلاب و عود و عنبر خاک میں ذرات سے اوپر
پاؤں اگر ہیں بوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہو نہ کبھی تاریکی نمایاں ایسا ہلال عید ہو تاباں
دیکھے اگر ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سیف بدر و جنگ احد و آسماں ہو غزوات میں فتح نمایاں
اے تری شوکت ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دین کے دشمن انکو ستائیں دیں پہ ہمیشہ انکو دعائیں
سب سے نرالی خوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہو نہ جمیل قادری مضطر ہاتھ اٹھا کر حق سے دعا کر
مجھکو دکھائے کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اے شہنشاہ مدینہ الصلوٰۃ والسلام
زینت عرش معلّٰی الصلوٰۃ والسلام

ربّ ہب لی اُمّتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے
حق نے فرمایا کہ بخشا الصلوٰۃ والسلام

دست بستہ سب فرشتے پڑھتے ہیں اپنے درود
کیوں نہ ہو پھر ورد اپنا الصلوٰۃ والسلام

مومنو پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام

بت شکن آیا یہ کہکر سر کے بل بت گر گئے
جھومکر کہتا تھا کعبہ الصلوٰۃ والسلام

سر جھکا کر با ادب عشق رسول اللہ میں
کہہ رہا تھا ہر ستارہ الصلوٰۃ والسلام

غنچے چٹکے پھول مہکے چہچہائیں بلبلیں
گل کھلا باغ احد کا الصلوٰۃ والسلام

میں وہ سنی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

شہ عرش اعلیٰ سلامٌ علیکم
حبیب خدایا سلامٌ علیکم

مرے ماہ طیبہ سلامٌ علیکم
شہنشاہ بطحا سلامٌ علیکم

خبر جن کے آنیکی تھی مدتوں سے
ہو جلوہ فرما سلامٌ علیکم

جو تشریف لائے وہ سلطان عالم
تو کعبہ پکارا سلامٌ علیکم

دو عالم کا آقا و مولےٰ بنا کر
تمھیں حق نے بھیجا سلامٌ علیکم

یہ آواز ہر سمت سے آرہی ہے
شہ دین و دنیا سلامٌ علیکم

تمنا ہے اپنی مدینے پہنچکر
کہوں پیش روضہ سلامٌ علیکم

دعا ہے کہ جب وقت ہو جانکنی کا
ہو لب پر وظیفہ سلامٌ علیکم

جمیل اپنے آقا شفیع الامم پر
پڑھے جا ہمیشہ سلامٌ علیکم

ترے جد کی ہے بارہویں غوث اعظم
ملی ہے تجھے گیارہویں غوث اعظم

کوئی ان کے رتبہ کو کیا جانتا ہے
محمد کے ہیں جانشیں غوث اعظم

تو ہے نور و آئینہ مصطفائی
نہیں تجھ سا کوئی حسیں غوث اعظم

ہوئے اولیا ذی شرف گرچہ لاکھوں
مگر سب سے ہیں بہتریں غوث اعظم

جہاں اولیا کرتے ہیں جبہ سائی
وہ بغداد کی ہے زمیں غوث اعظم

ترے روضۂ پاک کے دیکھنے کو
تڑپتا ہے قلب حزیں غوث اعظم

Marfat.com

مجھے بھی بلا لو خدارا کہ میں بھی
گھسوں آستاں پر حسیں غوث اعظم

مرے قلب کا حال کیا پوچھتے ہو
یہ دل ہے مکاں اور مکیں غوث اعظم

جو اہلِ نظر ہیں وہی جانتے ہیں
کہ ہر دم ہیں سے قریں غوث اعظم

ہماری بھی لِلّٰہ بگڑی بنا دو
علاموں کے تم ہو معیں غوث اعظم

ہیں گھیرے ہوئے چار جانب سے دشمن
خدارا ابھی میرا دیں غوث اعظم

چھپالے مجھے اپنے دامن کے نیچے
کہ غم کی گھٹائیں اُٹھیں غوث اعظم

وہ ہے کونسا اُن کے در کا بھکاری
مدد گار جس کے نہیں غوث اعظم

حسین و حسن کی تو آنکھوں کا تارا
وہ خاتم ہیں اور تو نگیں غوث اعظم

حکومت تری نافذہ ہے کہ حق نے
تجھے دی ہے فتح مبیں غوث اعظم

تجھے سب نے جانا تجھے سب نے مانا
تری سب میں دھومیں مچیں غوث اعظم

تو وہ ہے ترے پاک تلوے کے آگے
جھکی گردنیں جھک گئیں غوث اعظم

نہ تھے اولیا مطلقاً جس سے واقف
تجھے تھیں وہ ساری یقیں غوث اعظم

تری ذات سے اے شریعت کے حامی
طریقت کی رمزیں کھلیں غوث اعظم

شریعت طریقت کے ہر سلسلے میں
ہیں تیری ہی نہریں بہیں غوث اعظم

سلاسل کی سب منزلوں میں ہے پھیلی
تری روشنی یا لیقیں غوث اعظم

غم و رنج میں نام تیرا لیا جب
تو کلیاں دلوں کی کھلیں غوث اعظم

کرم اگر کرو میرے مدفن میں آؤ
تو ہو قبر خلد بریں غوث اعظم

الٰہی ترا کلمۂ پاک مجھ کو
سکھائیں دم واپسیں غوث اعظم

بسوئے جمیل از نگاہ عنایت
ہمیں غوث اعظم ہمیں غوث اعظم

ہے دل کو تری جستجو غوث اعظم
زباں پر تری گفتگو غوث اعظم

ترا ذکر گلشن میں بلبل کے لب پر
گلوں میں ترا رنگ و بو غوث اعظم

نظر میں کوئی خوبرو کیا سمائے
بسا میری آنکھوں میں تو غوث اعظم

ہیں سورج اگر مصطفےٰ چاند ہے تو
ہیں جلوے ترے چار سو غوث اعظم

لگا زخم تیغ معاصی کا دل پر
تو رحمت سے کر دے رفو غوث اعظم

مدد کر میں ہوں ناتواں اور تنہا
ہیں اعدا بہت جنگجو غوث اعظم

قوی کر قوی مجھکو دے ایسی قوت
کہ ہو سرنگوں ہر عدو غوث اعظم

عمل پوچھے جاتے ہیں مجھ سے لحد میں
ترے ہاتھ ہے آبرو غوث اعظم

طفیل حسین و حسن لاج رکھ لے
ترے ہاتھ ہے آبرو غوث اعظم

حساب و کتاب اور مرا ہاتھ خالی
تو آجا مرے روبرو غوث اعظم

نہ مجھ سا کوئی تیرہ دل پر معاصی
نہ تجھ سا کوئی ماہرو غوث اعظم

نکیرین اب مجھ سے جو چاہو پوچھو
کہ آئے مرے روبرو غوث اعظم

خدا جانے کیا حال ہوتا ہمارا
نہ ہوتا اگر سر پہ تو غوث اعظم

بچالے غلاموں کو بہر پیمبر
چلی کفر و بدعت کی لو غوث اعظم

خدا کی قسم میرے دل میں بھری ہے
تری دید کی آرزو غوث اعظم

ملیں اب تو انعداد کی مجھکو گلیاں
میں کب تک پھروں کو بکو غوث اعظم

جمیل اپنے مرشد کے قربان جاؤں
کہ وہ گل ہیں اور انمیں بو غوث اعظم

نہیں میرے اچھے عمل غوث اعظم
مگر تم پہ رکھتا ہوں بل غوث الاعظم

ترا دامن پاک مجھ سے نہ چھوٹا
یہ ہے عمر کا ماحصل غوث الاعظم

حسین و حسن پھول باغ نبی کے
اسی باغ کا تو ہے پھل غوث الاعظم

ہے قول خضر یہ کہ سب اولیا میں
نہیں تیرا کوئی بدل غوث الاعظم

بھکاری ترے شمس و زہرہ عطارد
گدا مشتری و زحل غوث الاعظم

ترے نام کا جو بھی تعویذ باندھے
نہ ہو اس کو کوئی خلل غوث الاعظم

کیا تو نے آرام اس جاں بلب کو
وہ تھے دست و پا جسکے شل غوث الاعظم

شفاخانہ عام دربار عالی
تو شافی جملہ علل غوث الاعظم

کیا اک نگاہ کرم نے تمھاری
کوئی قطب کوئی بدل غوث الاعظم

جو دنیا میں ہوگا مدد خواہ ان سے
سنبھالیں گے کل اسکی کل غوث الاعظم

کھلا دے کلی دل کی میں تیرے صدقے
پریشان ہوں آجکل غوث الاعظم

دلاسے کو رکھ ہاتھ سینے پہ میرے
کہ دل پر ہے رنجوں کا دل غوث الاعظم

Marfat.com

ہیں مشکل کشا جد امجد تمھارے — کرو میرے عقدوں کو حل غوث الاعظم
کرم کے میں پیاسے ترے نام لیوا — کھلے آب رحمت کا نل غوث الاعظم
تری خاک در کا بنائیں جو سرمہ — تو آنکھیں ہوں میری کھل غوث الاعظم
تمنا ہے دل میں کہ بغداد پہنچوں — وہیں مجھکو آئے اجل غوث الاعظم
ترے در پہ رکھا ہوا ہو مرا سر — جب آئے پیام اجل غوث الاعظم
مجھے مشکل اپنی دکھا نا خدارا — جب آئے پیام اجل غوث الاعظم
بہار آئے جس سے ہوا وہ چلا دے — کھلے میرے دل کا کنول غوث الاعظم
ہوئی چار جانب سے اعدا کی یورش — ذرا تیغ لیکر سنبھل غوث الاعظم
کچھ ایسا ہوا تیری عزت کا شہرہ — کہ گونج اٹھے دشت و جبل غوث الاعظم
یہ فتادر کے گھر سے ملی مجھکو عزت — قضا خواب سے دی بدل غوث الاعظم
عطا دین اسلام کو ہو ترقی — مٹا سارے جھوٹے ملل غوث الاعظم

جمیل ارزو ہے کہ مجھکو بلا کر
سنیں مجھ سے خود یہ غزل غوث الاعظم

گل بوستان نبی غوث اعظم — مہ آسمان علی غوث اعظم
جسے چاہے کردے عطا سر بلندی — ملی ہے تجھے شہسری غوث اعظم
ولی ہو گیا وہ اشارے سے تیرے — سدا جس نے کی رہزنی غوث اعظم
بڑھا ہاتھ تیری طرف مفلسوں کا — نظر تیری جانب اٹھی غوث اعظم
ولی بن گئے دم میں صناق دوران — نظر تیری جب پڑ گئی غوث اعظم
ولی قطب و ابدال و اوتاد و کامل — کریں تجھ سے کیا ہمسری غوث اعظم
تو وہ گل ہے باغ حسین و حسن کا — کہ بو تیری سب میں بسی غوث اعظم
قدم کیوں نہ لیں اولیا چشم و سر پر — کہ میں والی ہر ولی غوث اعظم
خدا آپ نہ کیونکر ہو اس کی رسائی — کرے جس کی نوکر رہی غوث اعظم
تو ہے شیخ کل اور سب تیرے چیلے — ترے زیر پا ہر ولی غوث اعظم
ولایت کا ہے ملک زیر حکومت — ہی تجھکو شاہنشہی غوث اعظم
ولایت کرامت کو ہے ناز جن پر — وہ تجھ سے ہوئے ملتجی غوث اعظم

Marfat.com

ملے ہیں ترے جد امجد سے تجھکو
علوم خفی و جلی غوث اعظم

تمھیں سب ہے معلوم تم پر ہے روشن
ہوئی ہے جو حالت مری غوث اعظم

ہزاروں الم سر پہ اور میں اکیلا
مری دیکھ لو بے بسی غوث اعظم

ہے بگڑی ہوئی آجکل میری قسمت
تو چاہے تو سنبھلے ابھی غوث اعظم

بدل دے تو اچھی سے اچھے کا صدقہ
جو ہے مجھ میں خصلت بری غوث اعظم

اشارے سے تیری نگاہ کرم کے
ہزاروں کی بگڑی بنی غوث اعظم

مری جھولیاں بھی مرادوں سے بھر دے
سخی ہے تو ابن سخی غوث اعظم

پھرے دربدر کیوں بھکاری بھٹکتا
ترے گھر میں ہے کیا کمی غوث اعظم

تو خون شہیداں کے صدقے میں دھو دے
ہوئی مجھ سے جو کچھ بدی غوث اعظم

لگا دے سہارا مدد کر خدارا
تلاطم میں کشتی پھنسی غوث اعظم

ہو سرسبز شاداب باغ تمنا
رہے شاخ دل کی ہری غوث اعظم

طفیل پیمبر یہی مدعا ہے
کہ ہو سرنگوں مدعی غوث اعظم

اگر تیری امداد آئے مدد کو
مقدر کی نکلے کجی غوث اعظم

ترے ذکر میں عیش و عزت سے گزرے
جو باقی ہے کچھ زندگی غوث اعظم

خدا کے لیے ایسا بیخود بنا دے
کہ مٹ جائے ساری خودی غوث اعظم

مرے مولا آجاؤ دل میں کہ نکلے
جو ہے دل میں حسرت بھری غوث اعظم

میں سمجھوں کہ اب جان میں جان آئی
جو آئیں دم جانکنی غوث اعظم

ہوں ایمان کے ساتھ دنیا سے رخصت
یہی عرض ہے آخری غوث اعظم

سنا لا تخف تیرا فرمان عالی
غلاموں کی ڈھارس بندھی غوث اعظم

قیامت کیدن ہونگے تیری بدولت
ترے نام لیوا بری غوث اعظم

سیہ کار کی قبر میں ہے اندھیرا
تو آجا کہ ہو چاندنی غوث اعظم

ذرا کھول دے اپنا نورانی چہرہ
کہ مٹ جائے سب تیرگی غوث اعظم

اگر میرا مداد دل سے پکاریں
ہوں تشریف فرما ابھی غوث اعظم

جو لڑکی تھی قبضے میں دیو لعیں کے
ترے نام سے وہ بچی غوث اعظم

صبا دست بستہ سلام عرض کرنا
جو ملجائیں تجھکو کبھی غوث اعظم

Marfat.com

جمیلؔ اپنی جھولی کو پھیلا بھریں گے
کہ داتا ہیں تیرے سخی غوث اعظم

تری مدح خواں ہر زباں غوث اعظم
ترا نام مومن کی اماں غوث اعظم

پناہ غریباں تری ذات والا
ترا گھر ہے دارالاماں غوث اعظم

زمانہ نہ کیونکر ہو مہماں کہ تم نے
بچایا ہے رحمت کا خواں غوث اعظم

تری مجلس وعظ میں آتے اکثر
عرب سے شہ مرسلاں غوث اعظم

جسے شک ہو وہ خضر سے پوچھ دیکھے
تری محفلوں کا سماں غوث اعظم

نوے بھولکر نام بلبل چمن کا
جو دیکھے ترا گلستاں غوث اعظم

ہے بزم حسین و حسن تجھ سے روشن
تو ہے نور کا شمعداں غوث اعظم

ترے جد امجد ہیں نور الٰہی
ہے نوری ترا خاندان غوث اعظم

علوم و فیوض شہنشاہ طیبہ
ہیں سینے میں تیرے نہاں غوث اعظم

ترے سامنے حالت دل کہوں کیا
کروں زور سے کیوں فغاں غوث اعظم

تمہاری ولایت سیادت کرم کا
ہوا شور تا لامکاں غوث اعظم

ترے وعظ میں آکے شاہ عرب نے
بڑھائی ترے عز و شاں غوث اعظم

ہوئے دیکھکر تجھ کو کافر مسلماں
بنے سنگدل موم ساں غوث اعظم

قلوب خلائق تری باب جناں کی
ملی ہیں تجھے کنجیاں غوث اعظم

بخارا و اجمیر و مارہرہ کلیر
یہ سب ہیں تری نذریاں غوث اعظم

کریں جبہہ سائی جہاں تاج والے
وہ ہے آپ کا آستاں غوث اعظم

مٹائے تھے درپہ جو اپنی ہستی
رہے اس کا نام و نشاں غوث اعظم

ملے اب تو گلزار نیداد مجھکو
میں بلبل ہوں تیرے آشیاں غوث اعظم

ملیگی ہمیں تیرے دامن کے نیچے
دو عالم میں امن و اماں غوث اعظم

دو عالم میں ہے کون حامی ہمارا
یہاں غوث اعظم وہاں غوث اعظم

ذرا صدق دل سے پکارو تو انکو
ابھی جلوہ گر ہوں یہاں غوث اعظم

نہ ہو مبتلا وہ کبھی رنج و غم میں
کرے جس کو تو شادماں غوث اعظم

اگر ذکر میں تیرے گزرے تو بہتر
یہ تھوڑی سی عمر رواں غوث اعظم

Marfat.com

ملے رنج و افکار سے مجھکو مہلت
کہ ہوں آپکا مدح خواں غوث اعظم

مرے دم میں جبتک رہی دم رہو نمیں
ترے ذکر سے تر زباں غوث اعظم

دم صور مرقد سے کہتا اٹھوں گا
وہاں لیجلو ہیں جہاں غوث اعظم

ہمارے قصور و خطا بخشوا کر
دلا ہیں قصور جناں غوث اعظم

کیا مرغ سوکھی ہوئی ہڈیوں کو
یہ رکھتے ہیں تاب و تواں غوث اعظم

جمیل اب ہو سالت مقام ادب ہی
کہاں تیرا موہ اور کہاں غوث اعظم

حق کے محبوب کی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں
اپنے اس آئینہ دل کی جلا کرتے ہیں

راہ میں انکی جو زر اپنا فدا کرتے ہیں
گویا فردوس بریں مول لیا کرتے ہیں

جو شب و روز ترا نام جپا کرتے ہیں
تیرے کب انکی دعاؤں کے خطا کرتے ہیں

ہم وہ بندے ہیں کہ دن رات خطا کرتے ہیں
یہ وہ آقا ہیں کہ سب بخشدیا کرتے ہیں

وہی پاتے ہیں بہت جلد مقاصد دل کے
تیری ہی سمت جو مونہہ کرکے دعا کرتے ہیں

کر دیا اپنے خزانوں کا خدا نے مالک
بے طلب جسکو جو چاہیں وہ عطا کرتے ہیں

میں تری دین کے قربان کہ تیرے منگتا
تجھسے جو چاہتے ہیں مانگ لیا کرتے ہیں

مرحمت ہو نہ انھیں کس لیے عمر جاوید
جو قضاؤں کو ترے در پہ ادا کرتے ہیں

سننا فریاد غریبوں کی جلا نامرد ے
آپکے در کے گداؤں کے گدا کرتے ہیں

خلد دیدینا۔ فقیروں کو غنی کر دینا
آپکے در کے گداؤں کے گدا کرتے ہیں

انکی گردش پہ مہ و مہر فدا ہوتے ہیں
تیرے کوچہ میں جو دن رات پھرا کرتے ہیں

بے زباں طائر وحشی بھی الم کی اپنی
تیرے دربار میں فریاد و بکا کرتے ہیں

انگلیوں سے وہ بہا دیتے ہیں دریا چشمے
سیکڑوں جس سے کہ سیراب ہوا کرتے ہیں

جا کے دیکھیں گے کسی روز بہار طیبہ
اسی امید پہ عشاق جیا کرتے ہیں

ساتھ لیلو ہمیں اے قافلے والو بیشتر
ہند میں بے سر و سامان پھرا کرتے ہیں

ہم غلاموں کے پڑا کرتی ہے دلمیں ٹھنڈک
آپکے ذکر سے مردود جلا کرتے ہیں

ناز قسمت پہ نہ کیوں کر ہو جمیل رضوی
لوگ مداح نبی تجھکو کہا کرتے ہیں

اے شکیب جان مضطر رحمۃ للعٰلمین
رحم گستر بندہ پرور رحمۃ للعٰلمین

ایکہ نورت ماہ پرور رحمۃ للعٰلمین
بر در تو مہر چاکر رحمۃ للعٰلمین

من دانی قد رأ الحق ست فرمان شما
کاش بینم روئے انور رحمۃ للعٰلمین

از سموم رنج و غم درد و الم من سوختم
شد دل من مثل اخگر رحمۃ للعٰلمین

قطرۂ زاب کرم کافیست یک قطرہ بدہ
چوں دلے دارم چو مجمر رحمۃ للعٰلمین

تیرہ و تار ست شام ما غریباں صبح کن
آفتاب ذرہ پرور رحمۃ للعٰلمین

گر جمال احمدی خواہی در اصحابش ببیں
آنچناں کانوار حق در رحمۃ للعٰلمین

اوست گر رب جہاں اینست رحمت خلق را
رحمت و صلوات حق بر رحمۃ للعٰلمین

چوں برآرم سر ز گور خود ببینم روئے او
چشم بادا یا خدا بر رحمۃ للعٰلمین

دامن احمد رضا خاں داد در دست فقیر
جان ما بادا فدا بر رحمۃ للعٰلمین

من جمیل مضطرم بر درگہ تو حاضرم
رحم کن بر حال مضطر رحمۃ للعٰلمین

میرے مولا میرے سرور رحمۃ للعٰلمین
میرے آقا میرے رہبر رحمۃ للعٰلمین

لاتے ہی تشریف فرمایا کہ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ
اے شفیع روز محشر رحمۃ للعٰلمین

دست اقدس سینہ پر ہو روح کھنچتی ہو مری
لب پہ جاری ہو برابر رحمۃ للعٰلمین

روز محشر شان رحمت کے کرشمے دیکھنا
ہی عجب پر نور منظر رحمۃ للعٰلمین

میں پیام زندگی سمجھوں اگر یوں موت آئے
آپ کا در ہو مرا سر رحمۃ للعٰلمین

قدر میں رب نے تمہارے تمکو دی ہیں بیشمار
میرا چمکا دو مقدر رحمۃ للعٰلمین

مدح خوانی کا صلہ دیدار حق خلد بریں
ہو عطا یا شاہ کوثر رحمۃ للعٰلمین

عالم علم لدنی آپ کو حق نے کیا
حال سب روشن ہے تم پر رحمۃ للعٰلمین

کفر کی ظلمت چھنٹی جب نور چمکا آپکا
حق کے خورشید منور رحمۃ للعٰلمین

اپنے دامن میں چھپا لینا خدا کیواسطے
تیز ہو جب مہر محشر رحمۃ للعٰلمین

دل میں آنکھوں میں جگہ ہی آپہی کیواسطے
آ سلیماں مور کے گھر رحمۃ للعٰلمین

میں بھکاری دربدر کبتک پھروں خستہ خراب
اب بلا لو اپنے در پر رحمۃ للعٰلمین

ہم کمینے روز و شب سوتے ہیں بالکل بے خبر
رات بھر روتے تھے سرور رحمۃ للعٰلمین

Marfat.com

مظہر ذات خدا محبوب رب دوسرا
بادشاہ ہفت کشور رحمۃ للعٰلمین

جس نے دیکھی تیری صورت حق اسی یاد آگیا
کیوں نہ ہوں آنکھیں منور رحمۃ للعٰلمین

تو نے فرمایا ھُوَ المُعطِی وَاِنِّی قَاسِمٌ
کیوں نہ مانگوں تیرے در پر رحمۃ للعٰلمین

روز محشر عاصیوں کو بخشوانے کے لیے
ڈھونڈھتے ہیں مثل مادر رحمۃ للعٰلمین

ہمکو خواہش ہی نہ دنیا کی نہ کچھ عقبیٰ کی فکر
بس گئے ہیں دل کے اندر رحمۃ للعٰلمین

ہے نہ کوئی تیرا ثانی اور نہ ہوگا تا ابد
ہر صفت میں سب سے بڑھکر رحمۃ للعٰلمین

دور نے نزدیک نے آواز یکساں ہی سنی
جب ہوئے بالائے منبر رحمۃ للعٰلمین

ہم سیہ کاروں کی بخشش کی کوئی صورت نہیں
ناز ہے تیرے کرم پر رحمۃ للعٰلمین

میری طاعت اور محبت میں رہو بستہ کمر
بس یہ ہے ارشاد سرور رحمۃ للعٰلمین

دین کو چھوڑو نہ دنیا کے لیے اے مومنو
دین و دنیا دینگے یکسر رحمۃ للعٰلمین

جالیاں ہوں ہاتھ میں اور التجائیں لب پہ ہوں
ہو مقدر یاوری پر رحمۃ للعٰلمین

تیرے تیری آل کے صدقے میں ای جان جہاں
ہو میسر حج اکبر رحمۃ للعٰلمین

تیرا جلوہ تھا شب اسریٰ کہ عرش و فرش میں
نور حق تھا جلوہ گستر رحمۃ للعٰلمین

کیا زمین و آسماں کیا انبیا کیا اولیا
سب ہیں مشتق تو ہے مصدر رحمۃ للعٰلمین

بس خدا انکو کہنا اور جو چاہو کہو
سب سے بالا سب سے برتر رحمۃ للعٰلمین

ذکر تیرا دلکشا اور نام تیرا جانفزا
فکر تیری روح پرور رحمۃ للعٰلمین

سب فصیحان زمانہ دم بخود حیرت میں ہیں
کون ہے تمسا سخنور رحمۃ للعٰلمین

رمز محبوب و محب میں تیسرے کو دخل کیا
سر حق ہے ذات اطہر رحمۃ للعٰلمین

پنجتن ہیں فاطمہ خیر النسا شیر خدا
سبط اکبر سبط اصغر رحمۃ للعٰلمین

سایۂ عرش الٰہی میں کھڑا کرنا مجھے
ہیں سیہ عصیاں سے دفتر رحمۃ للعٰلمین

بے پڑھے عالم نے ہر عالم پہ علم القا کیے
علم غیب حق کے مظہر رحمۃ للعٰلمین

پنجۂ قدرت سنواری جنکو وہ ہیں مشک ساں
تیرے گیسوئے معنبر رحمۃ للعٰلمین

تم سخی داتا ہو میں ادنیٰ بھکاری آپکا
دیدو ٹکڑا ہاتھ اٹھا کر رحمۃ للعٰلمین

نیک بندوں پر تو رہتی ہی عنایت روز و شب
روسیہ پر بھی کرم کر رحمۃ للعٰلمین

سنتے ہی جاؤک استغفار میں کرنے لگا
ہوں جرائم عفو یکسر رحمۃ للعٰلمین

Marfat.com

خادم درباں بنا لو بندۂ درگاہ کو
پھر رہا ہوں خوار در در رحمۃ للعٰلمین

تشنگی شربت دیدار سے مضطر ہوں میں
ہو عطا للہ ساغر رحمۃ للعٰلمین

خوف محشر کیوں جمیل قادری رضوی کو ہو
دونوں عالم میں ہیں سر پر رحمۃ للعٰلمین

امنگیں جوش پر آئیں ارادے گدگداتے ہیں
جمیل قادری شاید حبیب حق بلاتے ہیں

جگا دیتے ہیں قسمت چاہتے ہیں جسکی دم بھر میں
وہ جسکو چاہتے ہیں اپنے روضے پر بلاتے ہیں

انھیں ملجاتا ہے گویا وہ سایہ عرش اعظم کا
تری دیوار کے سایہ میں جو بستر جماتے ہیں

مقدر اسکو کہتے ہیں فرشتے عرش سے آکر
غبار فرش طیبہ اپنی آنکھوں میں لگاتے ہیں

خدا جانے کہ طیبہ کو ہمارا کب سفر ہوگا
مدینے کو ہزاروں قافلے ہر سال جاتے ہیں

شہ طیبہ یہ قوت ہے ترے در کے گداؤں میں
جلا دیتے ہیں مردوں کو وہ جسدم لب ہلاتے ہیں

مرے مولیٰ یہ قوت ہے ترے در کے گداؤں میں
وہ جسکو چاہتے ہیں شاہ دم بھر میں بناتے ہیں

مدینے کی طلب میں جو نہیں لیتے ہیں جنت کو
انھیں تشریف لا کر حضرت رضواں مناتے ہیں

تصدق جان عالم اس کریمی و رحیمی کے
گنہ کرتے ہیں ہم وہ اپنی رحمت سے چھپاتے ہیں

وہابی قادیانی کاندھوی و نیچری سب کی
خبر لینا یہ ہر دم اہلسنت کو ستاتے ہیں

جمیل قادری کو دیکھکر حوروں میں غل ہوگا
یہی ہیں وہ کہ جو نعت حبیب حق سناتے ہیں

ہوا ہے جلوہ نما وہ نگار آنکھوں میں
کہ آج پھول رہی ہے بہار آنکھوں میں

نقاب اٹھ گیا کیا روئے ماہ طیبہ سے
کہ شش جہت سے ہے نور آشکار آنکھوں میں

نظر میں ایسا سمایا ہے گلشن طیبہ
کھلا ہوا ہے عجب لالہ زار آنکھوں میں

عروج پر ہو ہمارا ستارۂ قسمت
بنے تمھارا اگر رہگزار آنکھوں میں

تمھارے عارض پر نور دیکھنے کیلیے
ہے جان زار بہت بیقرار آنکھوں میں

پروئے جاتے ہیں مژگاں میں وقت ذکر نبی
بھرے ہیں در عدن آبدار آنکھوں میں

ہے وقت نزع تسلی جان مضطر ہو
ذرا تو لیجیے دم بھر قرار آنکھوں میں

نہ کیوں لحد میں مری جنت کا اک مکاں بنجائے
میں لیکے آیا ہوں تصویر یار آنکھوں میں

جنھوں نے دیکھا تمھارا جمال ایک نظر
ہوا ہے جلوۂ حق آشکار آنکھوں میں

Marfat.com

میں لیکے کیا کروں گلہائے خلد اے زاہد
بسے ہوئے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں

پسند اور نہیں کچھ بھی جز تصور یار
ہیں پتلیاں بھی بڑی ہوشیار آنکھوں میں

زمین طیبہ کو یوں فخر ہو گیا حاصل
لگائی خاک قدم بار بار آنکھوں میں

یہ کس نے نام مدینہ لیا مرے آگے
کہ اشک آگئے بے اختیار آنکھوں میں

مہ مدینہ کا دیکھا نہ چہرۂ انور
نگاہ روتی ہے یوں زار زار آنکھوں میں

زمین طیبہ نہ کیوں آسماں سے اونچی ہو
بنایا اُس نے نبی کا مزار آنکھوں میں

رضا کے ہاتھ سے پی ہے جمیل نے وہ مے
کہ جس کا روز بڑھے گا خمار آنکھوں میں

ہم رسول مدنی کو نہ خدا جانتے ہیں
اور نہ اللہ تعالیٰ سے جدا جانتے ہیں

دونوں عالم تمھیں محبوب خدا جانتے ہیں
حق یہ ہے بعد خدا سب سے بڑا جانتے ہیں

اپنی ہستی جو ترے در پہ مٹا جانتے ہیں
کچھ وہی لطف فنا اور بقا جانتے ہیں

نہ ادب اور نہ تری مدح و ثنا جانتے ہیں
ہاتھ پھیلائے ترے در پہ سدا جانتے ہیں

میرے داتا مرے مولیٰ مجھے ٹکڑا مل جائے
بینوا اسکے سوا اور نہ صدا جانتے ہیں

وصل و فرقت کا کوئی حال تو اُن سے پوچھے
تیرے در پر جو تڑپنے کا مزہ جانتے ہیں

آنکھوں والوں کو نظر آتے ہیں اُنکے جلوے
اُن کے دیدار کو دیدار خدا جانتے ہیں

وصل کو چھوڑ کے کس واسطے ثنا خیں پکڑیں
ہم تو ایمان فقط تیری رضا جانتے ہیں

یا رسول عربی کیوں نہ رکھیں ورد زباں
آپکے نام کو ہم نام خدا جانتے ہیں

سر ہے کعبہ کیطرف دل ہے تمھاری جانب
ایسے سجدہ کو تو عشاق روا جانتے ہیں

جان عیسیٰ ترے اعجاز کا کہنا کیا ہے
جبکہ بندے ترے مردوں کو جلا جانتے ہیں

تیرے زوار کو رہبر کی ضرورت کیا ہے
تیری خوشبو سے ترے گھر کا پتا جانتے ہیں

کیوں بھٹکتے پھریں سرکار کے بندے در در
بگڑیاں سب کی وہ اک پل میں بنا جانتے ہیں

در اقدس پہ تمھارے جو پڑے رہتے ہیں
بڑھکے جنت سے مدینے کی فضا جانتے ہیں

قبر و محشر سے ڈریں کس لیے عاصی انکے
جو اشارے سے اسیروں کو چھڑا جانتے ہیں

حق نے تمکو دیا تم بانٹتے ہو عالم میں
جو ملا جسکو تمھارا ہی دیا جانتے ہیں

بے ادب۔ دشمن دیں۔ محفل میلاد ہے یہ
انکے عشاق ہی کچھ اس کا مزہ جانتے ہیں

بے بصر انکی وجاہت کو بھلا کیا جانے
اہل ایمان انھیں شانِ خدا جانتے ہیں

عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ آیت پڑھ لو
تب یہ معلوم ہو تم کو کہ وہ کیا جانتے ہیں

عالم الغیب نے ہر غیب سکھایا انکو
ذرہ ذرہ کی خبر شاہ ہدیٰ جانتے ہیں

آیۂ عَلَّمَكَ سے مرے دعوے کی دلیل
اسکا منکر ہی کہیگا کہ وہ کیا جانتے ہیں

سامنے ان کے دو عالم ہیں مثال کف دست
انکے ارشاد کو ہم حق بخدا جانتے ہیں

او لیا کے لیے فرماتے ہیں سولنا ردم
لوح محفوظ میں جو کچھ ہے لکھا جانتے ہیں

ہم یہ کب کہتے ہیں ذاتی ہے علوم سرکار
از ازل تا بہ ابد سب بعطا جانتے ہیں

علم سرکار ہے حادث تو خدا کا ہے قدیم
اب نہ کہنا یہ کبھی تم کہ وہ کیا جانتے ہیں

اسکو جو منکر بتاتے ہیں وہابی مرتد
تو خدا ہی کو وہ ظالم نہ خدا جانتے ہیں

دولۃ المکیہ نے اپنے قیامت توڑی
اب وہابی نہ کہیں گے کہ وہ کیا جانتے ہیں

مژدہ نا رسنا ان کو جمیل رضوی
ذات رحمن سے جو انکو جدا جانتے ہیں

قمر کے دو کیے انگلی سے طاقت اسکو کہتے ہیں
ہوا کدم میں عود انھیں قدرت اسکو کہتے ہیں

جو پھیلا تھا اندھیرا اس جہاں میں کفر و بدعت کا
وہ اکدم میں مٹا شمع ہدایت اسکو کہتے ہیں

جو دیکھیں حضرت یوسف جمال سید عالم
تو فرمائیں تسرحن کی ملاحت اسکو کہتے ہیں

بنایا انکو مختار دو عالم اُن کے مولے نے
خلافت ایسی ہوائی ہے نیابت اسکو کہتے ہیں

شب معراج پہ غل تھا ملائک حور و غلماں میں
حسیں ہوتے ہیں ایسی خوبصورت اسکو کہتے ہیں

کوئی چمکے فلک پر طور پر کوئی مگر آتا
گئے عرش معلی پر وجاہت اسکو کہتے ہیں

لگا یا سینہ مازاغ حق نے انکی آنکھوں میں
وہ ہیں ہر چیز کے ناظر بصارت اسکو کہتے ہیں

نہیں ہے اور نہ ہوگا بعد آقا کے نبی کوئی
وہ ہیں شاہ رسل ختم نبوت اسکو کہتے ہیں

لگا کر پشت پر مہر نبوت حق تعالیٰ نے
انھیں آخر میں بھیجا خاتمیت اسکو کہتے ہیں

بھکاری بنکے اس در پر جو مانگو گے وہ پاؤ گے
کہ ارباب نظر باب اجابت اسکو کہتے ہیں

بلا سے پہلے آتی ہے مدد تیرے غلاموں پر
ترے صدقے عرب والے اغاثت اسکو کہتے ہیں

جو عالم کے تکلم کو نعتوں سے سیر فرمائیں
وہ خود فاتح کریں دو دو قضا اسکو کہتے ہیں

دعائیں دے رہے ہیں دشمنوں کو ظلم کے بدلے
جلیم ایسے ہوا کرتے ہیں رحمت اسکو کہتے ہیں

Marfat.com

طفیل سرورِ عالم مدینہ ہم جو دیکھیں گے
کہیں گے دل میں خوش ہو کر کہ جنت اسکو کہتے ہیں

تمھارا سبز گنبد دیکھکر ہے عرش سکتہ میں
بلندی کس قدر پائی ہے رفعت اسکو کہتے ہیں

غلامانِ نبی کو حضرت موسیٰ نے جب پوچھا
تو فرمایا خدا نے خیر امت اسکو کہتے ہیں

عرب کے چاند کی جب روشنی پھیلے گی محشر میں
کہیں گے انبیا ماہ رسالت اسکو کہتے ہیں

تری شانِ رحیمی جوش پر جس وقت آئیگی
اٹھیگا شور محشر میں کہ رحمت اسکو کہتے ہیں

رفیق مصطفےٰ صدیق اکبر غار تیرہ میں
ہیں جاں دینے کو آمادہ رفاقت اسکو کہتے ہیں

کٹا کر سر حسین ابن علی راہ الٰہی میں
شہید و نیکے ہوئے سرور شہادت اسکو کہتے ہیں

فرشتو یاد رکھنا نام اس عاصی کا محشر میں
جمیل قادری سب اہلسنت اسکو کہتے ہیں

خدا کے پیارے نبی ہمارے رؤف بھی ہیں رحیم بھی ہیں
شفیع بھی ہیں رسول بھی ہیں مطاع بھی ہیں قسیم بھی ہیں

اٹھاتے تکلیفیں کافروں سے دعا ہدایت کی انکی کرتے
تمام اوصاف ہیں ہیں یکتا شکور بھی ہیں حلیم بھی ہیں

یہ لادوا ہے مرض ہمارا طبیب کیوں کر کریں گے چارہ
علاج میرا کریں گے آقا طبیب بھی ہیں حکیم بھی ہیں

نہیں ہے کچھ عرض کی ضرورت کہ اپنہ روشن ہی سب کی حالت
رسول اکرم سمیع بھی ہیں بصیر بھی ہیں علیم بھی ہیں

انھیں کے در کے ہیں ہم بھکاری انھیں کی یہ نعمتیں ہیں ساری
انھیں کے ہیں سلسبیل و کوثر انھیں کے قصر نعیم بھی ہیں

وہ عرش کے تاجدار انوری صفت ہے یٰسین ثنا ہے طٰہٰ
غنی و معطی ہے نام انکا عرب کے در یتیم بھی ہیں

ہر ایک گل میں ہی رنگ انکا زبان بلبل پہ اُن کا نغمہ
ہے سب کی آنکھوں میں نور انکا وہ سب کے دلمیں مقیم بھی ہیں

عطا کیے ہیں لقب خدا نے ہمارے آقا کو کیسے پیارے
امین بھی ہیں مکین بھی ہیں عزیز بھی ہیں عظیم بھی ہیں

Marfat.com

میں ان کا بندہ وہ میرے مولیٰ وہ میرے مالک میں انکا بردہ
خدا کے فضل و کرم سے آقا حفیظ بھی ہیں کریم بھی ہیں
انھیں کے سر پر ہے تاج عزت انھیں کے باعث ہے ساری خلقت
نہ کیوں ہوں مالک وہ عرش حق کے حبیب بھی ہیں کلیم بھی ہیں
عفو ہو تم عزیز ہو تم وکیل ہو تم کفیل ہو تم
تمھارے بندے ہیں ہم اگرچہ سقیم بھی ہیں اثیم بھی ہیں
جمیل رضوانی قادری کو غم عذاب الیم کیوں ہو
مدینے والے ہیں اُس کے سر پر مدد پہ غوث عظیم بھی ہیں

یہ وہ محفل ہے جسمیں احمد مختار آتے ہیں
ملائک لیکے رحمت کے یہاں انوار آتے ہیں
زیارت کے لیے بنکر ملک زوار آتے ہیں
نبی کو دیکھیے یاں طالب دیدار آتے ہیں
غلامان شہ دیں بزم میں یوں آتے ہیں جیسے
بھکاری بھیک لینے بر سر دربار آتے ہیں
وہ لیجاتے ہیں بخشش کی سند سرکار طیبہ سے
معاصی کے جو مومن لیکے یاں طومار آتے ہیں
چلو ہے میزبانی جوش پر سرکار طیبہ کی
لیے رحمت کے خوانوں میں ملک انوار آتے ہیں
نگاہ کور باطن قاصر و مجبور ہے لیکن
شہ کون و مکاں ہر دل میں سو سو بار آتے ہیں
منافق جانتے ہیں شرک گر اس بزم اقدس کو
تو خود کیوں شرک کرنے کے لیے مکار آتے ہیں
مخالف بے ادب اس ذکر کی رفعت کو کیا سمجھے
یہاں پر سر کے بل اہل سنن دیندار آتے ہیں
قیام محفل مولد سے جلتے ہیں بہت منکر
مگر مومن پہنکر یاں ادب کے ہار آتے ہیں
یہ اُنکے سبز گنبد پر بخط نور لکھا ہے
وہ اچھے ہو کے جاتے ہیں جو یاں بیمار آتے ہیں
اٹھیگا شور محشر میں گنہگارو نہ گھبراؤ
وہ دیکھو شاہ کھولے گیسوئے خمدار آتے ہیں
خریدیں گے جو رحمت کے عوض انبار عصیاں کی
خریدار گنہ اب بر سر بازار آتے ہیں
جو کہتے ہیں مصیبت میں اغثنی یا رسول اللہ
مدد کرنیکو اُن کی سید ابرار آتے ہیں
شب تاریک مرقد سے نہ گھبرائے دل مضطر
کوئی دم میں نظر وہ چاند سے رخسار آتے ہیں

خداوندا دم آخر یہ عزرائیل فرمائیں
جمیل قادری ہوشیار ہو سرکار آتے ہیں

Marfat.com

نہ میں باغی ہوں نہ منکر نہ نکاروں میں
نام لیوا ہوں ترا تیرے گنہگاروں میں

سر پٹکتے ہیں سلاطین زمانہ آکر
در بدر ایسا نہ دیکھا کہیں درباروں میں

انکا بندہ جو بنا ہو گیا آزاد وہی
ان سے جو کوئی پھرا وہ ہے گرفتاروں میں

انکا بندہ جو ہوا خلد ہے اس کی خواہاں
ان کے دشمن ہیں جہنم کے سزاواروں میں

آج جو چاہیں کہیں پیر و نجدی نہ سہی
کل کو کھل جائیگا اٹھیں گے جو مکاروں میں

شرم کر مہر قیامت مجھے آنکھیں نہ دکھا
انکو دیکھا ہی میں ہوں جنکے گنہگاروں میں

آنکھ تو کھول کے دیکھو نگہ ایماں سے
شان والشمس نظر آتی ہے رخساروں میں

خوبی بخت سے ہو جائے زیارت جو نصیب
نام لکھ جائے مرا آپکے زواروں میں

آپکے صدقے میں اے روح جنان جان چمن
خرمن گل ہی نظر آتے ہیں انگاروں میں

اک نبوت تو نہیں باقی ہیں جتنے اوصاف
جمع ہیں اے شہ بولاک تیرے یاروں میں

بے طلب اپنی بھکاری کی بھرے جو جھولی
ایسی سرکار بتادے کوئی سرکاروں میں

ہاتھ اٹھا کر مرے داتا مجھے ٹکڑا دیدو
اے کرم عرض میں بھی ہوں حقداروں میں

کوہ غم کاہ نہ کیوں کر ہو جمیل رضوی
رحمت شاہ عرب جب ہے گنہگاروں میں

کیے کون و مکاں روشن تری تنویر کے قرباں
تو پہنچا لامکاں پیارے تری توقیر کے قرباں

رخ و زلف نبی کو دیکھکر کہتا ہے آئینہ
عرب کے چاند میں بھی ہوں تری تنویر کے قرباں

نبی کی خاک پا اکسیر اعظم سے بھی بڑھکر ہے
میں کیوں اے کیمیا گر ہوں تری اکسیر کے قرباں

فصیحان عرب حیران ہو ہو کر یہ کہتے تھے
رسول اللہ کی تقریر پر تحریر کے قرباں

ہزاروں دشمنوں کو ایکدم میں کر لیا بندہ
رسول اللہ کے خطبے تری تاثیر کے قرباں

ملائک انس و جن کیا جانور بھی ہو گئے شیدا
ہوئے سنگ و شجر گویا تری تسخیر کے قرباں

عطا کیں نعمتیں دونوں جہاں کی حق تعالیٰ نے
خدا کے نائب مطلق تری جاگیر کے قرباں

وطن اپنا کیا طیبہ میں جب محبوب اکرم نے
تو مکہ کیوں مدینہ کی نہ ہو تقدیر کے قرباں

کروں میں اسقدر یارب رخ موتی کا نظارہ
کہ ہوں آنکھیں مری والشمس کی تفسیر کے قرباں

مسلمانوں پہ ایسا توڑے دام مکر پھیلایا
کہ ہے ابلیس بھی نجدی تری تزویر کے قرباں

وہ شیخ احمد رضا خاں جسنے راہ راست دکھلائی
جمیل قادری کیوں ہو نہ ایسے پیر کے قرباں

عالم میں کیا ہے جسکی کہ تجھکو خبر نہیں
ذرہ ہے کونسا تری جس پر نظر نہیں

ارض و سما نہیں ہیں کہ شمس و قمر نہیں
کس چیز پر حبیب خدا کا اثر نہیں

نجدی شقی خبیث نہیں کا یہ قول ہے
مخلوق کی تو کیا انھیں اپنی خبر نہیں

قائل ہو علم غیب نبی کا وہ کیوں شقی
مرتد کے دل میں حب نبی کا اثر نہیں

دنیا میں ہو ذلیل تو عقبیٰ میں خوار ہو
جو خاکپائے حضرت خیر البشر نہیں

انوار کا ورود ہے بزم رسول میں
منکر ہے بے بصر اُسے آتا نظر نہیں

یہ علم غیب ہے کہ رسول کریم نے
جبریل وہ دیں کہ جنکی کسی کو خبر نہیں

کہتے ہیں جبرئیل بہت میں نے کی تلاش
تجھسا جہان بھر میں کوئی تاجور نہیں

معراج میں خدائے بلایا انھیں جہاں
واللہ اس جگہ پہ کسی کا گزر نہیں

تقسیم کر رہا ہے تو عالم میں نعمتیں
ظاہر میں گو کہ پاس ترے مال و زر نہیں

منگتا ہیں ہم رسول کے کیوں در پہ پھریں
کیا ہمکو بھیک کے لیے مولیٰ کا در نہیں

بیشک رہِ مدینہ میں نجدی کو خوف ہے
سنی کو ان کی راہ میں مطلق خطر نہیں

اللہ کے حبیب کا دامن ہے ہاتھ میں
محشر کی سختیوں کا ہمیں کچھ خطر نہیں

اسنگر جمیل قادری تیرا کلام نعت
بھر لیں گے تجھکو طالب حق عمر بھر نہیں

یارسول اللہ آکر دیکھ لو
یا مدینے میں بلا کر دیکھ لو

سیکڑوں کے دل منور کر دیے
اس طرف بھی آنکھ اٹھا کر دیکھ لو

کشتۂ دیدار زندہ ہو ابھی
جان عیسیٰ لب ہلا کر دیکھ لو

کلمہ پڑھتے جی اٹھیں مردے ابھی
جان عیسیٰ لب ہلا کر دیکھ لو

رنج و غم درد و الم کی میرے گرد
بھیڑ ہے سرکار آ کر دیکھ لو

چھیڑے جاتے ہیں مجھے منکر نکیر
گور میں تشریف لا کر دیکھ لو

میری آنکھوں میں سمائے ہو جلوہ گر
چلمن مژگاں اٹھا کر دیکھ لو

یہ بھی انکار کرتے ہی نہیں
بینوا و آزما کر دیکھ لو

چاہے جو مانگو عطا فرمائینگے
نامراد و با ثنا کر دیکھ لو

سیر جنت دیکھنا چاہو اگر
روضۂ انور پہ آ کر دیکھ لو

Marfat.com

دو جہاں کی سرفرازی ہو نصیب ان کے آگے سر جھکا کر دیکھ لو
طور پر جلوہ جو دیکھا تھا کلیم آج یاں پردہ اٹھا کر دیکھ لو
اُن کی رفعت کا پتا ملتا نہیں مہر و مہ چکر لگا کر دیکھ لو

اس جمیل قادری کو بھی حضور
اپنے در کا سگ بنا کر دیکھ لو

ہر جگہ ہیں جلوہ گستر دیکھ لو ہر مکاں ہر دل کے اندر دیکھ لو
اُنکا جلوہ ہر خلیہ موجود ہے چاہو جب دم آنکھ اٹھا کر دیکھ لو
عرش و فرش و لامکاں ہی میں نہیں بلکہ ہر ذرہ کے اندر دیکھ لو
اس قدر رکھ تصور رکھڑی اُن کی صورت دل کے اندر دیکھ لو
رویت حق کی تمنا ہے اگر شاہ کا روئے منور دیکھ لو
چودھویں کا چاند بھی شرمائیگا خاک طیبہ منجھ پہ ملکر دیکھ لو
خلد آئے گی منانے کیلئے آستاں پر اُنکے سر کر دیکھ لو
چاہتے ہو گر رہے باقی نشاں آستاں پر اُنکے مٹکر دیکھ لو
یوں منادی حشر میں دیگا ندا کشتی امت کا لنگر دیکھ لو
پیاس سے باہر زباں آگئیں بہر حق یا شاہ کوثر دیکھ لو
عرش و فرش و لامکاں سب ملکہ ہیں ایسے ہوتے ہیں تو نگر دیکھ لو
عرض حاجت کی ضرورت ہی نہیں حال سب روشن ہے تم پر دیکھ لو

ہے پھنسا غم میں جمیل قادری
رحم گستر بندہ پرور دیکھ لو

باغ دو عالم دم سے تمہارے ہے گلزار رسول اللہ
کون و مکاں میں رخ سے تمہارے پر انوار رسول اللہ
تم ہو حشر کے راج دلارے نور الٰہی عرش کے تارے
بنا موری لگا دو کنارے کھیون ہار رسول اللہ
مولیٰ تم نے ہمارے غم میں شب بھر رو کر کی ہیں آہیں
امت پر ہے روز ازل سے کتنا پیار رسول اللہ

Marfat.com

بھولی بھیڑیں ہم ہیں تمھاری چارونطرف ہیں گرگ شکاری
کوئی نہیں ہے بچانے والا ہو غمخوار رسول اللہ

ہائے نہ کی کچھ ہم نے کمائی لہو ولعب میں عمر گنوائی
اب جو گھڑی پرسش کی آئی تم ہو یار رسول اللہ

چاہو بگاڑو یا کہ سنبھالو چاہو ڈباؤ یا کہ نکالو
تم ہو ہمارے مالک وحاکم ہم لاچار رسول اللہ

مولیٰ چشم وقلب میں آجا للہ بخت سیہ چمکا جا
اُجڑا بن ہے ہمارے دل کا کر گلزار رسول اللہ

کرکے شفاعت تم بخشاؤ دامن ڈھک کر عیب چھپاؤ
حشر میں اپنا کوئی نہیں ہے حامیٔ کار رسول اللہ

راہ کٹھن اور دور ہے منزل سر پر عصیاں پاؤں ہیں گھائل
ہائے چلیں ہم لیکر کیونکر یہ انبار رسول اللہ

کھولدو گیسو برسے رحمت ڈھلکر عصیاں پاک ہو امت
چمکے سیہ بختوں کی قسمت شب ہے تار رسول اللہ

ڈوبا ہوا سورج پلٹایا چاند کو ٹکڑے کرکے دکھایا
حکم سے تیرے کرسکے کوئی کب انکار رسول اللہ

چاہو جسے فردوس میں جادو چاہو جسے دوزخ میں بھیجو
جنت و نار ہیں ملک تمھاری ہو مختار رسول اللہ

خود ہی خدا نے تمکو پڑھایا علم نہ تم سے کوئی چھپایا
رب نے تمھارے کھولے ہیں تم پر سب اسرار رسول اللہ

آج جمیل قادری دل سے ذکر اپنے آقا کا کرلے
دو کریں گے بیشک تیرے سب افکار رسول اللہ

تمھیں نے تو کیا ہمکو مسلماں یا رسول اللہ
تمھیں تو ہو ہمارا دین و ایماں یا رسول اللہ

نہ بھولے اور نہ بھولوگے قیامت تک غلاموں کو
نہ کیوں ہوں اہلسنت تمپہ قرباں یا رسول اللہ

فقط یہ آرزو ہے نزع میں مرقد میں محشر میں
کہیں ہم سے نہ چھوٹے تیرا داماں یا رسول اللہ

لوا الحمد کے نیچے بنے مولیٰ قیامت میں
مرا ہر رونگٹا تیرا ثنا خواں یا رسول اللہ

ترے حسن و ملاحت پر دو عالم کیوں نہ ہوں قرباں
خدائے پاک ہے جب تیرا خواہاں یا رسول اللہ

مکان و لامکاں حور و ملک عرش و فلک کرسی
تمہارے ہی لیے یہ سب ہے ساماں یا رسول اللہ

تری تربت کے آگے عرش کا بھی سر خمیدہ ہے
بلند افلاک سے ہے تیرا ایواں یا رسول اللہ

سلاطین زمانہ آستاں پر سر رگڑتے ہیں
تمہاری خاک در ہے تاج شاہاں یا رسول اللہ

کروروں نعمتوں سے بے طلب ادنیٰ اشارے میں
بھرے عالم کے تیرے جیب و داماں یا رسول اللہ

مریضان جہاں کو تم شفا دیتے ہو دم بھر میں
خدارا درد کا ہو میرے درماں یا رسول اللہ

میں اک ادنیٰ جبکاری آپ سلطان زمانہ ہیں
سلیماں آپ ہیں مور سلیماں یا رسول اللہ

تمہارے نور سے حق نے کیے کون و مکاں ظاہر
تمہیں ذرات عالم میں ہو تاباں یا رسول اللہ

لیا تھا وز میثاق انبیا سے حق تعالیٰ نے
تمہاری پیروی کا عہد و پیماں یا رسول اللہ

بنایا ہے خدا نے دونوں عالم کا تجھے حاکم
سروں پر لیتے ہیں سب تیرا فرماں یا رسول اللہ

تو ہے بندہ خدائے پاک کا میں تیرا بندہ ہوں
توسط سے ترے ہوں عبد رحمٰن یا رسول اللہ

خدا کے بعد افضل جاننا تم کو دو عالم سے
یہی تو ہے ہمارا دین و ایماں یا رسول اللہ

ترے فضل و کرم سے دور کیا ہے گر میں بنجاؤں
تری چوکھٹ کے دربانوں کا دربان یا رسول اللہ

صدائے صور سنکر آپ کا پڑھتا ہوا کلمہ
میں اٹھوں قبر سے شاداں و خنداں یا رسول اللہ

غلاموں کی ہر اک مشکل میں تم امداد کرتے ہو
مری بھی مشکلیں ہو جائیں آساں یا رسول اللہ

جمیل قادری کی دو جہاں میں لاج رکھ لینا
طفیل حضرت احمد رضا خاں یا رسول اللہ

ترے دربار کے جبریل درباں یا رسول اللہ
تری سرکار کے خادم ہیں رضواں یا رسول اللہ

ہزاروں ناظرہ پڑھ پڑھ کے حافظ ہو گئے اسکے
تمہارا مصحف رخ ہے کہ قرآں یا رسول اللہ

تری سیرت نے لاکھوں بت پرستوں کو کیا مومن
تری صورت دوائے دردمنداں یا رسول اللہ

در و دندان اقدس کی چمک کا ایک پرتو ہے
جو ہیں افلاک پر انجم درخشاں یا رسول اللہ

مصیبت دور بھاگے مشکلیں آسان ہوں فوراً
پکارے جو کوئی تم کو مسلماں یا رسول اللہ

ترا اک قطرہ دریائے رحمت سرخرو کر دے
گناہوں نے کیا بیحد پشیماں یا رسول اللہ

شہید کربلا کی پیاس کا صدقہ برس جائے
سیہ کاروں پہ تیرا ابر نیساں یا رسول اللہ

اتر کیوں کر رہگی آفتاب حشر کی گرمی
مرے سر پر تو ہوگا تیرا داماں یا رسول اللہ

تجھے دیکھوں ترے یاروں کو دیکھوں اور ترے رہ کو
مجھے ہو عید گر محشر کا میداں یا رسول اللہ

قیامت میں مدد گر نامرا اے شافع محشر
بجز تیرے وہاں ہے کون پرساں یا رسول اللہ

برا تی ساتھ ہوں دو ٹھاکے جب میدان محشر میں
تو اسمیں میں بنوں تیرا نتا خواں یا رسول اللہ

خریداروں میں اس عاصی کو بھی تو اپنے شامل
کھلے جب حشر میں رحمت کی دکاں یا رسول اللہ

اجل نزدیک ہے اس سبز گنبد کی زیارت کا
کہیں دل ہی میں لیجاؤں ارماں یا رسول اللہ

سنہری جالیوں کے سامنے گر میرا دم نکلے
میسر ہو مجھے لطف فراواں یا رسول اللہ

جو منکر ہیں وہ جلتے ہیں ہی کے نام نامی سے
پکارا کرتے ہیں ہر دم مسلماں یا رسول اللہ

جمیل قادری دربار حق میں پیش ہو جبدم
تو کہدینا یہ ہے میرا ثنا خواں یا رسول اللہ

کیونکر نہ ہو ملکے سے سوا شان مدینہ
وہ جبکہ ہوا مسکن سلطان مدینہ

ملکے کو شرف ہے تو مدینے کے سبب سے
اس واسطے مکہ بھی ہے قربان مدینہ

ہوتا ہے فلک کا سر تسلیم یہاں خم
اللہ رے بلندی تری ایوان مدینہ

آتے ہیں سر عجز جھکائے ہوئے لاکھوں
ثنا ہان جہاں پیش گدایان مدینہ

بلبل کبھی بھولے سے نہ لے نام چمن کا
دیکھا ہی نہیں اس نے گلستان مدینہ

لاکھوں نے لگائے ہیں ترے کوچہ میں بستر
تھوڑی سی جگہ کھو گئی اے جان مدینہ

پہنچا دے تو محبوب کے در پر مجھے یارب
لیجاؤں نہ دنیا سے میں ارمان مدینہ

سمجھ لگا ہوئی عید مبارک مجھے جبدم
ہو جائے گا یہ سر مرا قربان مدینہ

اترا تی ہے کیوں باد صبا تو مرے آگے
دیکھیں گے کبھی ہم بھی گلستان مدینہ

سردے کے غلامان نبی راہ خدا میں
آرام سے سوئے تہ دامان مدینہ

ثنا ہان جہاں کانپتے ہیں نام سے تیرے
اللہ یہ صولت تری سلطان مدینہ

کیا وصف کروں خوبی اخلاق کا ان کے
بیمثل ہی دنیا میں ہے انسان مدینہ

ہر سبز کی بھی نہ ہو کشت تمنا
برسے نہ اگر خلق پہ نیسان مدینہ

مخلوق خدا و ند ہی سب زیر حکومت
ہر حاکم کونین ہے سلیمان مدینہ

آرام سے ٹھہرا تا ہے زوار نبی کو
گویا کہ یہ چھوٹا سا ہے احسان مدینہ

Marfat.com

پیش آتے ہیں رحمت کے فرشتے بتواضع
اللہ کے مہمان ہیں مہمان مدینہ

ہو جائے جو سرکار کی رحمت کا اشارہ
سگ اپنا بنائیں مجھے دربان مدینہ

مرنے پہ بھی چھوڑیں گے نہ محبوب کا کوچہ
عشاق کی جنت ہے بیابان مدینہ

گھبرائیں گے سب مہر قیامت کی تپش سی
بیخوف مگر ہوں گے گدایان مدینہ

سبطین کی جب حشر میں آئیگی سواری
غل ہوگا کہ وہ آتے ہیں خوبان مدینہ

ہے عرض جمیل رضوی کا یہ خلاصہ
لاشہ ہو مرا اور بیابان مدینہ

عشاق یہ کہتے ہیں جمیل رضوی کو
ہے نغمہ سرا بلبل بستان مدینہ

یارب مرے دل میں ہے تمنائے مدینہ
ان آنکھوں سے دکھلا مجھے صحرائے مدینہ

نکلے نہ کبھی دل سے تمنائے مدینہ
سر میں رہے یارب مرے سودائے مدینہ

ہر ذرہ میں ہے نور تجلائے مدینہ
ہے مخزن اسرار سراپائے مدینہ

ایسا مری نظروں میں سما جائے مدینہ
جب آنکھ اٹھاؤں تو نظر آئے مدینہ

پھرتے ہیں یہاں ہند میں ہم بے سر و ساماں
طیبہ میں بلا لو ہمیں آقائے مدینہ

اس درجہ ہیں مشتاق زیارت مری آنکھیں
دل سے یہ نکلتی ہے صدا ہائے مدینہ

یاد آتا ہے جب روضۂ پر نور کا گنبد
دل سے یہ نکلتی ہے صدا ہائے مدینہ

میں وجد کے عالم میں کروں چاک گریبان
آنکھوں کے مرے سامنے جب آئے مدینہ

کیونکر نہ جھکیں خلق کے دل اسکی طرف کو
ہے عرش الٰہی بھی تو جویائے مدینہ

سر عرش کا خم ہے ترے روضے کے مقابل
افلاک سے اونچے ہیں مکانہائے مدینہ

طیبہ کی زمیں جھاڑتے آتے ہیں ملائک
جبریل کے پر فرش معلائے مدینہ

قرآن قسم کھاتا نہ اس شہر کی ہرگز
گر ہوتا نہ وہ گل چمن آرائے مدینہ

سلطان دو عالم کی مرے دل میں ہے تربت
ہوتے ہیں یہ کعبے سے سخنہائے مدینہ

کیوں گور کا کھٹکا ہو قیامت کا ہو کیا غم
شیدائے مدینہ ہوں میں شیدائے مدینہ

کیوں طیبہ کو یثرب کہو ممنوع ہے قطعاً
موجود ہیں جب سیکڑوں اسمائے مدینہ

جاتے نہیں حج کرکے جو کعبے سے مدینہ
مردود شیاطین ہیں اعدائے مدینہ

بلوا کے مدینے میں جمیل رضوی کو
سگ اپنا بنا لو اسے مولائے مدینہ

Marfat.com

کیا لکھوں میں بھلا رسول اللہ — آپ کا مرتبہ رسول اللہ
کوئی دکھلا تو دے زمانے میں — آپ سا یا عطا رسول اللہ
کھلی تفسیر ہے رفعنا کی — آپ کا تذکرہ رسول اللہ
سارا عالم بنا تھا رے سبب — تم ہو سب کی بنا رسول اللہ
تم نہ ہوتے تو کچھ نہیں ہوتا — تم سے ہیں دوسرا رسول اللہ
نہ تو پیدا ہوا نہ ہوگا کبھی — آپ سا دوسرا رسول اللہ
سب نے تجھ سے سنا کلام خدا — تو نے رب سے سنا رسول اللہ
وصل حق کے لیے ملا واللہ — خوب یہ سلسلہ رسول اللہ
میں رضا کا رضا تھا رے ہیں — یوں ہوا آپ کا رسول اللہ
میں رضا پر فدا رضا تم پر — تم حبیب خدا رسول اللہ
تم کو پایا خدائے برتر سے — تم سے پایا خدا رسول اللہ
ماسوے اللہ حق تعالیٰ نے — سب کچھ دیدیا رسول اللہ
سگ در حکم کے خلاف کرے — پھر بھی دو تم غذا رسول اللہ
سب سلاطین دہر پر ہیں — تیرے در پر صدا رسول اللہ
بادشاہان دہر پر ہیٹھا — آپ کا در بہ رسول اللہ
دیا بندوں کو تم نے بخشش کا — مژدۂ جاں فزا رسول اللہ
مظہر ذات حق تمہاری ذات — حق کے تم آئینہ رسول اللہ
گو ہو ظاہر میں تم بشکل بشر — پر ہو نور خدا رسول اللہ
تم مرے بادشاہ بندہ نواز — میں تھا را گدا رسول اللہ
سارا عالم تھا را پر تو ہے — تم ہو ظل خدا رسول اللہ
سب ہدایت کے آپ ہی محتاج — آپ ہیں رہنما رسول اللہ
قدرت رب کا آئینہ تھہرا — تیرا ہر معجزہ رسول اللہ
انبیا دیتے ہیں خدا کے حضور — آپ کا واسطہ رسول اللہ
حشر تک تم سے فیض پائیں گے — انبیا اولیا رسول اللہ
ہم غلاموں پہ ہے تھا را فضل — تم پہ فضل خدا رسول اللہ

Marfat.com

بوالبشر کیا کہ سارے عالم کے — تم ہو عقدہ کشا رسول اللہ
سب تمہارے حضور فریادی — تم حضور رخدا رسول اللہ
ہاتھ خلقت کا مانگنے کے لیے — تیری جانب اٹھا رسول اللہ
پاتے شمس و قمر ہیں لیل و نہار — آپ ہی سے ضیا رسول اللہ
جاں نثاروں کی سجدہ گاہ کہوں — یا ترا نقش پا رسول اللہ
تیرے در پر مروں تو آجائے — زندگی کا مزہ رسول اللہ
خاک ہے تیرے آستانے کی — ہر مرض کی دوا رسول اللہ
ہے فرشتوں کی آنکھ کا سرمہ — آپ کی خاک پا رسول اللہ
کلمہ لا الہ الا اللہ — تم سے ظاہر ہوا رسول اللہ
حق کی توحید کا دو عالم میں — تم سے ڈنکا بجا رسول اللہ
دین اسلام کلمہ توحید — سب کو تم سے ملا رسول اللہ
تم سے اسلام کی ملی دولت — تم سے ایماں ملا رسول اللہ
کہوں ایمان سے خدا کی قسم — تم ہو ایماں مرا رسول اللہ
تم نے بانٹا دیا ہو ارب کا — سب تمہیں سے ملا رسول اللہ
کیا نظر آئے دل کے اندھوں کو — اختیار آپ کا رسول اللہ
تم جو چاہو کرو کہ ہو مختار — تم پہ پیارا خدا رسول اللہ
تم کو رب نے کیا سمیع و بصیر — حاجت عرض کیا رسول اللہ
تم ہو واقف تمام غیبوں سے — تم سے کیا ہے چھپا رسول اللہ
ذرہ ذرہ نہ کیوں ہو تم پہ عیاں — رب نہ تم سے چھپا رسول اللہ
کیا کروں عرض تم پہ ظاہر ہے — حال سب کچھ مرا رسول اللہ
ہاں ہمارا بھی بخت چمکا دو — تم ہو شمس الضحیٰ رسول اللہ
ہے تو ہی قاسم حیات و ممات — دل مردہ جلا رسول اللہ
نور دے قلب و چشم روشن کر — میرے بدر الدجیٰ رسول اللہ
چشم رحمت کے اک اشارے سے — آنکھ والا بنا رسول اللہ
جدھر اٹھے نگاہ آئے نظر — تم ہو جلوہ نما رسول اللہ

Marfat.com

ذات اقدس میں اپنی کرکے فنا — مرحمت ہو بقا رسول اللہ
تو ہی تو میرے قلب میں بسجائے — ایسی دیدے فنا رسول اللہ
میرے قلب و دماغ میں مولیٰ — اپنی خوشبو بسا رسول اللہ
ہم پہ برسا دو فضل کی بارش — تم ہو ابر سخا رسول اللہ
کھول گیسو کہ تیری امت پر — برسے نوری گھٹا رسول اللہ
اپنی رحمت سے کیجیے اللہ — سینوں کا بھلا رسول اللہ
رہنمائی کرو کہ مل جائے — آپ کا راستہ رسول اللہ
پیش رب جس سے ہوں نہ شرمندہ — ایسی دیدو حیا رسول اللہ
پھر دو کشکول میرا رحمت سے — تم ہو بحر عطا رسول اللہ
المدد! المدد پریشانم — فضل بر حالِ ما رسول اللہ
پھر دو جھولی کہ دیر سے ہوں کھڑا — آپ کا بے نوا رسول اللہ
تم کو قاسم کیا ہے رازق نے — تم نے سب کچھ دیا رسول اللہ
رزق رب کا ہے تم کھلاتے ہو — سارے عالم کو یا رسول اللہ
تم ہو مختار جس کو چاہو دو — نائب کبریا رسول اللہ
تم ہو اکون ہے زمانے میں — میرا حاجت روا رسول اللہ
بطفیل حسین کر دو رہا — ہوں اسیر بلا رسول اللہ
کون بخشائے گا بروز جزا — سکھو تیرے سوا رسول اللہ
ہے دعا تیرے نام نامی پر — ہو مرا خاتمہ رسول اللہ
تیری چوکھٹ پہ دم نکل جائے — تیرے بندے کا یا رسول اللہ
بہر تلقین ہاتھ رکھ دیجیے — میرے دل پر ذرا رسول اللہ
نزع میں اور گور میں مجھکو — پیاری صورت دکھا رسول اللہ
پیش منکر نکیر مجھکو جواب — کر دو تلقین یا رسول اللہ
پار بیڑا مرا لگا دیجیے — آپ ہیں ناخدا رسول اللہ
وہ ہے منکر خدائے برحق کا — جو ہے منکر ترا رسول اللہ
وہ جہنم کا بنگیا کندہ — جسے جو پھر گیا رسول اللہ

Marfat.com

جو ترے دوستوں سے بغض رکھے — اُس پہ قہرِ خدا رسول اللہ
جو ترے دشمنوں کو سمجھے دوست — اُس پہ بجلی گرا رسول اللہ
جو کہ کنگو ہی کی کرے تعریف — اسکو اندھا اٹھا رسول اللہ
تھانوی کو جو پیشوا جانے — اسکو نیچا دکھا رسول اللہ
قادیانی کو جو کہے مومن — بھیج اُس پر بلا رسول اللہ
پیر نیچر کو سمجھے جو مسلم — خوک اُس کو بنا رسول اللہ
ان خبیثوں کو جو کہے کافر — اُس پہ فضلِ خدا رسول اللہ
ان شیاطیں پہ جو کرے لعنت — اُس پہ رحمِ خدا رسول اللہ
کاندھویہ وہابیہ کے عدو — چین پائیں سدا رسول اللہ
میرے احباب اہلسنت سے — دور کر ہر بلا رسول اللہ

دعا بر اختتام مجلس

کر لو مقبول یا رسول اللہ — بہ مری التجا رسول اللہ
بانی مجلس مبارک کو — دیجیے بہتر صلہ رسول اللہ
جتنے سنی شریک مجلس ہیں — سب پہ کر دو عطا رسول اللہ
آپ کے آستاں کے بندے ہیں — بخشدو ہر خطا رسول اللہ
ہر مصیبت میں کیجیے امداد — جب پکاریں گیا رسول اللہ
اُس کی فوراً مراد بر آئی — جس نے دل سے کہا رسول اللہ
قبر میں حشر و نشر و میزاں پر — ہر الم سے بچا رسول اللہ
خلد میں اپنے ساتھ لے لینا — اپنے بندوں کو یا رسول اللہ
تیرے بندے لگائے بیٹھے ہیں — تیرا ہی آسرا رسول اللہ
پیر و مرشد مرے جناب رضا — اُن پہ سایہ ترا رسول اللہ
ان کی اولاد سب پھلے پھولے — حشر تک دائما رسول اللہ
حامد و مصطفےٰ رضا کے پھول — مہکیں تا حشر یا رسول اللہ
اُن کی اولاد کا قیامت تک — رہے گلشن ہرا رسول اللہ

Marfat.com

اُن کے اعدا پہ رکھ انھیں غالب — اور عزت بڑھا رسول اللہ
اُن کے اعدا پہ قہر کی بارش — تا ابد دائما رسول اللہ
شاد و آباد اُن کے دوست رہیں — پھلیں پھولیں سدا رسول اللہ
نیچری گاندھوی وہابی سے — سنیوں کو بچا رسول اللہ
سب مریضان اہلسنت کو — دید و کامل شفا رسول اللہ
اہلسنت کے ناتوانوں کو — کر دو طاقت عطا رسول اللہ
ہر جگہ میرے والدین پہ ہو — رحم و فضل آپکا رسول اللہ
میرے اہل و عیال پر رحمت — آپکی دائما رسول اللہ
کریں احمد حمید اور حماد — حمد تیری سدا رسول اللہ
عمر و علم و عمل دوامی عیش — انکو کیجیے عطا رسول اللہ
رنج و غم کی نہ دیکھیں شکل کبھی — تیری رحمت سے یا رسول اللہ
میرے احباب پر بھی فضل رہے — ہر گھڑی آپ کا رسول اللہ
غوث اعظم کا واسطہ ہو قبول — میری ہر التجا رسول اللہ

اپنے بندے جمیل رضوی کو
خاص بندہ بنا رسول اللہ

بیاں ہو کس سے کمال محمد عربی — ہے بے مثال جمال محمد عربی
درود کیوں نہیں پڑھتے خموش کیسے ہو — بیان ہوتا ہے حال محمد عربی
مجال کیا ہے کہ انس و ملک کریں تعریف — خدا سے پوچھیے حال محمد عربی
بہ جان کیا دو جہاں گر مجھے میسر ہوں — کروں فدا بجمال محمد عربی
نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز — عجب ہے جود و نوال محمد عربی
زمانہ پلتا ہے اس آستان عالی سے — عجب ہے جود و نوال محمد عربی
نبی کے نام سے تھراتے ہیں شہان جہاں — بڑا ہے رعب و جلال محمد عربی
زیارت نبوی دید حق تعالیٰ ہے — وصال حق ہے وصال محمد عربی
الٰہی امت عاصی مری مجھے دیڈال — یہی ہے رب سے سوال محمد عربی
لگا رہے ہیں ہمیشہ سے مہر و مہ چکر — ملا نہ کوئی مثال محمد عربی

Marfat.com

بجائے سرمہ لگاؤں اُسی میں آنکھوں میں
ملے جو خاک نعال محمد عربی

میں لیکے کیا کروں حور و قصور اے رضواں
کھبا نظر میں جمال محمد عربی

فرشتو قبر میں مجھ سے سمجھ کے کرنا سوال
میں ہوں غلام بلال محمد عربی

اندھیری رات نہ ہوگی مری لحد کی کبھی
میں ہوں غلام بلال محمد عربی

گیاہ و خار و خس و خاک سے وہ بدتر ہے
نہیں ہے جسکو خیال محمد عربی

جمیل قادری شکر خدا کہ تو بھی ہوا
غلام عترت و آل محمد عربی

بشر سے غیر ممکن ہے ثنا حضرت محمد کی
خدا کرتا ہے خود قرآن میں مدحت محمد کی

پسند حق ہوئی صل علیٰ صورت محمد کی
نہ کیوں دونوں جہاں کو دل سے ہو چاہت محمد کی

ہے مژدہ مومنوں کو مَنْ رَّاٰنِیْ قَدْ رَاَ الْحَقَّ
خدا دیکھا جسے حاصل ہوئی رویت محمد کی

بشر جن و ملک ہرگز نہیں ممکن کہ پہچانیں
خدا ہی جانتا ہے رفعت و شوکت محمد کی

خدا سے اپنی امت کیلیے پوچھا جو موسیٰ نے
تو فرمایا کہ افضل سب سے ہے امت محمد کی

ہوئے بت سرنگوں آتشکدہ میں زلزلہ آیا
دلوں پر چھا گئی کفار کی ہیبت محمد کی

الٰہی بندۂ ناچیز کی تجھ سے دعا یہ ہے
ترقی پر رہے دل میں سدا الفت محمد کی

بھکاری نعمتوں سے بھر رہے ہیں جھولیاں اپنی
مساکین جہاں پر وقف ہے دولت محمد کی

یہ رحمت ہے کہ دیتے ہیں دعائیں دشمنوں کو بھی
نرالی سارے عالم سے ہے ہر عادت محمد کی

چمکتی تھی وہ بجلی تیغ سلطان رسالت کی
فرشتے دیکھتے تھے جنگ میں صولت محمد کی

بھرے ہیں جیب و داماں نعمتوں سے دونوں عالم کے
مگر دینے سے بھر سکتی ہے کب نیت محمد کی

محبت رکھتے ہیں محبوب حق اپنے غلاموں سے
خدا کو اس لیے محبوب ہے امت محمد کی

خدا اس واسطے قائم کرے گا بزم محشر کو
کہ دیکھیں اولین و آخریں عزت محمد کی

دکھائی اپنی تیزی آفتاب حشر نے جس دم
غلامان نبی پر چھا گئی رحمت محمد کی

گنہگارو کہاں پھرتے ہو سرگرداں ادھر آؤ
تمھاری جستجو میں پھرتی ہے رحمت محمد کی

جسے کہتے ہیں محشر عید ہے وہ اہلسنت کی
کبھی دیکھیں گے حق کو اور کبھی صورت محمد کی

بنائے جائیں گے مہماں غلامان رسول اللہ
ٹھہرنے کو ملیگی حشر میں جنت محمد کی

نہ کیوں ہو ناز قسمت پر اگر اسطرح دم نکلے
زمیں پر میرا سر ہو سامنے تربت محمد کی

Marfat.com

دعا ہے یہ جمیل قادری کی حق تعالیٰ سے
رہے کونین میں ہم پر فزوں شفقت محمد کی

غزل اک اور بھی پڑھ اے جمیل قادری رضوی
کہ برسے جھومکر حضار پر رحمت محمد کی

ہمارے سر پہ ہے سایہ فگن رحمت محمد کی
ہمارے دل میں ہی جلوہ کناں صورت محمد کی

گوارا ہی نہیں عشاق کو فرقت محمد کی
رہی دونوں جہاں میں یا خدا قربت محمد کی

زہی قسمت اشارہ پاکے انکی چشم رحمت کا
غلاموں کو لبھا کر لیچلی جنت محمد کی

نبی کے نام لیوا آنے والے ہیں تھکے ہارے
سجائی جاتی ہے اس واسطے جنت محمد کی

گنہگارو نہ گھبراؤ سیہ کارو نہ شرماؤ
وہ آئی مجرموں کو ڈھونڈھتی رفعت محمد کی

اغثنی یا رسول اللہ کے نعرے ہیں محشر میں
رفعنا کہہ رہا ہی دیکھ لو رحمت محمد کی

فدا جان جہاں فکر دو عالم اور اکیلا دم
اسے کہتے ہیں چاہت اور یہ ہی ہمت محمد کی

ملائک روکتے ہیں اسلیے اوروں کو جنت سے
کہ لائی جائے پہلے خلد میں امت محمد کی

عرب والا چلا ہے بخشوانے اپنی امت کو
مچی ہے سارے خاص و عام میں شہرت محمد کی

کسے معلوم ہے وہ جانیں یا انکا خدا جانے
جو ہی درگاہ حق میں عزت و وقعت محمد کی

علوم اولیں و آخریں کا کر دیا مالک
خدا نے دھوم سے کی عرش پر دعوت محمد کی

رسائی ہو نہیں سکتی وہاں تک عقل عالم کی
حضور حق ہے جتنی منزلت وقعت محمد کی

اشارے سے قمر کے دو کیے سورج کو لوٹایا
زمانے میں ہی اشہر طاقت و قدرت محمد کی

بتاتا ہی یہ فرمان ھُوَ الْمُعْطِیْ اَنَا قَاسِمٌ
بٹے گی حشر تک کونین میں نعمت محمد کی

فقیرو بینواؤ مانگ لو جو کچھ ضرورت ہو
جھڑکنا پھیرنا خالی نہیں عادت محمد کی

ازل میں نعمتیں تقسیم کیں جب حق تعالیٰ نے
لکھی جبریل کی تقدیر میں خدمت محمد کی

فرشتو قبر میں اپنی سند ہمراہ لایا ہوں
یہ دیکھو دل کے آئینہ میں ہی صورت محمد کی

فدا کیوں کر نہ ہو جان جہاں اس سبز گنبد پر
کہ اسمیں ہی سجی پیاری دلہن تربت محمد کی

ہزاروں قدسیوں کی بھیڑ ہی روضے کی جالی پر
ہزاروں آرہے ہیں چومنے تربت محمد کی

اجل جلدی نہ کر اتنی مدینے آہی پہنچے ہیں
خدارا دیکھ لینے دے ہمیں تربت محمد کی

خلاف اہلسنت سیکڑوں مذہب ہوئے پیدا
مگر غالب ہے سب ادیان پر ملت محمد کی

ابوجہلی کہے بدعت و لیکن ذکر مولد سے
دلوں میں عاشقوں کے بڑھتی ہی الفت محمد کی

Marfat.com

اسے بدعت سمجھتا ہے تو کیوں آتا ہے محفل میں
ہمیں تو کھینچ لاتی ہے یہاں الفت محمد کی

قیام ذکر مولد میں کھڑے ہوتے ہیں منکر بھی
یہ ہے اس ذکر کی رفعت یہ ہے شوکت محمد کی

جمیل قادری رضوی تجھے کیوں خوف محشر ہو
کہ تیرے دیکھ آئینے میں ہے صورت محمد کی

آئینہ منفعل ترے جلوے کے سامنے
ساجد ہیں مہر و مہ ترے تلوے کے سامنے

حاری ہے حکم یہ کہ دو پارہ قمر ہوا
انگشت مصطفےٰ کے اشارے کے سامنے

کیوں در بدر فقیر تمھارا کرے سوال
جب تم ہو بھیک مانگنے والے کے سامنے

یہ وہ کریم ہیں کہ جو مانگو وہی ملے
اے سائلو چلو تو دعا لے کے سامنے

منگتا کی عرض شاہ مدینہ قبول ہو
تربت بنی ہو آپکے روضے کے سامنے

رب کریم ہے یہ دعا میری روز حشر
محبوب میں نہ ہوں ترے پیارے کے سامنے

وزن عمل کا خوف ہو کیوں مجھ اثیم کو
سرکار ہونگے خود مرے پلے کے سامنے

جنت تو کھینچتی ہے کہ میری طرف چلو
ایمان کھینچتا ہے مدینے کے سامنے

شاہ و گدا فقیر سلاطین روزگار
موجود ہے ہر اک ترے روضے کے سامنے

آنکھیں ہوں نذر لب پہ دعائیں ہوں درود
پھیلے ہوں ہاتھ آپکے قبلے کے سامنے

اس طرح موت آئے تو ہو زندگی مری
کعبے میں میں ہوں منھ ہو مدینے کے سامنے

کیا لطف ہو جو خاک مدینہ پہ میں مروں
موجود تم بھی ہو مرے مرنے کے سامنے

تو قیر ان کے گھر کی ہے منظور اس قدر
کعبہ کا منھ کیا ہے مدینے کے سامنے

اہل نظر نے غور سے دیکھا تو یہ کھلا
کعبہ جھکا ہوا تھا مدینے کے سامنے

وہ دن جمیل قادری رضوی کو ہو نصیب
پڑھتا ہو نعت آپکے روضے کے سامنے

شہنشاہ زمانہ بابزاراں کر و فر آئے
کیا عالم یہ قبضہ ملک میں سب خشک و تر آئے

الٰہی میرے مرنے کی مدینے سے خبر آئے
فدا ہو جاؤں روضے پہ نہ واپس پھر سر آئے

وہ تنگ و تار گوشہ قصر جنت ہی نظر آئے
جو میری قبر میں ماہ مدینہ جلوہ گر آئے

مجھے عمر ابد حاصل ہو اور دنیا میں جنت ہو
وہ جان خضر و عیسیٰ نقش پر میری اگر آئے

چمک جائے مقدر یا وری پر میری امت ہو
جو انکی رہگذر میں یہ مرا ناچیز سر آئے

Marfat.com

فرشتہ سے قضا کے راہ طیبہ میں یہ کہدوں گا
ذرا ٹھہرو ذرا ٹھہرو مرے آقا کا در آئے

لحد میں دیکھکر تمکو یہ کہدوں گا فرشتوں سی
میں جنکا نام لیوا ہوں یہ وہ جان قمر آئے

منور دل کلیجہ شاد آبادی میسر ہو
جو انکی رہگذر میں میری آنکھوں کا کھنڈ آئے

حیات باطنی حاصل ہو میری روح مضطر کو
اگر خواب عدم میں آپکا جلوہ نظر آئے

پہنچ جاؤں میں طیبہ کو زیارت انکی حاصل ہو
الٰہی میری قسمت میں کوئی ایسا سفر آئے

میں بیہوشی کے عالم میں گریباں چاک کر ڈالوں
وہ پیارا سبز گنبد دور سے جسدم نظر آئے

لکھا ہے خامۂ قدرت نے انکے سبز گنبد پر
جسے جو کچھ ضرورت ہو یہاں سے لے ادھر آئے

سگان در تمھارے گر بنالیں مجھکو سگ اپنا
تمنا میری پوری ہو مرا مقصود بر آئے

تمھارا نام نامی نقش ہے دل کے نگینے پر
مجھے دوزخ سے پھر کس بات کا خوف و خطر آئے

جو ہو خورشید محشر لاکھ روشن منفعل ہوگا
قیامت میں لیے جسوقت ہم داغ جگر آئے

تمھارے در کے ذرونکی ضیا ہو جسکی آنکھوں میں
بھلا اسکی نظر میں کیا کوئی رشک قمر آئے

تمھارے نام سے روشن ہوئیں کونین کی آنکھیں
تمھیں نور نظر آئے تمھیں نور بصر آئے

نہ دیکھا مثل تیرا کوئی صورت میں نہ سیرت میں
ہزاروں انبیا آئے کروروں ہی بشر آئے

خداوند جہاں نے جب کیا رائج حکومت کو
نیابت کے لیے محبوب حق خیر البشر آئے

تمھارے نام سے روشن ہیں اکے بزم وحدت کے
تمھارے آستاں پر بھیک لینے تاجور آئے

پڑھا خطبہ انھیں کے نام کا حور و ملائک نے
جو وہ محبوب خالق بنکے دولھا عرش پر آئے

مدینے کی زیارت سے نہ کر انکار اے جاہل
تجھے حاصل نہ ہوگا کچھ جو مکے عمر بھر آئے

وہابی قادیانی نیچری سب رہگئے نکتے
غلامان شہ دیں پل سے اک پل میں اتر آئے

جمیل قادری رضوی کو جب دیکھیں گے محشر میں
کہیں گے حشر والے واصف خیر البشر آئے

پہنچوں اگر میں روضۂ انور کے سامنے
سب حال دل بیاں کروں سرور کے سامنے

جالی پکڑ کے عرض کروں حال دل کبھی
آنسو بہاؤں میں کبھی منبر کے سامنے

ہر دم یہ آرزو ہے مدینے کے چاند سے
بستر فقیر کا ہو ترے در کے سامنے

جنت کی آرزو ہے نہ خواہش ہی حور کی
ٹکڑا ملے زمیں کا ترے در کے سامنے

ہے آرزوئے دل کہ میں ہندوستاں کو چھوڑ
بستر جماؤں روضۂ انور کے سامنے

شاہ مدینہ طیبہ میں مجھکو بلا تو لیں
لوٹونگا خاک پاک پہ میں در کے سامنے

یوں میری موت ہو تو حیات ابد ملے
خاک مدینہ سر پہ ہو سر در کے سامنے

نکلے جو جاں تو دیکھ کے گنبد حبیب کا
مدفن بنے تو روضۂ اطہر کے سامنے

منگتا کی کیا شمار سلاطین روزگار
آتے ہیں بھیک لینے ترے در کے سامنے

دونوں جہاں کی نعمت کونین بانٹنا
کچھ بات بھی ہو میرے تونگر کے سامنے

یوں انبیا میں شاہ دو عالم ہیں جلوہ گر
جیسے ہو چاند انجم و اختر کے سامنے

مطلع

خوشبوئے مشک زلف معنبر کے سامنے
ایسی ہے جیسے خاک ہو گوہر کے سامنے

گلزار و باغ و گل کی نہ خواہش رہی تجھے
اے عندلیب میرے گل تر کے سامنے

کیوں روکتے ہو خلد سے مجھکو ملائکہ
اچھا چلو تو شافع محشر کے سامنے

جاری ہے العطش کی صدا ہر زبان پر
میلا لگا ہے چشمۂ کوثر کے سامنے

دکھلا رہے ہیں سوکھی زبانیں حضور کو
پیاسے کھڑے ہیں ساقی کوثر کے سامنے

جو کوئی بھی کرے گا شفاعت وہ انکے پاس
یہ ہیں شفیع داور محشر کے سامنے

انکار کر نہ فضل نبی سے تو اے شقی
جانا ہے تجھکو داور محشر کے سامنے

ہے قادری جمیل کی یہ عرض آخری
ہو قبر اس کی روضۂ اطہر کے سامنے

دو عالم گونجتے ہیں نعرۂ اللہ اکبر سے
اذانوں کی صدائیں آرہی ہیں ہفت کشور سے

کروں یاد نبی میں ایسے نالے دیدۂ تر سے
کہ دھلجائیں گناہ لا تعد میرے رجسٹر سے

خدا نے نور مولے سے کیا مخلوق کو پیدا
سبھی کون و مکاں مشتق ہوئے اس ایک مصدر سے

وہ صورت جس سے حق کا خاص جلوہ آشکارہ ہے
اسے تشبیہ دے سکتے ہیں کب ہم ماہ و اختر سے

کچھ ایسا جوش پر ہے مَنْ رَآنِی قَدْ رَأَ الْحَقَّ
خجل ہیں مہر و مہ بھی آپکے روئے منور سے

نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے بعد انکے نبی کوئی
ہوا ظاہر یہ ختم الانبیا کی مہر انور سے

جہاں میں آکے ایسا خنجر توحید چمکایا
کہ بت بول اٹھے اللہ احد ہر ایک مندر سے

مٹی تاریکی کفر و ضلالت روشنی پھیلی
ابوبکر و عمر عثمان علی شبیر و شبر سے

بنایا حق تعالیٰ نے انھیں کونین کا مالک
فقیر و مانگ لو ہر شے مرے محتاج پرور سے

کرم سے انکے لاکھوں بنگئے بگڑے ہوئے دم میں
غنی صدہا ہوئے انکی نگاہ بندہ پرور سے

Marfat.com

مجھے ایسا گما دے اپنی ذات پاک میں مولیٰ
کہ میری آنکھ میرے دیکھنے کو حشر تک ترسے

مدینہ کیا ہے اور اسمیں بہاریں کیسی کیسی ہیں
کوئی پوچھے ہماری آرزوئے قلب مضطر سے

ہمیں طیبہ میں پہنچا کر گرا دے یا خدا ایسا
نہ اٹھیں ہم قیامت تک رسول اللہ کے در سے

الٰہی راہ طیبہ میں کچھ ایسی بے خودی چھائے
کہ گر جائے گناہوں کی کہیں گٹھری مرے سر سے

چھپائیں گے سیہ کاروں کو وہ دامان رحمت میں
ڈریں پھر کیوں غلامان نبی خورشید محشر سے

شہ کوثر زبانیں پیاس سے باہر نکل آئیں
حسین پاک کا صدقہ ملے اک جام کوثر سے

اتارا جب نبی کو قبر انور میں۔ تو آتی تھی
صدائے امتی یا امتی لبہائے سرور سے

صحابہ جب جنازہ حضرت صدیق کا لائے
چلے آؤ مرے پیارے ندا آئی یہ اندر سے

جمیل قادری جس دم سنائے نعت محشر میں
معافی کی سند ملجائے مولیٰ تیرے دفتر سے

جو صدق دل سے تمھارا غلام ہو جائے
تو اس پہ آتش دوزخ حرام ہو جائے

نزول رحمت حق بھی اسی طرف کو ہو
جدھر وہ سرور عالی مقام ہو جائے

الٰہی جس کے سبب سے یہ عرش و فرش بنے
اوسی کا میرے بھی دل میں قیام ہو جائے

خدا کرے کہ مدینہ کا ہو سفر ہر سال
ہماری عمر اسی میں تمام ہو جائے

تمھارے روضۂ اقدس پہ میرا دم نکلے
فراق و وصل کا قصہ تمام ہو جائے

نہ کیوں ہو مجھکو مقدر پہ اپنے ناز اگر
سگان طیبہ میں میرا بھی نام ہو جائے

نظر سے دور ہو اک پل اگر جمال حضور
مریض عشق کا جینا حرام ہو جائے

یہ کہہ رہا ہے فترضیٰ کہ غیر ممکن ہے
خلاف مرضی محبوب کام ہو جائے

ادب سے شرم سے منھ ڈھانک لے کرے سجدہ
جو سامنے کبھی ماہ تمام ہو جائے

شکار مجھکو نہ کر نفس ہوں غلام حضور
نہ ٹکڑے ٹکڑے کہیں تیرا دام ہو جائے

جمیل قادری رضوی کا خاتمہ بالخیر
طفیل حضرت خیر الانام ہو جائے

عمل سب سے بڑا طاعت حبیب کبریا کی ہے
ہی ایماں نام جسکا وہ محبت مصطفےٰ کی ہے

تمھارے دشمنوں پر تا ابد لعنت خدا کی ہے
جو عبد المصطفےٰ ہی اوسپہ رحمت کبریا کی ہے

ترے یاروں نے تجھپر جان تک اپنی فدا کی ہے
اسی باعث سی شہرت چار یار باصفا کی ہے

Marfat.com

کہیں مزمل و مدثر کہیں طٰہٰ کہیں یٰسٓ
ترے مولیٰ نے قرآں میں تری کیا کیا ثنا کی ہے

زہے شانِ جلالت جب چلے معراج کو مولیٰ
تو اقصیٰ میں رسولوں نے انھیں کی اقتدا کی ہے

نہ پھیرا ہے کبھی خالی مرادیں دی ہیں منھ مانگی
تمھارے آستاں پر جس گدا نے التجا کی ہے

اوسی دم درجۂ مقبولیت حاصل ہوا اسکو
توسل سے تمھارے جس کسی نے جو دعا کی ہے

محبت اس کو کہتے ہیں کہ مولائے ولایت نے
نمازِ عصر آرام محمد پر فدا کی ہے

اویس اللہ اکبر ہو گئے عاشق بلا دیکھے
ابوجہل آپکا تابع نہ ہو قدرت خدا کی ہے

سفینہ میرا جکرا تا ہے گرداب معاصی میں
اَغِثنِی یَا رَسُوْلَ اللہ گھٹا سر پر بلا کی ہے

وہی حاکم وہی مالک خدا کے نائب مطلق
تو پھر کیوں فکر تمکو عاصیو روز جزا کی ہے

گنہگار و سیہ کار و خطاوار و نہ گھبراؤ
سواری آنیوالی شافع روز جزا کی ہے

جمیل قادری نازاں نہ کیوں ہو اپنی قسمت پر
نوازش اسپہ ہر دم حضرت احمد رضا کی ہے

مچی ہے دھوم تحمید و ثنا کی
صدائیں آتی ہیں صل علیٰ کی

محبت جسکو ہے حیدر اوری کی
عنایت اسپہ ہے ہر دم خدا کی

جنھوں نے خلق کی حاجت روا کی
انھیں سے ہم نے اپنی التجا کی

مدد کر نامرے اے ناصر خلق
کہ میرے نفس کافر نے دغا کی

مدد کی ہر مصیبت سے بچایا
دوہائی جب بھی دی شاہ ہدیٰ کی

میں ہوں جنکا وہی ہیں میرے شافع
تو پھر کیوں فکر ہو روز جزا کی

گنہگار و مسا رکیا دم کو
وہ رکھتے ہیں محبت انتہا کی

خدا فرمائے جب قرآں میں کیا
ثنا پھر کیا ہو درِ بے بہا کی

ہیں تاباں مہر و مہ انجم درخشاں
ضیا ہے عارض بدر الدجیٰ کی

تمامی انبیا آئے مگر بشر
خبر اول سے تھی اس مبتدا کی

شب معراج جب اقصیٰ میں پہنچے
رسولوں نے انھیں کی اقتدا کی

دو عالم نعمتوں سے بھر دیا ہے
بھلا کچھ انتہا ہے اس عطا کی

دعائیں دے رہے ہیں دشمنوں کو
یہ شان حلم ہے کان سخا کی

اوسی در کے ہیں ہم منگتا بھکاری
جہاں پر بھیڑ ہے شاہ و گدا کی

Marfat.com

سمیعٌ ناصرٌ عین کے ہیں القاب
وہ سنتے ہیں پکار اپنے گدا کی

ہیں سب ارض و سما و عرش روشن
چمک ہے جلوہ ہائے جانفزا کی

کہا جاؤں گا نے آؤ یہاں پر
معافی ملتی ہے ہر ایک خطا کی

تصوف چاہیے گر مجھکو صوفی
اطاعت کر امام الاصفیا کی

عطا فوراً کیا جو کچھ بھی مانگا
یہاں حاجت اگر کی کرنا لا کی

ازل کے روز سے کون و مکاں میں
انھیں کے نام کی نوبت بجا کی

فرشتوں نے کیا آدم کو سجدہ
یہ تھی تعظیم نور مصطفےٰ کی

ہوا مردود لعنت کا پڑا طوق
عبادت کی بھی نخوت نے تو کیا کی

کرم انکا عنایت ہے یہ اون کی
خبر لیتے ہیں مجھ جیسے گدا کی

مجھے بندہ کیا شاہ مدینے کا
بڑی رحمت ہوئی رب العلا کی

ہو مژدہ عاصیوں کو روز محشر
صدا میں آئیں گی اِنّی لھا کی

مدد دولت نقش پائے مصطفےٰ کے
بڑھی عزت حریم کبریا کی

تھا وہ آستانہ مل گیا جب
مجھے خواہش ہو کیوں دارا شفا کی

ہمیشہ میں نے نافرمانیاں کیں
عنایت تم نے مجھپر دما دم کی

خدا نے کر لیا محبوب اپنا
خوشا قسمت محب مصطفےٰ کی

مری تقدیر میں لکھا ہوا ہے
کرم حق کا شفاعت مصطفےٰ کی

تھکا رارو ئے انور دیکھتے ہی
نظر آنے لگی قدرت خدا کی

یہ فرمایا شب اسریٰ خدا نے
کہ تیری امت عاصی رہا کی

کیا افلاک کو دو گام میں طے
یہ تیزی ہے براق برق پا کی

سلاطین زمانہ نے بصد عجز
تمھارے در پہ عرض مدعا کی

وہ پہنچی درجہ مقبولیت پر
تمہارا نام لے کر جو دعا کی

ابھی نجی اٹھیں مرنے کلمہ پڑھتے
ہوا پہنچے جو دامان قبا کی

اٹھا کر لے گئیں حوریں جنانیں
قدم پر ان کے جس نے جان فدا کی

اندھیری رات ہے وقت مدد ہے
گھٹا چھائی ہوئی ہے مجھ بلا کی

لٹا جاتا ہے جنگل میں اکیلا
خدارا تو خبر اس بے نوا کی

Marfat.com

بھنور میں پھنس گئی کشتی ہماری | دوہائی ڈوبتوں کے ناخدا کی

جمیل قادری تقدیر چمکی
کہ خدمت مل گئی مرشد رضا کی

آؤ محفل میں غلامان رسول عربی | آج ہے جوش پہ فیضان رسول عربی
جھومتے پھرتے ہیں مستان رسول عربی | ہے مہک پر چمنستان رسول عربی
کیسے عشاق تھے یاران رسول عربی | اپنے سر کر دیے قربان رسول عربی
ایسی وسعت سے بچھا خوان رسول عربی | سارا عالم ہوا مہمان رسول عربی
کعبہ و ارض و سما شمس و قمر حور و ملک | ہیں سبھی تابع فرمان رسول عربی
حور و غلماں کی تمنا ہو نہ شوق جنت | جس نے دیکھا ہے بیابان رسول عربی
اپنی قسمت پہ نکیوں فخر کروں لاکھوں بار | دیکھوں جب گنبد ایوان رسول عربی
اس نے اللہ کے جلوؤں کا کیا نظارہ | جسنے دیکھا رخ تابان رسول عربی
انکی مدحت نہیں کچھ انس و ملک پر موقوف | ذرہ ذرہ ہے ثنا خوان رسول عربی
کسکو سرکار سے نعمت نہ ملی کون ہے وہ | جو نہیں بندۂ احسان رسول عربی
رمز محبوب و محب کون سمجھ سکتا ہے | حکم رحمٰن ہے فرمان رسول عربی
قبر و محشر کا انھیں غم ہی نہیں کچھ اصلا | جنکے ہاتھوں میں ہے دامان رسول عربی
ان کا بندہ ہوا اللہ کا محبوب بنا | صاف فرماتا ہے قرآن رسول عربی
تیرہ بختوں کے مقدر کو ذرا چمکا دے | اے ضیائے در دندان رسول عربی
دین و دنیا کی میسر ہوئی انکو شاہی | جو ہوئے دل سے گدایان رسول عربی
چھوڑ کر سلطنتیں اونکے بنے خاک نشیں | آفریں باد فقیران رسول عربی
روبرو مثل کف دست ہیں دونوں عالم | کیسی پر نور ہیں چشمان رسول عربی
بادۂ حب نبی خوب جمائی رنگت | ہو گئے مست غلامان رسول عربی
چشم دل کور غریباں کو منور کر دے | میں فدا شمع شبستان رسول عربی
قبر میں جبکہ نکیرین کریں مجھ سے سوال | میں کہوں بندۂ دربان رسول عربی
داخل خلد کیے جائیں گے اہل عصیاں | جوش پر آئیگی جب شان رسول عربی
فاتح باب شفاعت کے سبب حکم ملا | جائیں جنت میں گدایان رسول عربی

Marfat.com

یا الٰہی یہ دعا ہے کہ روزِ محشر
سر پہ ہو سایہ دامانِ رسولِ عربی

اے جمیل رضوی تیری حقیقت کیا ہے
جب خدا خود ثنا خوانِ رسولِ عربی

یہ رضا کار ہے تصدق کر جمیل رضوی
ہوا مشہور ثنا خوانِ رسولِ عربی

ہاں سنا کوئی غزل اور جمیل رضوی
کہ ہیں مشتاق محبانِ رسولِ عربی

عرشِ عرش و فلک سائے رسولِ عربی
عرشِ رحمٰن بنا جائے رسولِ عربی

سر میں یارب کی سودائے رسولِ عربی
اور آنکھوں میں تجلائے رسولِ عربی

جنکے دل میں ہے تولائے رسولِ عربی
کیوں نہ ٹھہرائیں صحرائے رسولِ عربی

داغِ عشقِ شہ دیں روز ترقی پہ ہے
میری آنکھیں ہیں جو بائے رسولِ عربی

اس قدِ پاک کا سایہ نظر آتا کیونکر
نور ہی نور میں اعضائے رسولِ عربی

تشنہ کاموں کی تمنا ہے کہ روزِ محشر
جوش پر آئے دریائے رسولِ عربی

عبد ہو مجھکو دکھیوں بھی دیدارِ خدا
اور کبھی صورتِ زیبائے رسولِ عربی

کیوں دکھاتا ہے پیش مہرِ قیامت تمکو
دیکھ ہشیار کہ وہ آئے رسولِ عربی

اب ہے تی شفاعت کی ہوا آئے پہ
بخشوانے کے لیے آئے رسولِ عربی

امتی در و زباں تاجِ کرامت بر سر
یوں شفاعت کیلئے آئے رسولِ عربی

کیوں نہ محشر میں پریشاں پھروں گنہگار
جس کے سر میں نہیں سودائے رسولِ عربی

حکم ہو گا کہ اسے داخلِ جنت کر دو
جسکے دلمیں ہے تمنائے رسولِ عربی

زیرِ دامانِ نبی حشر میں ہم دیکھیں سیر
جب جلیں نارِ بن اعدائے رسولِ عربی

چشمِ صدیق سے دیکھے کوئی ایسی صورت
نور ہی نور نظر آئے رسولِ عربی

اپنی آنکھوں کو ملوں جانِ تصدق کر دوں
دیکھوں گر نقشِ کفِ پائے رسولِ عربی

گر سوالاتِ نکیرین ہی سخت ہو مجھے
منہ سے نکلے کہ ہیں شیدائے رسولِ عربی

حور و غلمانِ جناں کیوں نہ بنوں تیرے مشتاق
ہو وظیفہ مرا اسمائے رسولِ عربی

ہے تمنائے جمیل رضوی یا اللہ
میرا مسکن ہے صحرائے رسولِ عربی

یا خدا مردم نگہ میں انکا کاشانہ رہے
دونوں عالم میں خیال روئے جانانہ رہے

اے عرب کے چاند تیرے ذرے کا ذرہ ہو نہیں
تا ابد پر نور میرے دل کا کاشانہ رہے

کیوں معطر ہو نہ خوشبو سے دو عالم کا دماغ
پنجہ قدرت ترے گیسو کا جب شانہ رہے

جس مکاں کی اپنے پیارے پاک سے عزت بڑھائی
کیوں نہ سب امراض کا وہ گھر شفاخانہ رہے

زندگی میں بعد مردن انکے نام پاک سے
یا خدا آباد میرے دل کا ویرانہ رہے

عین ایماں ہے یہی اور ہے ہر اک مومن پہ فرض
انکے نام پاک کا دنیا میں مستانہ رہے

ورد لب مصرع ہو یہ جب سیر ہوں پیاسے ترے
ساقی کوثر ترا آباد میخانہ رہے

مست انکے جھومتے ہیں جوش میں کہتے ہوئے
ساقی کوثر ترا آباد میخانہ رہے

کیوں جلائے نار دوزخ اسکو اے شمع ہدیٰ
جو فدا دنیا میں تم پر مثل پروانہ رہے

محو نظارہ ہیں تا حشر آنکھیں یا خدا
اور دل وحشی رخ و گیسو کا دیوانہ رہے

کر بلند ایسا علم اسلام کا اے شاہ دیں
مسجدیں آباد ہوں ویران بتخانہ رہے

ہے جمیل قادری کے ورد لب نعت نبی
بعد مردن بھی لحد میں ذکر جانانہ رہے

یہ دل عرش اعظم بنا چاہتا ہے
گھر اس میں نبی کا ہوا چاہتا ہے

نہ پوچھو کہ بندے تو کیا چاہتا ہے
فقط اک تمہاری رضا چاہتا ہے

عجب کیا جو انس و ملائک ہیں شیدا
تمہیں تو تمہارا خدا چاہتا ہے

غلاموں پہ کیونکر نہ تیرا کرم ہو
تو دشمن کا بھی کب برا چاہتا ہے

سبھی کی نظر ہے ترے دامنوں پر
ہر اک انکی ٹھنڈی ہوا چاہتا ہے

خدا کی رضا کا ہے ہر ایک طالب
خدا تیرا تیری رضا چاہتا ہے

نہ کیوں دونوں عالم نبی اسکے منگتا
عرب والا سب کا بھلا چاہتا ہے

ہر اک پیش خالق ازل سے ابد تک
وسیلہ اسی ذات کا چاہتا ہے

عجب پیار افزود ہے بحبیکم اللہ
کہ بندوں کو انکے خدا چاہتا ہے

کنارہ بہت دور کشتی شکستہ
معاصی کا دریا چڑھا چاہتا ہے

خدارا خبر لو کہ کوہ گناہاں
سر ناتواں پر گرا چاہتا ہے

عطا اسکو ہوتی ہے فی الفور صحت
جو اس در سے آکر دوا چاہتا ہے

Marfat.com

نہ دنیا کی خواہش نہ جنت کا طالب
فقط اک تمہاری رضا چاہتا ہے

رہے ورد دنیا میں نام مبارک
قیامت میں ظل لوا چاہتا ہے

سہارا لگا ناخدائے غریباں
کہ اب غرق بیڑا ہوا چاہتا ہے

خدارا بلا لو کہ بندہ تمہارا
مدینے کی آب و ہوا چاہتا ہے

مدینے پہنچکر دعا یہ کرونگا
کہ بندہ یہیں پر مرا چاہتا ہے

دم نزع اللہ صورت دکھادو
کہ دنیا سے بندہ اٹھا چاہتا ہے

غلاموں کی قبروں کو پر نور کردو
کہ بندوں کا اب دم گھٹا چاہتا ہے

نکیرین یہ وہ اٹھا کر یہ کہدو
کہ بندہ تمہیں دیکھا چاہتا ہے

فرشتو مرا حال دیکھے تو جاؤ
مدینے سے پردہ اٹھا چاہتا ہے

منادی پکاریگا روز قیامت
کہ دربار رحمت کھلا چاہتا ہے

فقرضی ہی شاید کہ روز قیامت
وہی ہوگا جو مصطفےٰ چاہتا ہے

تو ہو پہلے بندہ حبیب خدا کا
اگر بندۂ حق بنا چاہتا ہے

جمیل اپنی جھولی بہت جلد پھیلا
کہ طیبہ سے صدقہ ملا چاہتا ہے

دست قدرت نے عجب صورت بنائی آپکی
والہ و شیدا ہوئی ساری خدائی آپ کی

آپ پر صدقے نہ کیونکر ہوں حسینان جہاں
صانع مطلق کو تشکل پاک بھائی آپ کی

آپ محبوب خدا کونین کے مختار ہیں
جب خدا ہے آپکا ساری خدائی آپ کی

یاد شاہان جہاں کو بھی یہی کہتے سنا
سلطنت دنیا کی چھوڑو لو گدائی آپ کی

نا روا لے ایکدم میں نور والے ہو گئے
رحمت عالم عجب ہے رہنمائی آپ کی

ساری مخلوق الٰہی آپ کی فرماں پذیر
میں بھی بندہ آپ کا ساری خدائی آپ کی

امت عاصی کی بخشش آپ پر موقوف ہے
مخلصی دو ایسی مشکل کشائی آپ کی

جمع ہونگے روز محشر اولین و آخرین
سب پہ روشن ہوگی شان مصطفائی آپ کی

اتقو بلو الوسیلے میں خدا کے واسطے
پارہ پارہ دل کو کرتی ہے جدائی آپ کی

یا الٰہی روز محشر لب پہ جاری ہو مرے
المدد اے شافع محشر دوہائی آپ کی

جمع کرلے توشۂ عقبےٰ جمیل قادری
کام دیگی حشر میں مدحت سرائی آپ کی

Marfat.com

حبیب خدا عرش پر جانے والے
وہ اک آن میں جا کے پھر آنے والے

خدا کو ان آنکھوں سے دیکھ آنے والے
وہ تفصیل سے سیر فرمانے والے

وہ اقصیٰ میں معراج کی شب پہنچکر
امامت نبیوں کی فرمانے والے

وہ امی ہیں ایسے کہ فضل خدا سے
ہیں علم مغیبات سکھلانے والے

انھیں کی ہے عالم میں نافذ حکومت
یہی ہیں درختوں کے ہلوانے والے

اشارے سے انکے تمہکے ہوئے دو
یہ ہیں دم میں سورج کو ڈوبانے والے

انھیں کا لقب ہے شفیع غلاماں
یہ ہیں اہل عصیاں کے بخشانے والے

رہا ان کے ماتھے شفاعت کا سہرا
یہی ہیں گناہوں کے بخشانے والے

یہی تو ہیں ہر قسم کی نعمتوں کے
زمانے میں تقسیم فرمانے والے

نہ کیونکر غنی دل ہوں انکے کہ جو ہیں
حضور نبی ہاتھ پھیلانے والے

جو چاہو وہ مانگو جو مانگو وہ پاؤ
نہیں ہیں یہ انکار فرمانے والے

تمنا نجی۔ سلطنت چھوڑتے ہیں
ترے در پہ بھولی کو پھلانے والے

نہ کیوں چمکیں کونین میں بدر ہو کر
ترے نام اقدس پہ مٹجانے والے

پہنچتے ہیں مقصود کو اپنے جلدی
قدم راہ موتی میں دوڑانے والے

اجل سر پہ ہے تیز چل سوئے طیبہ
مدینے کے رستے ہیں سستانے والے

کریں آکے نظارۂ سبز گنبد
جو اونچا فلک کو ہے تلانے والے

ہمارے ہی ہیں منتظر حور و غلماں
ہیں پہلے سہیں خلد میں جانے والے

نہیں ناز ہے دشت طیبہ پہ زاہد
جو ہیں آپ جنت پہ اترانے والے

گل خلد سے بدلوں میں خار طیبہ
ارے واہ شاباش للچانے والے

میں مجرم سہی پر نبی کے کرم سے
نہ روکیں گے محشر میں تھانے والے

ہے سایہ فگن سر پہ پرچم نبی کا
نہیں مہر محشر سے گھبرانے والے

منا دی کہ گا نہ گھبرائیں عاصم
اب آتے ہیں امت کے بخشانے والے

گنہگار کیا بلکہ ہیں البیلا بھی
تری ذات پر فخر فرمانے والے

جگائے خدا را مرا بخت خفتہ
غلاموں کی قسمت کو چمکانے والے

جو عالم کو کرتے ہیں روشن مہ و خور
وہ ہیں تیرے ذروں کی ضو پانے والے

Marfat.com

ادھر بھی کوئی بوند گیسو کا صدقہ
مرے ابر رحمت کے برسانے والے

جو اچھوں کی قسمت میں ہی جام تیرا
بدوں کو بھی اک بوند میخانے والے

ہے جن کا وظیفہ اغثنی حبیبی
یہ ہیں ان کی امداد فرمانے والے

جو دنیا میں ہیں منکر استعانت
وہ ہوں گے قیامت میں پچھتانے والے

ادب دل سے لازم ہے اے اہل محفل
حبیب خدا ہیں یہاں آنے والے

جلیں اور توصیف سرکار سنکر
جہنم کی آتش میں جل جانے والے

سناتا ہے قرآن موتوا کا مژدہ
جلیں غیظ میں اپنے جل جانے والے

بنے گا تو بیشک جہنم کا کندہ
ارے نائب حق سے پھر جانے والے

جو کہتے ہیں ان کو نہ تھا علم بالکل
وہ بے شبہ دوزخ میں ہیں جانے والے

دعا ہے کہ احباب میں ہو یہ چرچا
جمیل اب مدینے کو ہیں جانے والے

وہیں پر رہوں اور وہیں جان نکلے
مدینے کے ہوں لوگ دفنانے والے

کس سے ممکن ہی صفت حضرت رسول اللہ کی
جبکہ خالق خود کرے مدحت رسول اللہ کی

مَنْ رَاٰنِیْ قَدْ رَاَ الْحَقَّ کے جلوہ پر نثار
ہی بلا شک دید حق رویت رسول اللہ کی

یوں تو انکی عام رحمت سی کوئی خالی نہیں
مومنوں پر خاص ہی رحمت رسول اللہ کی

لے گئے تشریف جس کوچہ سی شاہ مرسلاں
اُس گلی میں بس گئی نکہت رسول اللہ کی

راہ بھٹکیں کس لیے جویائے محبوب خدا
رہبر عشاق ہے نکہت رسول اللہ کی

دامن امید بھر کر کیوں نہ لائیں نامراد
پھیرنا خالی نہیں عادت رسول اللہ کی

ق

جانور سنگ و شجر انس و ملک عرش و فلک
جانتے ہیں جیسی ہی قدرت رسول اللہ کی

اسکو لوٹایا تو ایک ایما سے اُسکے دو کیے
مہر و مہ سے پوچھیے طاقت رسول اللہ کی

واہ وا زور ید اللہی کہ مشت خاک سے
چھا گئی کفار پر ہیبت رسول اللہ کی

سب فرشتوں میں انھیں اسواسطے افضل کیا
کرتے تھے روح الامیں خدمت رسول اللہ کی

جمع ہونگے روز محشر اولین و آخریں
اور دکھائی جائیگی عزت رسول اللہ کی

ہم بھکاری بھول جائینگے مصائب حشر کے
دیکھ لیں گے جس گھڑی صورت رسول اللہ کی

اک اکیلی جان خود معصوم فکر دو جہاں
مرحبا صد مرحبا ہمت رسول اللہ کی

Marfat.com

انبیا و اولیا و اولین و آخریں — کون ہے جسکو نہیں حاجت رسول اللہ کی
اے زہے رحمت سیہ کاران امت کے لیے — ہوگئی آراستہ جنت رسول اللہ کی
داور محشر بروز حشر یوں فرمائے گا — جائے پہلے خلد میں امت رسول اللہ کی
اہل محشر کی نظر انکی طرف کو کیوں نہ ہو — دیکھتا ہی خود خدا صورت رسول اللہ کی
اُس کو حاصل ہوگیا قرب خدا کا مرتبہ — جس کے ہاتھ آئی یہاں صحبت رسول اللہ کی
ختم کردی جاں نثاری حضرت صدیق نے — جبکہ مکے سے ہوئی ہجرت رسول اللہ کی
قرب دنیا میں عطا اُس سرکار کے صدیق کا — بعد رحلت بھی رہی قربت رسول اللہ کی
اے غلام چار یار و با صفا دعوت پاک — ہے حمایت پر تری عترت رسول اللہ کی
راستہ پوچھو نجوم مصطفےٰ سے کم نہیں — اور سفینہ نوح کا عترت رسول اللہ کی
ہیں اسی حالت سے زندہ جس طرح دنیا میں تھے — ظاہری صورت اگرچہ رحلت رسول اللہ کی
آرزوئیں دل کی کرتی ہیں دعا اللہ سے — ہم بھی دیکھیں گے کبھی تربت رسول اللہ کی
آتے ہیں لاکھوں ملک جسکی زیارت کو وہیں — جان مومن کہیے یا تربت رسول اللہ کی
پیش منبر خارج مسجد اذان خطبہ ہو — ہے مسلما نو یہی سنت رسول اللہ کی
دیکھ لو اے نجدیو دونعت رسول اللہ کی — عرش اعظم پر ہوئی دعوت رسول اللہ کی
ڈھل گئے سانچے میں بوجہل لعیں کے جو قلوب — کیا نظر آئے انھیں قدرت رسول اللہ کی
دل کے اندھو نجدیو دونیا میں جو چاہا ہو کہو — حشر کے دن دیکھنا عزت رسول اللہ کی
جھونکدیگی نار میں تنقیص شان مصطفےٰ — خلد میں لیجائیگی الفت رسول اللہ کی
علم سونے سے بڑھایا علم شیطان لعیں — امید دعوی یہ کہوں امت رسول اللہ کی
منکر علم نبی کے واسطے نار جحیم — اور غلاموں کیلئے جنت رسول اللہ کی

کر دیا تیرا لقب امر شد نے مدح الحبیب
کر جمیل قادری مدحت رسول اللہ کی

یا بی لب پہ آہ و زاری ہے — روز و شب تیری یاد کاری ہے
آستانے پہ تیرے سر گرداں — ایسی قسمت کہاں ہماری ہے
تیرا در بار دیکھنے کے لیے — ایک عالم کو بے قراری ہے
صاحبے عشاق ہیں کمر بستہ — حکم کی تیرے انتظاری ہے

Marfat.com

عرش تا فرش تیرے حکوم ہر جگہ تیرا حکم جاری ہے
جو ترا ہو گیا بنا مومن تجھ سے جو پھر گیا وہ کافر ہے
ہم کو بندہ بنا دیا تیرا واہ کیا شان کردگاری ہے
تم ہو قاسم تمہارا رب معطی دین رب کی عطا تمہاری ہے
کر دیا تاجور جسے چاہا واہ کیا تیری تاجداری ہے
تیرے صدقے میں یا رسول اللہ تیری امت بھی حق کو پیاری ہے
نہ اتارا عذاب دنیا میں حق کو تیری یہ پاسداری ہے
عقل کل بھی رہے جہاں حیراں حق سے تیری وہ رازداری ہے
بلبل اس جاو طن بنا کہ جہاں دائما موسم بہاری ہے
در و دنداں میں ہے چمک جیسی کس گہر میں یہ آبداری ہے
کیوں نکیرین کرتے ہو جلدی مجھکو آقا کی انتظاری ہے
مجھ سے پوچھیں وہ حشر میں یا ربا کچھ تو کہہ کیسی بے قراری ہے
میں کروں عرض یا رسول اللہ سر پہ گٹھری گنہ کی بھاری ہے
ٹوٹی جاتی ہے پیٹھ عصیاں سے اس سبب سے فغان و زاری ہے
پھر تو فرمائیں یوں شفیع امم بہر بخشش ہمارا جاری ہے
تو ہمارا ہی نام لیوا ہے تجھکو ہر غم سے رستگاری ہے
شور ہو حشر میں کہ صل علی کیا غلاموں کی غمگساری ہے

لاج رکھ لے جمیل رضوی کی
یہ بھی ادنی ترا بھکاری ہے

محمد مصطفے جب حشر میں تشریف لائینگے تو اپنے نام لیوؤں کو اشارہ میں بلائینگے
جو محشر میں پکاریں گے غنی یا رسول اللہ تو اُن کی دستگیری کیلئے سرکار آئینگے
اگرچہ خاطی و عاصی ہیں ہم لیکن یقیں یہ ہے رسول اللہ ہماری حشر میں پگڑی بنائینگے
جہنم چیختا جب عرصۂ محشر میں آئے گا سیہ کاروں کو وہ دامان رحمت میں چھپائینگے
گنہگاروں کی بخشش کا رہے گا اسکے سر سہرا شفاعت کار رسول اللہ کو دولھا بنائینگے
محمد در لب و دامان احمد دونوں ہاتھ میں گدیان نبی اس شان کے محشر میں آئینگے

Marfat.com

گزر جائیں گے پل سے رب سلم کی صدا سنکر
وہ بیڑا پار خود اپنے غلاموں کا لگائیں گے

تمامی اہل محشر انبیا کے پاس سے پھر کر
اسی سرکار میں آکر مرادیں اپنی پائیں گے

بحمد اللہ بچا کر نار سے فردوس اعلیٰ میں
وہ اپنے سامنے ایک ایک کو داخل کرائیں گے

شفاعت کرکے ہر امت کی درگاہ الٰہی میں
خدائے پاک سے ماہ مدینہ بخشوائیں گے

گنہ امت کے اڑ جائیں گے محشر میں ہوا ہو کر
نظر رحمت کی ہم پر ڈالکر جب مسکرائیں گے

مچل جائیں گے انکے دامن اقدس پہ جب عاصی
انھیں تشریف لاکر حضرت رضوان منائیں گے

بجا ہے جس قدر روئیں غم عشق محمد میں
وہ رو کر پیش خالق ہم غلاموں کو ہنسائیں گے

جو ہونگی حشر میں سوکھی زبانیں پیاس سے باہر
تو شاہ خلد و کوثر جام بھر بھر کے پلائیں گے

اغثنی یا رسول اللہ محشر میں مدد کیجیے
ترے بے دست و پا کسطرح بار غم اٹھائیں گے

وہ جب آئیں گے محشر میں فترضیٰ کی سند لیکر
جو چاہیں گے وہی ہوگا جو مانگیں گے وہ پائیں گے

جو جلتے ہیں یہاں سنکر صدائے یا رسول اللہ
وہاں انکو فرشتے نار دوزخ میں جلائیں گے

جلائیں گے یہاں ہم منکروں کو یا نبی کہکر
وہاں انکو فرشتے نار دوزخ میں جلائیں گے

نہیں گو مال و زر لیکن مدینے میں پہنچکر ہم
درودوں کے پرو کر ہار روضے پر چڑھائیں گے

خدا چاہے تو پیش حق عدالت میں کھڑے ہو کر
جمیل قادری نعت اپنی مولیٰ کی سنائینگے

ہے کونین کے سر پہ رحمت نبی کی
کرے پھر نہ کیوں ناز امت نبی کی

نہ کیونکر رہے ہر جگہ سنیوں پر
خدا کا کرم اور عنایت نبی کی

ہمیں جائینگے خلد میں سب سے پہلے
نبی کے ہیں ہم اور جنت نبی کی

بنائے گئے ہم شفاعت کی خاطر
ہمارے لیے ہے شفاعت نبی کی

وہی لطف پائیں گے روز قیامت
جو رکھتے ہیں دنیا میں الفت نبی کی

قیامت کا دن صرف اس واسطے ہے
کہ دکھلائیں اس روز عزت نبی کی

یہ رضواں کو حکم خدا ہے کہ پہلے
چلی جائے جنت میں امت نبی کی

فقط ایک عالم نہیں انپہ شیدا
خدا کو بھی پیاری ہے صورت نبی کی

وہ فرماتے ہیں من رآنی رأ الحق
کچھ ایسی بنائی ہے صورت نبی کی

چلے جائیں گے خلد میں زہد والے
گنہگار دیکھیں گے صورت نبی کی

Marfat.com

زمانہ ہے شاہ عرب کا بھکاری — دو عالم میں بٹتی ہے دولت نبی کی
نہ کیوں سبز گنبد پہ عالم ہو قرباں — کہ اسمیں بنی پیاری تربت نبی کی
عجب جالیاں ہیں سنہری سنہری — عجب پیاری پیاری ہے تربت نبی کی
نہ لگتا تھا سدرہ پہ جبریل کا دل — گوارا نہ تھی اُن کو فرقت نبی کی
فرشتوں میں افضل کیا یوں خدا نے — کہ کرتے تھے جبریل خدمت نبی کی
بلایا خدا نے انھیں لامکاں میں — ہوئی عرش اعظم پہ دعوت نبی کی
نہ ہوگا کوئی بعد اُنکے پیغمبر — بتاتی ہے مہر نبوت نبی کی
صحابہ ہیں سب مثل انجم درخشاں — سفینہ ہے امت کا عترت نبی کی
ابوبکر کی شان و عزت تو دیکھو — رہی بعد رحلت بھی قربت نبی کی
دوشنبہ کو افضل کیا یوں خدا نے — کہ اسمیں ہوئی ہے ولادت نبی کی
بحکم احادیث ایمان یہ ہے — کہ ہو سب سے بڑھکر محبت نبی کی
ہے تصدیق وحدانیت جزو ایماں — مگر اصل ایماں ہے الفت نبی کی
کتاب الٰہی یہ فرما رہی ہے — ہے طاعت خدا کی اطاعت نبی کی
نبی کے محب ہو تو محبوب رب ہو — خدا کو ہے اتنی محبت نبی کی
کسیکی کسی کو نہیں ہے نہ ہوگی — خدا کو ہے جتنی محبت نبی کی
وہ آئی وہ آئی وہ آئی وہ آئی — شفاعت شفاعت شفاعت نبی کی
نہ گھبراؤ بندو نہ گھبراؤ بندو — یہ کہتی ہے ہم سے وجاہت نبی کی
رأنی رأ الحق یہ فرما رہا ہے — ہے رویت خدا کی زیارت نبی کی
دمک کر چمک کر یہ کہتی ہے صورت — کہ جلوہ خدا کا ہے طلعت نبی کی
ملا جسکو جو کچھ یہیں سے ملا ہے — ہے مشہور عالم سخاوت نبی کی
نہیں ہوتی کم خرچ کرنے سے کچھ بھی — عجب بڑھتی دولت ہے نعمت نبی کی
خدا نے دیا ہے مگر انکے ہاتھوں — عطا تو خدا کی ہے قسمت نبی کی
عذاب خدا منکروں پر اترتا — نہ ہوتی اگر عام رحمت نبی کی
عوض ظلم کے دشمنوں کو دعا دی — جہاں سے نرالی ہے عادت نبی کی
اشارے سے اک چاند کے دو بنائے — ہے تا عرش نافذ حکومت نبی کی

Marfat.com

مہ و مہر ارض و سما عرش و کرسی
نہیں جانتا کون قدرت نبی کی

گرے آکے انجار قدموں پہ انکے
جمادات نے دی شہادت نبی کی

دم نزع مرقد میں روز قیامت
خدایا میسر ہو قربت نبی کی

نہ چھوڑا کسی کو بھی دست عطا نے
ملا سب کو سب کچھ بدولت نبی کی

عدو کے جلانے کو اے سینو تم
کرو جس سے ظاہر ہو شوکت نبی کی

جمیل اپنے ایمان کا ایمان یہ ہے
کہ ہو دل میں خالص محبت نبی کی

نہ چھیڑو ذکر جنت اب مدینہ یاد آیا ہے
نبی کا سبز گنبد دیکھی آنکھوں میں سمایا ہے

ملا کرتی ہیں منھ مانگی مرادیں تیرے روضہ پر
غلاموں نے ترے در سے جو مانگا وہ پایا ہے

نظر آتا ہے اونچا آسمانوں سے ترا گنبد
بلند عرش معظم سے تری تربت کا پایا ہے

نہ ہوتا تو اگر تو این و آں کچھ بھی نہیں ہوتا
ترے باعث یہ سارا باغ عالم لہلہایا ہے

خدا کی سلطنت کے تم ہو دولھا یا رسول اللہ
تمھارے واسطے رب نے یہ سب عالم سجایا ہے

شب اسرا مبارکباد تھی یہ حور و غلماں میں
محمد کو خدائے پاک نے دولھا بنایا ہے

تو ہے آئینۂ وحدت کوئی کب مثل ہے تیرا
تو ہی سایہ خدا کا دو جہاں پر تیرا سایہ ہے

نمازوں میں اذاں میں کلمہ میں اور عرش پر ہر جا
خدا نے نام تیرا نام سے اپنے ملایا ہے

علوم اولین و آخرین سے بھر دیا سینہ
خدا نے تجھکو ہر اک بات کا عالم بنایا ہے

زمیں کو چیر نے دوڑے ہوئے آئے ہیں خدمتمیں
درختوں نے اشارہ آپکا جس وقت پایا ہے

اجابت نے لیا بوسہ تمھارے پیارے ہونٹوں کا
دعا کے واسطے جس وقت تم نے لب ہلایا ہے

یہ ممکن ہی نہیں ہتھڑی نہ کاٹو تم غلاموں کی
کہ جب قیدی ہرن کو قید کی تم نے چھڑایا ہے

تمھاری ذات پر کیونکر بھروسہ ہو نہ عالم کو
گنہگاروں کو تم نے نار دوزخ سے بچایا ہے

کوئی پرسان حال اپنا نہیں ہے یا رسول اللہ
جو اپنا ہے تو تو ہے اور باقی سب پرایا ہے

ثنائے مصطفےٰ وہ بھی روایات صحیحہ سے
جمیل قادری کیا خوب تیرے پاس پایا ہے

مدینہ میں بلائے رہنے والے سبز گنبد کے
بدوں کو بھی بھلائے رہنے والے سبز گنبد کے

سنہری جالیوں کے سامنے بیٹھے گے اپنا
وہیں آئے قضائے رہنے والے سبز گنبد کے

جسے عشاق کی جنت کہا کرتے ہیں اہل حق
وہ ہی صحرا ترا لے رہنے والے سبز گنبد کے

بگڑے جاتے ہیں تیرے نام لیوا بار عصیاں سے
تو گر تو نکو اٹھالے رہنے والے سبز گنبد کے

کنارہ دور ہے کشتی شکستہ اور بھنور حائل
خبر لے میں چلا لے رہنے والے سبز گنبد کے

دو عالم کی مرادوں کیلئے کافی وافی ہے
ترا دست عطا لے رہنے والے سبز گنبد کے

اگر بلوائے چھینٹا قطرۂ رحمت سے عالم کو
تو ہو سب کا بھلا لے رہنے والے سبز گنبد کے

کھلیں جس سے یہ مرجھائی ہوئی کلیاں ہری ہو کر
چلا ایسی ہوا لے رہنے والے سبز گنبد کے

رضائے حق کے طالب دو جہاں لیکن ترا موئی
تری چاہے رضا لے رہنے والے سبز گنبد کے

گنہگار و نکی جانب سے خطاؤں پر خطا میں ہیں
مگر تجھ سے عطا لے رہنے والے سبز گنبد کے

در و دیوار کا صدقہ قبر تیرہ کو بنا روشن
ذرا پردہ اٹھا لے رہنے والے سبز گنبد کے

مہ بے داغ تیرے نور سے روشن زمانہ ہے
تو ہے بدر الدجیٰ لے رہنے والے سبز گنبد کے

تو ہی ظاہر تو ہی باطن تو ہی اوّل تو ہی آخر
تو ہی ہے انتہا لے رہنے والے سبز گنبد کے

مدینے میں عرب میں عرش پر دنیا و عقبیٰ میں
تری پھیلی ضیا لے رہنے والے سبز گنبد کے

فرشتوں کا جھکا سر سوئے آدم کس کے باعث تھا
ترا ہی نور تھا لے رہنے والے سبز گنبد کے

گھٹا چاروں طرف سے کفر و اسلام پر چھائی
نظر فرما ذرا لے رہنے والے سبز گنبد کے

شہنشاہ مدینہ تو ہی حاکم سارے عالم کا
جہاں تیرا گدا لے رہنے والے سبز گنبد کے

سلاطین جہاں دیتے ہیں آکر بھیک لینے کو
ترے در پر صدا لے رہنے والے سبز گنبد کے

ہزاروں کو حیات جاوداں بخشی تو میرا بھی
دل مردہ جلا لے رہنے والے سبز گنبد کے

کھلا دیتی ہے مرجھائی ہوئی کلیاں غلاموں کی
مدینے کی ہوا لے رہنے والے سبز گنبد کے

تری خوشبو سے جب رہبر تو زلفیں کس لیں چھپیں
ترے در کا پتا لے رہنے والے سبز گنبد کے

کہیں بازار محشر میں ذرا عیب کھلیں اپنے
تو دامن میں چھپا لے رہنے والے سبز گنبد کے

وہ روضہ جسپہ میں جبریل بھی سو جان سے قرباں
ان آنکھوں سے دکھا لے رہنے والے سبز گنبد کے

جناب نوح نے کی ناخدائی ایک کشتی کی
تو سب کا ناخدا لے رہنے والے سبز گنبد کے

دکھائے آفتاب حشر جب تیری غلاموں کو
تو اے زیر ردا لے رہنے والے سبز گنبد کے

کرم والے تری چشم عنایت کے نثار ہیں
ہوئے عاصی رہا لے رہنے والے سبز گنبد کے

خدا ہے تیرا واصف پھر جلیل قادری کیونکر
کرے تیری ثنا لے رہنے والے سبز گنبد کے

اے دل تو درودونکی اول تو سجا ڈالی
پھر جا کے مدینہ میں روضے پہ چڑھا ڈالی

کیا نذر کروں تیرے دربار مقدس میں
توصیف کے پھولونکی لایا ہوں شہا ڈالی

احمد کو کیا آقا اور ہمکو کیا بندہ
اللہ نے رحمت کی کیا خوب بنا ڈالی

بس جائے دماغ جاں عشاق کا خوشبو سے
لا باغ مدینہ سے پھولوں کی صبا ڈالی

خورشید و قمر ایسے ہوتے نہ کبھی روشن
تو نے ہی جھلک انمیں اے نور خدا ڈالی

تم سے نہ کہوں کیونکر تم چاند عرب کے ہو
دیکھو تو شب غم نے کیا مجھپہ بلا ڈالی

شرمندہ کیا مجھکو آگے میرے آقا کے
اے نفس لعیں تو نے مجھپر یہ بلا ڈالی

مولیٰ مرے نامہ سے ڈھلجائیں گے سب عصیاں
اک بوند اگر تو نے اے ابر سخا ڈالی

مجرم ترے ارمانوں کا ہی باغ پھلا پھولا
اے فرد گناہونکی مولے نے مٹا ڈالی

سب بھر دیے زخم دل سرکار مدینہ نے
قلبونمیں غلاموں کے رحمت کی دوا ڈالی

کچھ ایسی گھٹا نوری امنڈی کہ تری امت
پاک ہوگئی رحمت کی بارش میں نہا ڈالی

واللہ مدد انکی ہر دم ہے کمر بستہ
جو بات مری بگڑی مولیٰ نے بنا ڈالی

مقبول اسے کیجیے اور اس کا صلہ دیجیے
لایا ہے جمیل اپنے ارماں کی سجا ڈالی

جو داغ عشق شہ دیں ہیں دلپہ کھائے ہوئے
وہ گویا خلد بریں کی سند ہیں پائے ہوئے

تمھارے در کے گداؤں کے واسطے یا شاہ
بہشت لائے ہیں رضواں دلھن بنائے ہوئے

اٹھا کے آنکھ نہ دیکھے وہ حور و غلماں کو
نظر میں جسکی ہیں ماہ عرب سمائے ہوئے

ہی عاشقوں کی نظر تیرے رخ پہ باطن میں
بظاہر اپنا کفن میں ہیں منھ چھپائے ہوئے

ہے اُن کے دفن پہ قربان جان عالم کی
جو تیرے ہاتھ سے ہیں قبر میں سلائے ہوئے

ٹھہر ذرا ملک الموت دیکھ لینے دے
شہ مدینہ ہیں بالیں پہ میرے آئے ہوئے

اجل ہے سر پہ کھڑی دیر کر نہ اے غافل
رہ مدینہ کو طے کر قدم بڑھائے ہوئے

نہ جائیں گے کہیں ہلکر اس آستانے سے
کہ ہم ہیں یا شہ طیبہ ترے ہلائے ہوئے

وہ دن نصیب ہو ہاتھوں میں جالیاں تھامے
کھڑے ہوں ہم ترے روضے پہ سر جھکائے ہوئے

فرشتے کرتے ہیں یوں زائرونکا استقبال
کہ یہ حبیب مکرم کے ہیں بلائے ہوئے

کچھ ایک ہم ہی نہیں ہیں در نبی کے گدا
قمر بھی داغ غلامی ہی دلپہ کھائے ہوئے

Marfat.com

خدا نے انکو کیا سربلند عالم میں
ترے حضور میں آئے جو سر جھکائے ہوئے

فلک پہ عرش پہ جنت میں تیرا اسم شریف
خدا نے نام سے اپنے انکھا اجالے ہوئے

گلاب بلکہ سبھی پھول یا رسول اللہ
ترے پسینے کی خوشبو میں ہیں بسائے ہوئے

بہشت و خلد ہیں کیا بلکہ کل جزائوں کا
خدا کے گھر سے ہیں وہ اختیار پائے ہوئے

عجب ہے کیا جو کھلے اُن پہ غیب کے اسرار
خدا کے ہیں وہ تکھائی موکر بٹھائے ہوئے

سنا ہے جب سے کہ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى
تمھاری امت عاصی کے دل سوائے ہوئے

ترا کرم کہ تو فرمائے امتی امتی ہر دم
ہمارا اظلم کہ ہم ہیں تجھے بھلائے ہوئے

زہے نصیب کہ امت کی مغفرت کیلئے
وہ ہیں جناب الٰہی میں ہاتھ اٹھائے ہوئے

غلام انکے گرفتار کیوں ہوں محشر میں
وہ سب کو دامن اقدس میں ہیں چھپائے ہوئے

اگرچہ نیک عمل کچھ نہیں ہمارے پاس
مگر حضور کا ہیں آسرا لگائے ہوئے

سوا حضور کے کوئی نہیں رفیق اپنا
عزیز جنکو سمجھتے تھے وہ پرائے ہوئے

کچھ اس میں شک نہیں بدیں گنہگار ہیں ہم
مگر بدن کو بھی رکھو شہا بچائے ہوئے

حضور حشر میں بگڑی بنا ہمگا دو مری
بنیگی کیسے بغیر آپ کے بنائے ہوئے

سفید نامۂ اعمال کیوں نہ ہوں انکے
ترے کرم کی جو بارش میں ہیں نہائے ہوئے

ندا یہ حشر میں ہوگی کہ دیکھ لیں عشاق
نقاب وہ رخ انور سے ہیں اٹھائے ہوئے

ہے منکروں کے لیے روز حشر نار جحیم
قصور و خلد غلاموں پہ ہیں لٹائے ہوئے

مدد کرو کہ تھالے غلام کے پیچھے
ہے دشمنوں کا ہجوم رستیں چڑھائے ہوئے

جمیل قادری نعت نبی سنائیں گے
خدا کے سامنے جائیں گے جب بلائے ہوئے

جمیل قادری پہلے نہ کیوں کلام ترا
کہ تو جناب رضا سے ہے فیض پائے ہوئے

احمد کی رضا خالق عالم کی رضا ہے
مرضی خدا وہ ہے جو احمد کی رضا ہے

ہوتا ہے قدرتی کے اشارات سے ظاہر
مرضی خدا وہ ہے جو احمد کی رضا ہے

اعدائے رضا جو ہے نبی مہتمم نہیں ہوا
اور اسکے غلا موں کا خدا دو عالم میں بھلا ہے

چاہے جو رضا اُسکی خدا اُس سے ہے راضی
طالب جو رضا اُنکے خدا اُس کا ہے مولیٰ

محبوب الٰہی سے ہے بغض و عداوت
اکڑ تھنو اللہ کرے گھر اس کی مٹا ہے

Marfat.com

اللہ کسی کی نہ ہو قسمت کا بدا یوں
جس طرح کہ اعدائے سیہ رو کا بدا ہے

اچھے کا جو اچھا ہی خدا کا ہی وہ اچھا
اچھوں سی جو پھر جائے بروں سے وہ برا ہے

احمد کو دیا فضل خدائے دو جہاں نے
ہاں اُسکی رضا خالق عالم کی رضا ہے

حامد کی رضا احمد و محمود کی مرضی
وہ چاہی کہ منظور جسے حق کی رضا ہے

واللہ کہ بندہ ہوں میں احمد کی رضا کا
یہ نام مبارک مری آنکھوں کی ضیا ہے

اعدا کے مٹائے سی مٹے کب تری عزت
اللہ تعالیٰ نے تجھے فضل دیا ہے

ایمان کی یہ ہی کہ ترا قول ہی ایماں
اور قول ترا وہ ہی جو فرمان خدا ہے

ہر ملک میں جاری ہی ترے نام کا سکہ
اور کیوں نہ ہو حق نے تجھے سلطان کیا ہے

اللہ کا بندہ ہی ترا تا تابع فرماں
حق سی وہ پھرا جو کہ ترے در سی پھرا ہے

اعدائے لعیں ظلم و ستم کرتے ہیں ہر دم
اور حلم ترا یہ کہ تو مصروف دعا ہے

رکھتا ہے سدا اپنے غلاموں کو تو منصور
یا شاہ مدینہ تری کیا خوب عطا ہے

جو چاہے جمیل رضوی کو تو عطا کر
مختار ہے تو اور وہ راضی برضا ہے

مچی ہے دھوم پیمبر کی آمد آمد ہے
حبیب خالق اکبر کی آمد آمد ہے

کیا ہے سبز علم نصب بام کعبہ پر
کہ دو جہان کے سرور کی آمد آمد ہے

نہ کیوں ہو نور سے تبدیل کفر کی ظلمت
خدا کے ماہ منور کی آمد آمد ہے

ہے جبرئیل کو حکم خدا خبر کر دو
کہ آج حق کے پیمبر کی آمد آمد ہے

خوشی کے جوش میں ہیں بلبلیں بھی نغمہ کناں
چمن میں آج گل تر کی آمد آمد ہے

دو زانو ہو کے ادب سے پڑھو صلاۃ و سلام
عزیز و خلق کے مصدر کی آمد آمد ہے

جمیل قادری کہدے کھڑے ہوں اہل سنن
ہمارے حامی و یاور کی آمد آمد ہے

قصیدہ بوقت ذکر ولادت شریفہ برائے قیام

نبی آج پیدا ہوا چاہتا ہے
یہ کعبہ گھر اس کا ہوا چاہتا ہے

علم نصب ہے جس کا کعبہ کی چھت پر
بلند اس کا شہرہ ہوا چاہتا ہے

Marfat.com

نہ کیوں آج کعبہ بنے رشک گلشن
وہ گل جلوہ فرما ہوا چاہتا ہے

یہ رو رو کے آپس میں بت کہہ رہی ہیں
خدا جانے اب کیا ہوا چاہتا ہے

تری ہے سماوا میں ساوا میں خشکی
نیا اب زمانہ ہوا چاہتا ہے

ندا آ رہی ہے کہ حق کے قمر کا
جہاں میں اجالا ہوا چاہتا ہے

وحوش و طیور آج گویا ہیں باہم
کہ رحمت کا دورا ہوا چاہتا ہے

خریدیگا عصیاں کو رحمت کے بدلے
خریدار پیدا ہوا چاہتا ہے

یہ عالم بنایا ہے جس کا براتی
ہویدا وہ دولھا ہوا چاہتا ہے

جو عالم کو قطرے سے سیراب کر دے
رواں ایسا دریا ہوا چاہتا ہے

فلک کے ستارے جھکے آ رہی ہیں
کہ پیدا وہ مولے ہوا چاہتا ہے

خدا کے خزانوں کا مختار و حاکم
شہ دین و دنیا ہوا چاہتا ہے

سلاطین عالم گدا ہوں کہ اسکا
دو عالم پہ قبضہ ہوا چاہتا ہے

کہانت کے دفتر پہ آئی تباہی
ملائک کا پہرہ ہوا چاہتا ہے

یہ کہتے ہیں اشجار و احجار باہم
نبی زیب دنیا ہوا چاہتا ہے

ملائک مؤدب رہیں حکم حق سے
کہ محبوب پیدا ہوا چاہتا ہے

اٹھو بہر تعظیم اے اہل محفل
نبی جلوہ فرما ہوا چاہتا ہے

صلاۃ و سلام عرض کر اے جمیل اب
اجابت کا در وا ہوا چاہتا ہے

ایضاً برائے قیام

مومنو وقت ادب ہے
آمد محبوب رب ہے

جائے آداب و طرب ہے
آمد شاہ عرب ہے

غنچے چٹکے پھول مہکے
شاخ گل پر مرغ چہکے

روتا ہے شیطاں یہ کہکے
آمد شاہ عرب ہے

خواہش زلف نبی میں
مست ہیں گل کی شمیمیں

جھومکر آئیں نسیمیں
آمد شاہ عرب ہے

بدلیاں رحمت کی چھائیں
بوندیاں رحمت کی آئیں

اب مرادیں دل کی پائیں
آمد شاہ عرب ہے

بج رہی ہیں شادیانے
بت لگے کلمہ سنانے

ہر زبان پہ ہیں ترانے
آمد شاہ عرب ہے

ابر رحمت چھا گیا ہے
کعبے پہ جھنڈا گرا ہے

باب رحمت آج وا ہے
آمد شاہ عرب ہے

قصر کسریٰ کانپتا ہے — خشک سا وا ہو گیا ہے
ہر طرف سے یہ صدا ہے — آمد شاہ عرب ہے

آتا وہ ماہ لقا ہے — جسپہ پیارا کبریا ہے
دو جہاں میں غلغلہ ہے — آمد شاہ عرب ہے

آنیوالا ہے وہ پیارا — دونوں عالم کا سہارا
کعبے کا چمکا ستارہ — آمد شاہ عرب ہے

آتا ہے شاہ حکومت — فرض ہے جسکی اطاعت
ہر نبی نے دی بشارت — آمد شاہ عرب ہے

ہونے والی وہ سحر ہے — جو سحر رشک قمر ہے
مقدم خیر البشر ہے — آمد شاہ عرب ہے

اٹھو آیا تاج والا — عرش کی آنکھوں کا تارا
سب کہو اے ماہ طیبہ — صلوات اللہ علیک

یا نبی سلام علیک — یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک — صلوات اللہ علیک

آمنہ بی بی کا جایا — بارہویں تاریخ آیا
صبح صادق نے سنایا — صلوات اللہ علیک

السلام اے جان عالم — السلام ایمان عالم
شاہ دیں سلطان عالم — صلوات اللہ علیک

خاتم دور رسالت — اختر برج ہدایت
فاتح باب شفاعت — صلوات اللہ علیک

السلام اے شاہ عالی — السلام امت کے والی
عرض کرتے ہیں سوالی — صلوات اللہ علیک

نوح کے تم ناخدا ہو — خلق کے مشکلکشا ہو
سب کے تم حاجت روا ہو — صلوات اللہ علیک

بخشدو میری خطائیں — دور ہوں غم کی گھٹائیں
بھیجدو اپنی عطائیں — صلوات اللہ علیک

ہوں پھنسا افکار غم میں — گھر گیا رنج و الم میں
دیر کیا ہے اب کرم میں — صلوات اللہ علیک

کفر کو تم نے مٹایا — خاک میں اسکو ملایا
دین کا ڈنکا بجایا — صلوات اللہ علیک

اب تو طیبہ میں بلالو — حسرتیں دل کی نکالو
اپنے بد کو بھی نبھالو — صلوات اللہ علیک

دل میں رنگ اپنا جمادو — پردۂ غفلت اٹھادو
بخت خوابیدہ جگادو — صلوات اللہ علیک

جان نکلے اس طرح پر — آپ کا در ہو مرا سر
سامنے ہو قبر انور — صلوات اللہ علیک

جانکنی کے وقت آنا — کلمۂ طیب سکھانا
چہرۂ انور دکھانا — صلوات اللہ علیک

اے شفیع روز محشر — ہیں سیہ عصیاں سے دفتر
غوث کا صدقہ کرم کر — صلوات اللہ علیک

کچھ نہ کی ہم نے کمائی — عمر سب یوں ہیں گنوائی
اے عرب والے دوہائی — صلوات اللہ علیک

حشر میں تم بخشوانا — اپنے دامن میں چھپانا
ہر مصیبت سے بچانا — صلوات اللہ علیک

اے شہنشاہ رسالت — ہیں یہاں جو اہلسنت
تا ابد سب پر ہو رحمت — صلوات اللہ علیک

دین کا ہو بول بالا — سنیوں کا رخ اجالا
دشمنوں کا مونھ ہو کالا — صلوات اللہ علیک

بانی محفل کی آقا — التجا مقبول فرما
پوری ہو ہر اک تمنا — صلوات اللہ علیک

Marfat.com

اس جمیل قادری پر ہو کرم محبوب داور
چشم و دل کر دو منور صلوات اللہ علیک

بس قلب وہ آباد ہے جسمیں تمھاری یاد ہے
جو یاد سے غافل ہوا ویران ہے برباد ہے

رنج و الم میں مبتلا وہ ہے جو تجھ سے پھر گیا
بیفکر وہ غم سے رہا جس دل میں تیری یاد ہے

اے بندگان محی دیں دل سے ذرا فریاد ہو
بغداد کا فریاد رس تو بر سر امداد ہے

محبوب سبحانی ہو تم مقبول ربانی ہو تم
بندہ تمھارا جو ہوا وہ نار سے آزاد ہے

ہوں نام لیوا آپکا عاصی سہی مجرم سہی
مجھ پر خطا کے واسطے سرکار کیا ارشاد ہے

بغداد کی گلیوں میں ہو آقا مرا لاشہ پڑا
ٹھوکر لگا کر تم کہو یہ بندۂ آزاد ہے

کیوں پوچھتے ہو قبر میں مجھ سے فرشتو دمبدم
لو دل کے اندر دیکھ لو غوث الورے کی یاد ہے

جب روبرو قہار کے دفتر کھلیں اعمال کے
کہنا خدائے پاک سے یہ بندۂ آزاد ہے

مشکل پڑی جو سامنے آئی ندا بغداد سے
میں ہوں حمایت پر تری بندے تو کیوں ناشاد ہے

افکار میں ہوں مبتلا کوئی نہیں تیرے سوا
یا عبد قادر محی دیں فریاد ہے فریاد ہے

اٹھ بیٹھ گنبد سے ذرا چمکا دے بخت اسلام کا
یا عبد قادر محی دیں فریاد ہے فریاد ہے

تاریک شب چوروں کا بن ساتھی نہ کوئی راہبر
بغداد کے روشن قمر فریاد ہے فریاد ہے

قسمت ہی کھل جائے مری گر اے جمیل قادری
آئے خبر بغداد سے عرضی پہ تیری صاد ہے

رضائے غوث احمد کی رضا ہے
رضا احمد کی مرضی خدا ہے

کمالات و علوم مصطفےٰ سے
شہ جیلاں تجھے حصہ ملا ہے

تو آئینہ جمال مصطفےٰ کا
تو حق گو حق شناس و حق نما ہے

جناب مصطفےٰ ظل خدا ہیں
تو ظل مصطفےٰ نور خدا ہے

ترے ہم ہو چکے تو ہے ہمارا
خدا کا تو ہے اور تیرا خدا ہے

جو منکر ہے ترا وہ حق کا منکر
جو بندہ ہے ترا عبد خدا ہے

ترا منگتا ہے مقبول الٰہی
ترے منکر پہ قہر کبریا ہے

محی الدین نہ کیوں ہو نام تیرا
کہ تو نے دین حق زندہ کیا ہے

کوئی بغداد والے سے یہ کہدے
کہ وقت اسلام پر آکر پڑا ہے

کوئی ہو اس طرف رحمت کا پھیرا — کہ بندہ راہ تیری تک رہا ہے
کدھر ہو قادری دو دھا کدھر ہو — یہ ہر محرم کے لب پر التجا ہے
شرف کس سے بیاں ہو تیرے سر کا — ولی کا تاج تیرا نقش پا ہے
قدم تیرا لیا ہے جس نے سر پر — وہ بے شبہہ ولی باخدا ہے
نہ کیوں ہوں ہند کے سلطان خواجہ — کہ آنکھوں پر قدم تیرا لیا ہے
ولی کہتے ہیں جنکو ہیں رعیت — شہ بغداد شاہِ اولیا ہے
تو ہے وہ پھول باغ مصطفےٰ کا — کہ خوشبو سے تری عالم بسا ہے
تو زہرا و علی کا نور عینین — تو شمع بزم شاہ کربلا ہے
حسن کے پھول مہکا تجھ سے بغداد — حسینی عطر تو سب میں بسا ہے
شہید عشق کر رنگت رچا دے — کہ تو ابن شہید کربلا ہے
سلاطین جہاں ہیں اس کے منگتا — جو تیرے آستانے کا گدا ہے
مریضان جہاں کی فضل رب سے — تمہارے ہاتھ میں کامل دوا ہے
شفا چاہو تو جلد آؤ مریضو — در غوث الوریٰ دار الشفا ہے
لگا ہے دل غلاموں کا ٹھکانے — مریدی اتحف جب سے سنا ہے
ترے دربار پر انوار سے غوث — کوئی بھی لوٹ کر خالی پھرا ہے
جو دم میں چور کو ابدال کر دے — وہ رتبہ غوث اعظم کو ملا ہے
جہاں پھیلائے جھولی انکا منگتا — وہیں موجود داتا کی عطا ہے
ہماری مشکلیں آسان کر دے — کہ تو ابن علی مشکلکشا ہے
مٹا دے زور اعدائے نعیمی کا — کہ تو ابن علی شیر خدا ہے
جو دربار الٰہی میں ہو پرسش — تو کہدینا کہ یہ بندہ مرا ہے
عمل والے تو ہیں نازاں عمل پر — مجھے یا غوث تیرا آسرا ہے
بلاؤں میں گھرا ہے تیرا بندہ — خبر لے غوث تیرا آسرا ہے
بھنور میں پھنس گیا میرا سفینہ — مدد فرما کہ تیرا آسرا ہے
نکیرین آگئے میری لحد میں — مرے غوث اب تو تیرا آسرا ہے
ہی نیک و بد کی پرسش اور میں عاصی — مرے غوث آج تیرا آسرا ہے

سیہ ہیں نامۂ اعمال میرے
مرے غوث آج تیرا آسرا ہے

میں مجرم اور دربار عدالت
مرے غوث آج تیرا آسرا ہے

وہی کر جو مرے حق میں ہو بہتر
کہ تو شاہ عطا بحر سخا ہے

غلاموں کا نہ کیوں ہو پار بیڑا
کہ اُن کے ہاتھ میں دامن ترا ہے

گلی ہو غوث کی اور میرا بستر
الٰہی بس یہ اپنی التجا ہے

جمیل قادری پھیلا دے جھولی
کہ ان کے در سے باڑا بٹ رہا ہے

ماہ ربیع الآخر ۱۳۳۵ھ میں فتح مقدمۂ بدایوں پر حضور پر نور مرشد برحق اعلیحضرت امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ڈیڑھ ماہ تک اہل اسلام مبارکیاں بڑی دھوم سے لاتے رہے اُس موقع پر حضرت مولٰنا نے ہر دو قصائد ذیل تصنیف فرمائے جو مسلمانوں کیلئے فرحت بخش مسرت خیز اور منافقوں کے لیے شمشیر آبدار ہوئے

آبروئے مومناں احمد رضا خاں قادری
رہنمائے گمرہاں احمد رضا خاں قادری

علم میں بحر رواں احمد رضا خاں قادری
دین میں گوہر فشاں احمد رضا خاں قادری

علم کے ہیں گلستاں احمد رضا خاں قادری
باغ دیں کے گل فشاں احمد رضا خاں قادری

حق شناس و حق نما و نائب شمس الضحیٰ
وارث پیغمبراں احمد رضا خاں قادری

باغ دیں میں نغمہ خواں و خوش بیاں شیریں زباں
طوطی شکر فشاں احمد رضا خاں قادری

چشم ایماں سے اگر دیکھو تو ہیں ایمان کی جاں
جان جاں روح رواں احمد رضا خاں قادری

تیرا علم و فضل و شان و شوکت و جاہ و حشم
شش جہت پر ہے عیاں احمد رضا خاں قادری

ہے عرب کے عالموں کا مدح خواں سارا جہاں
اور وہ تیری مدح خواں احمد رضا خاں قادری

تم سے گلزار شریعت میں کھلے خوش رنگ پھول
باغ دیں میں گلفشاں احمد رضا خاں قادری

روز افزوں حشر تک یارب ترقی پر رہے
لہلہاتا بوستاں احمد رضا خاں قادری

صدقۂ شاہ عرب یوماً فیوماً ہو بلند
تیری عزت کا نشاں احمد رضا خاں قادری

دین کا دشمن ہو یا ہو دوست سب کے واسطے
ہے تری حق گو زباں احمد رضا خاں قادری

Marfat.com

تیرے صدقے میں خدا چاہے تو پائینگے غلام — کل وہاں باغ جنان احمد رضا خاں قادری
حق تعالیٰ نے کیے بیحد کمالات و علوم — تیرے سینے میں نہاں احمد رضا خاں قادری
سیف اعدا کیلیے مومن کے حق میں ہے سپر — آپکی حق گو زباں احمد رضا خاں قادری
اہلسنت کے سروں پر دائما رکھے خدا — تجھکو با امن و اماں احمد رضا خاں قادری
عالمان مکہ و طیبہ نے لی تجھ سے سند — ہیں وہ تیرے قدر داں احمد رضا خاں قادری
کیا ستا سکتے ہیں تجھکو تیرے اعدا مرشدا — حق ہی تجھپر مہرباں احمد رضا خاں قادری
پڑ گیا ہی پشت پر اعدا کی۔ اب کیا جائیگا — تیرے کوڑے کا نشاں احمد رضا خاں قادری
دیکھ کر جلوہ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّار کا — ہر عدو ہی بے زباں احمد رضا خاں قادری
چیر کر بدمذہبوں کے دلمیں گزری وار پار — تیرے نیزے کی سناں احمد رضا خاں قادری
آچلی تھی شیخ نجدی کے یہاں میں بہار — بھیجدی تو نے خزاں احمد رضا خاں قادری
فتح دی حق نے تجھے اعدائے دیں پر دائما — تجھپہ ہی حق مہرباں احمد رضا خاں قادری
حق اسے کہتے ہیں دیکھو رد نہ کوئی کر سکا — تیرا فتوائے اذاں احمد رضا خاں قادری
کیا ستاتے تجھکو اعدا۔ تھی یہ حکمت خلق کا — ہو رہا تھا امتحاں احمد رضا خاں قادری
دعوی اعدا حقیقت میں کسوٹی تھا کہ ہوں — دوست اور دشمن عیاں احمد رضا خاں قادری
تھے وصی احمد محدث رحمۃ اللہ علیہ — آپکے اک رتبہ داں احمد رضا خاں قادری
خاندان پاک برکاتیہ کا چشم و چراغ — کہتے تھے نوری میاں احمد رضا خاں قادری
شاہ بیلی بھیت کے حضرت محمد شیر خاں — تھے تمہارے مدح خواں احمد رضا خاں قادری
رامپوری صابری چشتی میاں ناصر ولی — جانتے تھے تیری شاں احمد رضا خاں قادری
حاضر و غائب ترے حق میں دعاؤں کیلیے — عمر بھر کھولی زباں احمد رضا خاں قادری
آپکا حامد ہے حامد سید کونین کا — ہی وہ تیری عزوشاں احمد رضا خاں قادری
محی سنت اور مجدد اس صدی کے آپ ہیں — اے امام مفتیاں احمد رضا خاں قادری
یاد رکھیں گے قیامت تک غلامان رسول — تیرے جلسوں کا سماں احمد رضا خاں قادری
اے مرے اچھے کے اچھے مجھکو بھی اچھا بنا — صدقہ اچھے میاں احمد رضا خاں قادری
صدقہ سرکار جیلانی پھلیں پھولیں مدام — مصطفے حامد میاں احمد رضا خاں قادری
دے مبارکباد اُن کو قادری رضوی جیل — جنکے مرشد ہیں میاں احمد رضا خاں قادری

طبیعت آج کیوں ایسی رسا ہے
کہ خود اپنی زباں پر مرحبا ہے
صبا کیوں اسقدر اترا رہی ہے

چمن میں کونسا غنچہ کھلا ہے
عنادل گا رہی ہیں کیوں ترانے
یہ کیسا شاد ہر شاہ و گدا ہے

یہ کیسے شادیانے بج رہے ہیں
یہ کیوں باب مسرت آج وا ہے
تحیر جب بڑھا ہاتف پکارا

رضائے قادری دولھا بنا ہے
براتی ہیں تمامی اہلسنت
رضائے قادری دولھا بنا ہے

توکل کے شجر میں پھل یہ آیا
کہ عبد المصطفےٰ دولھا بنا ہے
ترانے گا رہی ہیں قمریاں آج

کہ عبد المصطفےٰ ... دولھا بنا ہے
امیدوں کے کھلے ہیں آج غنچے
کہ عبد المصطفےٰ دولھا بنا ہے

بریلی کا نصیبہ جگمگایا
کہ عبد المصطفےٰ دولھا بنا ہے
براتی آ رہے ہیں وجد کرتے

کہ عبد المصطفےٰ دولھا بنا ہے
یہ دیکھو صدقۂ صدیق اکبر
کہ عبد المصطفےٰ دولھا بنا ہے

یہ ہے فاروق اعظم کی کرامت
کہ عبد المصطفےٰ دولھا بنا ہے
کرم عثمٰن ذوالنورین کا ہے

کہ عبد المصطفےٰ دولھا بنا ہے
سخاوت ہے علی مرتضیٰ کی
کہ عبد المصطفےٰ دولھا بنا ہے

گھٹا بغداد سے اٹھی کرم کی
کہ عبد المصطفےٰ دولھا بنا ہے
یہ ہے بغداد والے کا تصرف

کہ عبد المصطفےٰ دولھا بنا ہے
مبارک اہلسنت کو مبارک
رضائے قادری دولھا بنا ہے

کہیں کیونکر نہ اچھے تجھکو اچھا
حضور اچھے کا تو اچھا ہوا ہے
بھکاری آ رہے ہیں بھیک لینے

رضا کے در سے باڑا بٹ رہا ہے
جلیں اعدائے دیں نار حسد میں
کہ یوں ہی اسکی قسمت میں لکھا ہے

رضا کیونکر نہو اعدا پہ غالب
کہ وہ تو نائب شیر خدا ہے
منافق ہے عدو اس آستاں کا

جو سنی ہے وہ اس در کا گدا ہے
رخ قبلہ اگر پوچھو تو کہدوں
در احمد رضا قبلہ نما ہے

بحمد اللہ خوشبوئے رضا سے
دماغ اہلسنت بس رہا ہے
پھلے انکا الٰہی باغ اولاد

یہ ہر سنی کے لب پر التجا ہے
جمیل قادری الحمد للہ
کہ تو اس آستانے کا گدا ہے

ترجیع بند

نہ کیونکر مدینے پہ مکہ ہو قرباں
کہ ہیں جلوہ گر اس میں محبوب یزداں

برستے ہیں ہر وقت انوار سبحاں
ہے ہر ایک گوشہ وہاں کا گلستاں

عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

سر طور پر تھے جو جلوے نمایاں
ہیں انوار وہ ہی یہاں پر درخشاں

جناب کلیم آکے دیکھیں اگر یاں
کہیں عشق میں آکر کہ یارب تری شاں

Marfat.com

عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مدینے کی جانب چلوں پا بجولاں
نکلتے ہی گھر سے بنوں انکا مہماں
پہنچکر وہاں پر کروں یہ دعا وہاں
سنہرے کلس سبز گنبد پہ قرباں

عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مدینے کی ہر شے نفاست بھری ہے
مدینے سے کعبے کو عزت ملی ہے
وہیں کی تو پھولوں میں خوشبو بسی ہے
صبا وجد میں جھوم کر کہہ رہی ہے

عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

وہ کوچہ ہے یا کوئی رحمت کا خواں ہے
کہ سارا زمانہ وہاں میہماں ہے
حقیقت میں وہ حور و غلماں کی جاں ہے
جہاں اسکی تعریف میں ترزباں ہے

عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مدینے سے ہوتی ہے تقسیم نعمت
وہیں سے بٹا کرتی ہے ساری دولت
فدا اسپہ ہوتی ہے مرواتِ جنت
برستی ہے درزات واں حق کی رحمت

عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مرادیں یہیں سے گدا پا رہی ہیں
سلاطیں یہاں ہاتھ پھیلا رہی ہیں
بشر کیا ملائک یہاں آرہے ہیں
جھکا کر سر عجز فرما رہے ہیں

عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

وہ گلیاں جہاں پر ملک سر جھکائیں
وہ گلیاں کہ عاشق کے دل میں سمائیں
وہ گلیاں کہ ہیں جنکی پیاری ادائیں
کسی کو ہنسائیں کسی کو رلائیں

عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

وہ گلیاں کہ چمکائیں زائر کی قسمت
وہ گلیاں کہ عشاق کے دل کی راحت
وہ گلیاں کہ جن میں نظر آئے جنت
وہ گلیاں کہ پھولوں میں ہے جنکی نکہت

عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مدینے کی گلیوں کی گر خاک پاؤں
ملوں منھ پہ آنکھوں میں اپنی لگاؤں
حسینان عالم کو آنکھیں دکھاؤں
غزالان چین کو یہ مژدہ سناؤں

عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مدینے کو جسوقت گھر سے چلونگا
تو پھر کس کے روکے سے میں رک سکونگا

کہے لاکھ کوئی نہ ہرگز سنونگا
جو احباب پوچھینگے فوراً کہونگا

عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

دماغ عرش پر کیوں نہ ہو اس زمیں کا
کہ روضہ ہے اسمیں شہنشاہ دیں کا

ادھر ہی جھکا سر ہے عرش بریں کا
یہ کہتا ہے ہر ایک ذرہ یہیں کا

عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

رہو اے جمیل اب مدینے میں جاکر
برستی ہے دن رات رحمت وہاں پر

کہ ہے اُس میں باغ احد کا گل تر
ہے ہر ایک کوچہ وہاں کا معطر

عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

نظم بوقت ذکر ولادت سید رسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مومنو ہے رحمت حق کا درود
باادب تم کیوں نہیں پڑھتے درود

ہے ملائک کا یہاں پر ازدحام
دست بستہ کیوں نہیں پڑھتے سلام

باادب ہے بانصیب اے اہل دیں
بے ادب سے بدنصیبی ہے قریں

مژدہ لائی ہے صبا کس پھول کا
جس نے عالم کو معطر کر دیا

آج کعبہ کس لیے ہے شادماں
بند ہے آتش کدونکا کیوں دھواں

بتکدوں میں کس لیے کہرام ہے
کفر کا کیوں ٹکڑے ٹکڑے دام ہے

دو جہاں میں کس کا لطف عام ہے
بٹ رہا اسلام کا انعام ہے

صف بصف ہیں کیوں فرشتے باادب
شور کیسا ہے عجم سے تا عرب

جنتیں آراستہ ہیں کس لیے
شاد سب شاہ و گدا ہیں کس لیے

کونسا ماہ منور آئے گا
چاندنا پھیلا ہے جسکے نور کا

زلزلہ کیوں قصر کسریٰ میں پڑا
کس کی آمد کا ہے ایسا دبدبہ

کیوں کہانت پر تباہی آگئی
کونسے سلطاں کی ہے جلوہ گری

جب تحیر اہل حیرت کو بڑھا
ہاتف غیبی نے یوں مژدہ دیا

آمد آمد سرور عالم کی ہے
آمد آمد رحمت اعظم کی ہے

Marfat.com

آنے والا مالک دارین ہے — جسکے باعث خلقت کونین ہے
ہو رہا ہے آج کعبے کا سنگار — اور شیاطین رو رہی ہیں زار زار
کوئی کہتا ہے کہ اے اہل جہاں — نائب رحمن آتا ہے یہاں
کوئی کہتا ہے کہ آئینگے یہاں — وہ نبی الانبیا با عز و شاں
جنکی آمد کی خبر عیسیٰ نے دی — ذکر فرماتے رہے جن کا نبی
نائب حق بادشاہ دو جہاں — جان ایمان و مکین لامکاں
ہے نبی الانبیا اُن کا لقب — خاتم پیغمبراں فخر عرب
شافع محشر انھیں کا نام ہے — دین و دنیا میں انھیں سے کام ہے
در پر ان کے مانگتے ہیں تاجدار — دونوں عالم کے یہی ہیں شہریار
ذرہ ذرہ کا ہے انکو اختیار — بانٹتے ہیں نعمتیں لیل و نہار
سنتے ہیں یہی غریبوں کی پکار — سارے عالم کے یہی ہیں غمگسار
کرتے ہیں فریاد ان سے جانور — بیکسوں کی یہ ہی لیتے ہیں خبر
سر پر انکے دونوں عالم کا ہے تاج — انکو دیتے ہیں شہان دہر باج
مظہر علم خدا امی لقب — مخبر صادق شہنشاہ عرب
انکی عزت کون جانے جز خدا — خود وہ فرماتا ہے لولاک لما
سنگ انکے پائے اقدس دیکھکر — کھینچتے ہیں انکا نقشہ قلب پر
کیوں نہ ہو ہے عرش کی عزت قدم — کیوں نہ ہو ہے فرش کی زینت قدم
خاکپا اکسیر کا بھرتی ہے دم — کھاتا ہے قرآن بھی جس کی قسم
جھولیاں ڈالے فقیر و بے نوا — ہاتھ پھیلائے ہوئے شاہ و گدا
کر رہے ہیں عرض با ذوق طرب — اے مرے مہر عجم ماہ عرب
گاہ در دل سازگہ در دید جا — ہر دو جائے تست یا بدر الدجیٰ
رو سیاہ و بیکس و خاطی منم — چشم رحمت بر کشا عاصی منم
من نیم منکر خطا وار تو ام — بندۂ رسوا و ناکار تو ام
کارواں رفت و پریشانم بسے — رحم کن یا شاہ بر من بے کسے
دستگیر ما سیہ کاراں توئی — اے شفائے درد بیماراں توئی

Marfat.com

تو وہ اٹھا ابرِ رحمت جھومتا — رحمتِ عالم کی چوکھٹ چومتا
قحط سالی خاک میں ملجائیگی — دل کی عالم کے کلی کھل جائیگی
ہے سواری آنے والی عنقریب — آنیوالے ہیں یہاں رکے حبیب
شاہِ شاہاں آنے والے ہیں یہاں — یوں سجائے جاتے ہیں کوچہ و مکاں
سب ملک ہیں اپنا دہ باادب — جلوہ فرمائیں گے اب محبوبِ رب
سینوں تم بھی بہت تعظیم سے — جھولیاں پھیلا کے ہو جاؤ کھڑے
اور کہو اے شاہ شاہاں السلام — میرے آقا جانِ جاناں السلام
اے شفیع روزِ محشر السلام — ساقیٔ تسنیم و کوثر السلام
احمد و محمود نامی السلام — رفعت دیں تاج والے السلام
اے سرِ معراج والے السلام — رفعت دیں تاج والے السلام
عرش کی آنکھوں کے تارے السلام — دونوں عالم کے سہارے السلام
امتی فرمانے والے السلام — پیش رب بخشانیوالے السلام
لمبے لمبے ہاتھوں والے السلام — پیاری پیاری زلفوں والے السلام
میرے والی میرے مولیٰ السلام — میرے وارث میرے آقا السلام
سرورِ عالم محمد ذی وقار — ہوں درودیں تجھ پہ نازل بیشمار
اے خدا کر مجھکو عبد مصطفےٰ — تب یقیں جانوں کہ ہوں بندہ ترا
آل و اصحاب نبی کا رکھ غلام — اور نہ چھوٹے دامنِ غوث انام
قادری مے سے مجھے سرشار کر — مست بیخود بے خبر ہشیار کر
ہیں شرائع سلسلہ میں جس قدر — میں نہ بھولوں یاد انکی عمر بھر
دائما برکات کے برکات سے — مجھکو حصہ ہر جگہ ملتا رہے
مجھ پہ اچھے کی رہی اچھی نظر — نور عرفاں سے ہو دل رشکِ قمر
میرے مرشد حضرت احمد رضا — کر دے مجھکو ذات میں انکی فنا
اُن کے فیض و لطف سے مسرور رکھ — قادری رضوی مجھے مشہور رکھ
دوست انکا حشر تک پھولے پھلے — دشمنوں پر قہر کی بجلی گرے
ان کی سب اولاد اور خدام کا — یا خدا کر دونوں عالم میں بھلا

عزت و عیش و علوم و فضل دے	حشر تک یہ سلسلہ جاری رہے
ہو جمیل قادری کی ہر دعا	یا خدا مقبول بہر مصطفےٰ

رباعیات

ہیں مظہر ذات حق رسول اکرم	مختار و خلیفہ، خدائے عالم
صرف انکے سبب سے سب اُولوالعزم ہوئے	عیسےٰ موسیٰ خلیل و نوح و آدم
عالم کا انھیں خدا نے سلطان کیا	جبریل امیں کو اُن کا دربان کیا
ہر چیز کا اختیار ان کو دے کر	کونین کو حق نے ان کا مہمان کیا
یا رب مرے دل میں عشق اپنا دیدے	حب نبی کا سر میں سودا دیدے
ہے بے سر و سامان جمیل رضوی	رہنے کا مدینے میں ٹھکانا دیدے
سرکار کا فیض زیر و بالا دیکھا	ہر چیز میں نور شاہ والا دیکھا
ہے عرش سے فرش تک اسی کا جلوہ	جب غور کیا مدینے والا دیکھا
شاہا تری رحمت کا اشارہ ہو جائے	روشن مرے بخت کا ستارہ ہو جائے
اس صانع مطلق کو جو آئی ہے پسند	وہ شکل مری آنکھ کا تارہ ہو جائے
تبلائے کوئی نبی کا دیکھا سایہ	سایے کا بھی ہوتا ہے کسی جا سایہ
جب سایۂ نور ازلی وہ ٹھہرا	پڑتا کیونکر زمیں پر اس کا سایہ
کیوں حشر سے ڈر جائیں گدایان نبی	کیوں قبر میں گھبرائیں گدایان نبی
دنیا میں جو ہیں حبیب حق کے بندے	تا حشر ہیں اُن کے سر پہ دامان نبی
ہیں کعبۂ کونین رسول الثقلین	ہیں قبلۂ دارین نبی الحرمین
کیوں دونوں جہاں نہ اُنکے در پر مانگیں	ہیں قاسم کل شئ جد الحسنین
کیوں حشر میں بگڑی ہوئی حالت ہوگی	کب اُنکے غلاموں پہ قیامت ہوگی
کیا خوف کریں نار جہنم سے جمیل	ہم پر تو وہاں نبی کی رحمت ہوگی

تواریخ

تاریخ وصال مرشدی ومجبائی زبدۃ العارفین سند المحققین حضور پرنور اعلیحضرت عظیم البرکۃ امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا مولوی مفتی حافظ حاجی شاہ عبد المصطفےٰ احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ

مرشد برحق شہ احمد رضا	عالم دیں وارث پیغمبراں
عکس جمال شہ آل رسول	آئنہ حضرت اچھے میاں
غوث کے انوار وفیوض وعلوم	سینہ پر فوز ہیں جنکے نہاں
واقف اسرار خفی وجلی	عاشق ومحبوب شہ مرسلاں
متبع سنت خیر الوریٰ	سیرت واخلاق نبی کا نشاں
ماحی بدعات وضلالت وکفر	بیخکن شجرۂ بدمذہباں
مانیں اہل عرب بھی امام	نیر دیں تاج سر مفتیاں
جمعہ کو پچیس صفر وقت ظہر	واصل حق ہوگئے باعز وشاں
مصرع تاریخ یہ لکھ اے جمیل	داخل جنت ہوا قطب زماں

۱۳۴۰

ایضاً

پیر ومرشد مرے جناب رضا	حافظ وحاج عالم وفاضل
مفتی دین محمد دولت	علما جنکے فیض کے سائل
اہل ایماں بلکہ اعدا بھی	جنکے فضل وعلوم کے قائل
جمعہ کیدن صفر کی تھی پچیس	اپنے رب سے وہ ہوگئے واصل
عرض کر اے جمیل سال وصال	کیا باغ جناں میں وہ کامل

۱۳۴۰

تاریخ وفات جناب حاجی محمد عبد الرحمٰن خاں صاحب چشتی نیازی محمدی بریلوی نور اللہ مرقدہ والد ماجد حضرت مصنف

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم جنت میں

بندۂ حق عمر نہ کھو لہو میں
ہوش میں آ عقل کو اپنی سنبھال

سب کو فنا ہے نہ رہے گا کوئی
باقی و دوائم ہے بس اک لایزال

وقت معین پہ اجل آئیگی
موت کے چنگل سے ہے بچنا محال

آئی شب انیسویں ذی الحجہ کی
رات کے بارہ بجے کا سن بحال

والد ماجد مرے رخصت ہوئے
عالم دنیا سے سوئے ذوالجلال

بدھ کا دن۔ انیسویں۔ بارہ بجے
دفن ہوئے قبر میں وہ خوشخصال

مصرع میں لکھدے سن رحلت جمیل
عاشق صادق نے کیا انتقال
۱۳۳۹ھ

قطعہ تاریخ انتقال منشی عاشق حسین خانصاحب مرحوم بریلوی

اے جمیل قادری ہوشیار ہو ہوشیار ہو
ذات باقی کے سوا باقی نہیں ہے کوئی شے

پیر کی شب بست و یک ماہ صفر بارہ بجے
کر گئے عاشق حسین اس منزل دنیا کو طے

سال رحلت کی مجھے تھی فکر ہاتف نے کہا
گلشن فردوس عاشق کی دلہن تاریخ ہے
۱۳۳۹ھ

تواریخ انتقال برادر خورد مصنف مسمی محمد حبیب الرحمن مرحوم عمر یازدہ سال بعارضہ طاعون

اے آہ حبیب صاحب قبر
تیرے لیے کس طرح کریں صبر

یوں سر پہ پیام موت پہنچا
جیسے کہ قمر پہ آگیا ابر

تاریخ تھی ساتویں محرم
جاں بارگہ خدا میں کی نذر

تاریخ جمیل ہو ہویدا
قصر شہوار منزل قبر
۱۳۳۱ھ

ایضاً

ساتویں ماہ محرم کو ہوئے رخصت حبیب
بن گیا گھٹکر کے گورستان میں انکا مزار

پورے مصرع میں کہو تاریخ مداح الحبیب
کھل گیا انکے لیے باب بہشت پر بہار
۱۳۳۱ھ

ایضاً

یہ صدا سنتا ہوں میں قبر برادر سے جمیل
پڑھ لو بھائی روح پر اس بینوا کی فاتحہ
۱۳۳۱ھ

ایضاً

گیا میں قبر پہ اک روز اپنے بھائی کی
ہوا زبان پہ جاری کہ آہ آہ حبیب

بڑھا جو جوش محبت کا قلب پر زیادہ
پکارا ہاتف غیبی نے مجھ سے ہو کے قریب

جمیل چپ رہو خاموش کیوں جگاتے ہو
ابھی تو چین سے سویا ہے ایک طفل غریب

۱۳۳۱ھ

تاریخ محبی و مخلصی جناب حاجی شیخ علیم اللہ صاحب رضوی بریلوی

حاج علیم اللہ محبی
شد از عالم دنیا رخصت

دیدم بعد نماز رخ او
صاف عیاں بُد رنگ شہادت

چوں شد فکر سال وفاتش
گفت جمیل چنیں در عجلت

یک کم کن از مصرع ثانی
کرد رفیق ہمدم رحلت

۱۳۳۱ھ

تواریخ طبع

تاریخ طبع از سید واجد علی صاحب رضوی بریلوی شاگرد حضرت مصنف

میرے استاد معظم کا چھپا مجموعہ
جس کے ہر شعر سے عشق نبوی ہے تاباں

طبع کے سال کی جب فکر ہوئی واجد کو
بولا ہاتف کہ لکھو دفتر نور عرفاں

۱۳۳۱ھ

تاریخ طبع از صوفی عزیز احمد صاحب رضوی بریلوی شاگرد حضرت مصنف

میرے استاد کا چھپا وہ کلام
جس کا مدت سے دل میں تھا ارماں

طبع کا سن عزیز رضوی نے
لکھ دیا۔ دفتر گہر افشاں

۱۳۳۱ھ

تاریخ طبع از جناب جمیل احمد صاحب رضوی بریلوی شاگرد حضرت مصنف

شکر خدائے بزرگ و برتر
آج مرادیں دل کی بر آئیں

غنچے چٹکے گلشن مہکے
سر پہ گھٹائیں نور کی چھائیں

خوب کلام چھپا نعتیہ
ہو مقبول خدایا آمیں

اس کا صلہ استاد مکرم
پائیں بحق طٰہٰ یٰسٓ

طبع کا سن برجستہ لکھدے
احمد رضوی۔ شمس مضامیں

۱۳۳۱ھ

تاریخ طبع از جناب منشی حاجی ولایت حسین صاحب رضوی بریلوی شاگرد مصنف

شکر خدا کا کلام استاد چھپ گیا وہ
جس کا ہر ایک مصرع ہی مخزن مضامیں
تاریخ طبع کی تھا میں فکر میں ولایت
ہاتف نے یہ ندا دی لکھ گلشن مضامیں
۱۳۴۱ھ

تاریخ طبع از جناب منشی رضا علی صاحب رضوی نقشہ نویس بریلوی

مدحت سرور دیں میرے محب نے لکھی
بالیقیں گلشن فردوس کی ہوگی یہ سبیل
واہ وا۔ کہکے رضا نے یہ لکھا طبع کا سن
چمن نعت کا گلدستہ ہی دیوان جمیل
۱۳۳۲ ۱۳۴۱

ایضاً

یہ گلدستہ نعت کیسا چھپا ہے
کہ خوشبو سے جس کی معطر زمن ہی
ثنائے نبی مدحت غوث اعظم
کہیں ہی گلاب اور کہیں یاسمن ہی
خیال سن طبع آیا رضا کو
کہ میرے مکرم کا پیارا سخن ہی
سر باغ سے لیکے تاریخ لکھی
مہک ہی رضا کی تو رنگ حسن ہی
۱۳۴۱

قطعہ تاریخ طبع از جناب چودھری رحیم بخش صاحب رضوی شاگرد حضرت مصنف

میرے استاد معظم کا کلام
چھپ گیا الحمد للہ العظیم
اہلسنت دیکھکر ہیں باغ باغ
اور دشمن داخل نار جحیم
فکر سال طبع تھی دل نے کہا
زیور ایمان رضوی۔ لکھ رحیم
۱۳۴۱ھ

تاریخ وفات حضرت مصنف از جناب زائر صاحب

قطعہ

ادھر یہ واصف حضرت سی کہہ رہی ہی اجل
ہر اک کو تری طرح طالع سعید ملے
ادھر یہ ملہم غیبی نے دی ندا زائر
جمیل روح مقدس سے خوب عید ملے
۱۳۴۲

کتبہ محمد اسحاق پورنوی (محبوب رقم ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۴۲ھ)

Marfat.com

اکابرِ اسلام کی گرانقدر عربی، فارسی، اُردو، درسی
وغیر درسی کتب برعایت حاصل کرنے کے لئے مکتبہ نوریہ رضویہ
گلبرگ نزد لائل پور کو خدمت کا موقع عنایت فرمائیں!

Marfat.com

الصاوی علی الجلالین

للشیخ العلامۃ العارف باللہ تعالیٰ احمد الصاوی المالکی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

طبع علی نفقۃ

السید زاہد علی القادری الرضوی

یطلب من

المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ

بالجامع البغدادی لائلپور ۵ پاکستان

تازہ مطبوعات

الحاوی للفتاوی	علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ	۵۰/- روپے
الخصائص الکبریٰ		۶۰/-
حجۃ اللہ علی العلمین فی معجزات سید المرسلین	علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی	۸۰/-
شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام	علامہ تقی الدین سبکی	۱۵/-
الحدیقۃ الندیۃ شرح طریقۃ المحمدیۃ جلد اول	محمد علامہ عبدالغنی نابلسی	۵۵/-
	جلد ثانی	۶۵/-
کشف النور عن اصحاب القبور	علامہ عبدالغنی نابلسی ۔ عربی اردو	۳/-
مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات		۵۰/-
تفسیر صاوی علی الجلالین	عربی مجلد کامل	۱۵۰/-
اشعۃ اللمعات	شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ	۲۲۵/-
جامع المسانید	عربی مجلد کامل	۵۲۰
جلاء الافہام	عربی مجلد	۲۱/-
البشیر الکامل	ابن قسیم	۲۱/-
بشیر التاجیہ	علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی	۲۲/-
فتاوی شاہ ولی اللہ مع مجموعہ رسائل قسمہ فارسی		۲/۲۵
مدارج النبوۃ	شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ	۱۱۰/-
معارج النبوۃ		
گنبد خضرا ۔ اردو	علامہ صراج الاسلام الہ آبادی	۲۱/-
بدایۃ المنطق اردو	علامہ مفتی سید افضل حسین شاہ صاحب	۳/-
منیۃ المصلی	شیخ الفقہ مولانا سید دین محمد شاہجہانپوری علیہ الرحمۃ	۱۲/-
تذکرہ اکابر اہل سنت	مولانا علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	۱۵/-
تذکرۃ المحدثین	مولانا علامہ غلام رسول صاحب سعیدی	۱۶/۵۰
گوشۂ الخیرات	مولانا علامہ محمد اشرف صاحب سیالوی	۵۰
تاریخ اسلام مجلد ۵ حصے مکمل	مولانا مفتی جمیل احمد خاں برکاتی	۱۲/۵۰
دو اہم فتوے (ہندوستان دارالاسلام ہے یا دارالحرب)		۴/۲۵
فتاوی نوریہ (جلد اول ۳۰/- ، دوم ۳۰/-)	مولانا مفتی ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی بصیر پوری	۶۰/-
تسہیل البانی شرح مختصر المعانی	حضرت مولانا علامہ حسن الدین صاحب مدظلہ	۵۰/-
شرح مرقاۃ	علامہ عبدالحق خیر آبادی	۱۲/-
کربلا نامہ حق محشی (جدید)		۲/-

نوٹ : مذکورہ بالا کتب کے علاوہ جو تصانیف علماء اہل سنت (عربی فارسی اردو) کی تھوک و پرچون ریٹ پر دستیاب ہیں۔

مکتبۂ نوریہ رضویہ بغدادی جامع مسجد گلبرگ نمبر ۲ لاہور پاکستان

فون ۲۶۰۵۶

الوفا باحوال المصطفیٰ (عربی) ۸۰/- قبالۂ بخشش (اردو) ۶/-